هفت روزہ

انٹرنیشنل

# الفضل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۲۸ر نومبر ۱۹۹۷ء شمارہ ۴۸

۲۷ر رجب ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۲۸ر نبوت ۱۳۷۶ ہجری شمسی

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

## ہم کو ہر حال میں وہی کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو

"خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔ آنحضرت ﷺ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت سے تو عزت نہیں پائی۔ گو ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والد ماجد عبد اللہ مشرک نہ تھے، لیکن اس نے نبوت تو نہیں دی۔ یہ تو فضل الٰہی تھا۔ ان صدقوں کے باعث جو ان کی فطرت میں تھے، یہی فضل کے محرک تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء تھے انہوں نے اپنے صدق و تقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بد تحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے، لیکن پروا نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا، جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَ ملائکتہٗ یصلّونَ عَلَی النبیِّ یا ایھا الذینَ آمنُوا صلّوا علیہِ وسلّموا تسلِیما﴾ (الاحزاب:۵۷)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبیؐ پر۔

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپؐ کی رُوح میں وہ صِدق و وفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر دُرود بھیجیں۔ آپؐ کی ہمت و صِدق و وفا کا کہاں تک اثر ان کے پیروؤں پر ہوا۔ ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ایک بَدروِش کو درست کرنا کس قدر مشکل ہے۔ عادات راسخہ کا گنوانا کیسا محالات سے ہے۔ لیکن ہمارے مقدس نبی ﷺ نے تو ہزاروں انسانوں کو درست کیا، جو حیوانوں سے بدتر تھے۔ بعض ماؤں اور بہنوں میں حیوانوں کی طرح فرق نہ کرتے تھے، یتیموں کا مال کھاتے، مرُدوں کا مال کھاتے۔ بعض ستارہ پرست، بعض دہریہ، بعض عناصر پرست تھے۔ جزیرہ عرب کیا تھا، ایک مجموعہ مذاہب اپنے اندر رکھتا تھا۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ قرآن کریم ہر ایک قسم کی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہر ایک غلط عقیدہ یا بری تعلیم جو دنیا میں ممکن ہے اس کے استیصال کے لئے کافی تعلیم اس میں موجود ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عمیق حکمت و تصرف ہے"۔ (ملفوظات جلد اول، طبع جدید، صفحہ ۲۲، ۲۴)

## اپنی نمازوں کو جہاں تک ممکن ہے سنواریں اور اس مضمون کو ہلکا نہ سمجھیں

### یہ خدا کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے جماعت کو اس زمانے میں نماز کی طرف توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے

### معلوم ہوتا ہے جماعت میں ولولہ پیدا ہو گیا ہے اور خدا کی رضا کثرت سے احمدیوں کے دلوں کو اپنی لذت سے مغلوب کر رہی ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۴، نومبر ۱۹۹۷ء)

لندن (۱۴ر نومبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ گزشتہ چند خطبات میں، میں نے نماز کی اہمیت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ اس سلسلہ میں 'اردو کلاس' میں بھی نماز کے متعلق باتیں سمجھائیں جو ان کے لئے بھی مفید تھیں اور جماعت کے لئے بھی۔ ان خطبات کا اللہ کے فضل سے بہت وسیع اثر پڑا ہے۔ میری ڈاک میں بھاری تعداد میں ایسے خطوط شامل ہیں جن میں احباب نماز کے متعلق سابقہ کوتاہیوں پر اللہ سے معافی طلب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہماری کایا پلٹ گئی ہے۔ بعض پڑھتے ہی نہیں تھے، بعض پڑھتے تھے تو خیالات کا ہجوم ہوتا تھا۔ بعض لکھتے ہیں کہ ہم نماز سے ہی بددل ہو گئے تھے مگر اب اچانک توجہ ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خدا کا بڑا احسان ہے کہ اس نے جماعت کو اس زمانے میں نماز کی طرف توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

## مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔

### ہفتہ، ۸ر نومبر ۱۹۹۷ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بچوں کے ساتھ ملاقات نشر کی گئی۔ حضور انور سٹوڈیو میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آج ایک فرانسیسی (French) مہمان بچی کے ساتھ جو ٹرکش سسٹر امینہ چقماق کے ساتھ ٹھہری ہوئی ہیں ملاقات کرائی جائے گی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس سے قبل اسی پروگرام میں حضرت نواب محمد دین صاحبؓ کے متعلق ایک تقریر کی گئی تھی لیکن حضور انور نے اس وقت یہ ہدایت فرمائی تھی کہ اس تقریر میں ان کے مکمل حالات نہیں بتائے گئے اس لئے کچھ بچے ان کی صاحبزادی مکرمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ سے رابطہ کر کے مزید حالات لکھیں۔ چنانچہ تین بچیاں گئیں اور تقریر لکھ کر لائیں۔ حضور نے فرمایا کہ اب سوال یہ تھا کہ اسے پڑھے کون۔ حضور انور نے نورین خان کو چنا اور پھر فرمایا کہ قرعہ ڈال لیتے ہیں اگر قرعہ میں نورین کا نام نکل آیا تو یہ ہی پڑھیں گی چنانچہ قرعہ میں نورین کا نام ہی نکلا۔ تقریر کے دوران بعض مقامات پر حضور انور نے اپنے ذاتی علم کی بنا پر اس کی تصحیح بھی فرمائی۔

حضرت نواب محمد دین صاحب کی ربوہ کے قیام کے سلسلے کی خدمات کا پہلے مختصرات کے کالم میں ذکر گزر چکا ہے۔ اس پروگرام میں بچوں کو مزید بتایا گیا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ربوہ کی صحرائی زمین کو دو وجوہات سے چنا۔ (۱) یہ اتنی شورہ زمین تھی کہ حضور کو یقین تھا کہ احمدیوں سے انتہائی دشمنی کے باوجود کوئی اس سودے کی مخالفت نہیں کریگا۔ نہ ہی کبھی بھی کسی کی توجہ اسے خریدنے کی طرف مبذول ہو گی۔ یہاں تک کہ ریونیو آفیسر نے حکومت کے افسروں سے کہا کہ احمدیوں نے اس زمین کا جو بھی زر خرید ہے دے کر حکومت پر احسان کیا ہے۔ (۲) دوسری وجہ یہ تھی کہ اس زمین پر پانی نکلنا بہت مشکل تھا اور نکلے بھی تو شور کی وجہ سے کڑوا تھا۔ اس سلسلے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک خواب میں تقریباً اس مقام سے جہاں بعد میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی کوٹھی بنی تھی اپنے پاؤں کے نیچے سے چشمہ پھوٹتا ہوا دیکھا تھا۔ عین اسی جگہ نلکہ لگایا گیا اور بالکل تو نہیں لیکن مقابلۃً میٹھا پانی نکلا۔

الحمد للہ کہ حضرت نواب محمد دین صاحب کی کوششوں سے ربوہ معرض وجود میں آیا۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات پر اور تعریفی کلمات کے علاوہ یہ بھی فرمایا تھا کہ ربوہ میں ان کی یادگار تعمیر کی جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ان کی یادگار کے طور پر دو بہت خوبصورت اور شاندار اعلیٰ معیار کے Wings تعمیر کئے گئے ہیں۔ اگرچہ ان کے خاندان نے اخراجات پیش کئے لیکن میں نے کہا کہ اس یادگار کے اخراجات حضرت نواب محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ کی جماعتی خدمات کی وجہ سے جماعت ادا کریگی۔

آخر میں فرانسیسی خاتون مہمان کا تعارف ہوا جن کا بیان یہ تھا کہ فرانس میں ایک دن اپنے ٹی وی کی Knob گھماتے گھماتے ایم ٹی اے آگیا۔ اور اس وقت حضور انور کچھ بیان فرما رہے تھے۔ سعید روح ہے۔ کہنے لگی کہ بس جو ان کا مذہب ہے وہی میرا مذہب ہے۔ اب احمدی ہو چکی ہیں۔ حضور انور کی دعوت پر لندن آئی ہوئی ہیں اور بچوں کے جذبہ کی تعریف کی اور سسٹر امینہ چقماق کی نیک اور خوشگوار صحبت کی حضور انور نے بھی تعریف فرمائی اور فرنچ مہمان خاتون نے بھی۔

### اتوار ۹ر نومبر ۱۹۹۷ء:

آج اتوار کے روز معمول کے مطابق انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی ملاقات کا دن تھا۔ جس میں ڈبلن سے آئے ہوئے ایک آئرش مہمان بیعت کرنے کے ارادے سے مکرم ابراہیم نونن صاحب کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ تعارف کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ ڈبلن کے لوگ مذہب میں اخلاص رکھتے ہیں اور مذہبی فیصلوں کو بڑی سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ سوال و جواب کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے:

☆...... عیسائیوں سے بات چیت کے دوران جب ان سے حضرت عیسیٰ کے خدا کا بیٹا ہونے کا ثبوت مانگا جاتا ہے تو وہ راہ فرار اختیار کرتے ہیں لیکن عقیدے پر مصر ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ ان سے ابنیت کی جامع مانع تعریف کروائیں کہ کیا وہ جسمانی ابنیت ہے۔ اگر وہ جسمانی ہے تو کہاں سے شروع ہوئی۔ کیا خدا کی تخلیق اور آغاز بھی اسی طرح ہوا کیونکہ باپ اور بیٹے کی پیدائش ایک ہی طرح سے ہونی چاہئے۔ پھر کیا ان کے خدوخال ملتے ہیں؟ اگر ایسا

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

## بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ امر واقعہ ہے کہ نماز کے مضمون پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے کیونکہ نماز مومن کا معراج ہے۔ نماز مومن کی زندگی کا مرکزی نکتہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نماز باجماعت کا تعلق چونکہ مساجد سے ہے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ خوشی کی خبر دی ہے کہ ۳۰ر جون ۱۹۹۷ء کو دوالمیال کی مسجد سے متعلق اس وقت کے سول جج نے جو فیصلہ دیا تھا وہ حکم امتناعی تھا۔ اگرچہ اس کا ابتدائی فیصلہ بہت ہی مخالفانہ تھا مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ اس کے سنانے سے پہلے ہی خدا نے ایسی تبدیلی فرمادی کہ وہ مسجد کبھی بھی ہمارے ہاتھ سے نہیں نکلی۔ ۳۰ر جون کا یہ فیصلہ ۱۰ر نومبر کے ایک فیصلے کے ذریعہ الٹ دیا گیا ہے۔ چکوال کے سیشن جج صاحب نے پہلے حکم امتناعی کو منسوخ کر دیا ہے اور اب خدا کے فضل سے یہ مسجد قانونی طور پر بھی جماعت کے قبضہ میں آچکی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی دوالمیال کی ہی رہنے والی ایک خاتون کو بشارت دی تھی کہ ایسا ہی ہوگا۔ یہ خاتون الحاج فضل الٰہی صاحب (آف برمنگھم) کی بیگم مکرمہ فضل نور صاحبہ ہیں جنہوں نے ۱۰ر اکتوبر کی صبح کو جو Friday the 10th تھا رؤیا میں دیکھا کہ حضور ایدہ اللہ جماعت کو خوشخبری دے رہے ہیں کہ گزشتہ فیصلہ منسوخ ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے دوالمیال کی مسجد جماعت کو واپس دلادی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بڑی رقت بھری آواز میں فرمایا کہ آج کے جمعہ پر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس رؤیا کو بعینہٖ پورا کر دیا ہے اور Friday the 10th کی یہ برکت بھی ہے کہ مسجد بحال کر دی گئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف ڈھو ئیکی کی شہادت کے تعلق میں جماعت کو دعا کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علاقہ بہت گندا ہے اور روزمرہ قتل وہاں عام بات ہے۔ چوٹی کے مجرم قاتل وہاں دندناتے پھرتے ہیں اور پولیس کو ان پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ ایسے ہی بدقماش ڈاکو مولویوں نے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو شہید کیا اور اب اپنے آپ کو بچانے کے لئے سارے علاقہ میں خوف وہراس پھیلا رہے ہیں۔ اور احمدیوں کو تنگ کر رہے ہیں گویا گواہ بھی ڈر جائیں اور حکومت بھی ان کے رعب میں آکر مقدمہ ختم کر دے گی۔ اس دوران علاقہ کے احمدیوں کو قتل کی دھمکیاں بھی دی جارہی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں گزشتہ دنوں جماعت کو اللہ کے فضل سے بیعتیں کروانے کی توفیق ملی ہے۔ اور جو انقلاب اس علاقے میں شروع ہوا ہے ان مخالفین کی توجہ اس طرف بھی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ جماعت کی ساری تبلیغی مہم کو کلیۃً معدوم کر دیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ دعاؤں میں اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ اللہ نے یہ مباہلہ کا سال ہمیں عطا فرمایا ہے جس کی بہت برکتیں ہم نے دیکھی ہیں۔ اللہ ان سب مولویوں کو نامراد کرے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک داعیان الی اللہ کا تعلق ہے وہ آگے بڑھتے رہیں۔ یہ سال تو مولویوں کے قتل کا سال ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حتی الامکان احتیاط سے کام لیں اور حکمت سے کام لیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تبلیغ میں حکمت سے کام لینے کی ہدایت ہے۔

حضور نے نماز کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا کہ بہت سے احباب، بہت سے بچے بھی خط لکھ رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے جماعت میں ولولہ پیدا ہو گیا ہے اور خدا کی رضا کثرت سے احمدیوں کے دلوں کو اپنی لذت سے مغلوب کر رہی ہے۔ اس لئے اس نماز کے سلسلے کو جاری رکھیں پھر دیکھیں اللہ کے فضل سے کس طرح کثرت سے خدا کے بے پایاں انعامات ہم پر نازل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات وارشادات کے حوالے سے نماز کے مضمون کے مختلف پہلوؤں کو تفصیل سے سمجھایا اور بتایا کہ نماز بار بار گرتی ہے تو اس سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ خوفزدہ اس بات سے ہونا چاہئے کہ کیا ہم واقعۃً اس گرتی ہوئی نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کی مدد فرمائے گا۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ اپنی نمازوں کو جہاں تک ممکن ہے سنواریں۔ اور اس مضمون کو ہلکا نہ سمجھیں۔

## بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

ہے تو پھر کسی مزید بحث کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس لئے اس طریق پر بحث کریں اور پھر جو وہ کہیں مجھے بتائیں۔

☆...... آئرلینڈ میں ایک قسم کی شراب بہت پی جاتی ہے اور اسلام میں شراب منع ہے۔ تو آئرلینڈ کس طرح مسلمان ہوگا۔ اور کیتھولک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا تعلق بھی شراب سے تھا؟ حضور نے فرمایا کہ کیا وہ پانی جسے حضرت عیسیٰ شراب بنادیتے تھے اس سے نشہ چڑھتا تھا یا پھر حضرت عیسیٰ پانی کو شراب بنا بنا کر ان غریب حواریوں کو شراب مہیا کرنا چاہتے تھے جنہیں میسر نہ تھی؟ یہ بیہودہ خیالات ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر قسم کی زندگی روحانی ہو یا جسمانی ہو پانی سے پیدا ہوتی ہے اور یہی بات حضرت عیسیٰ ان کو بتا رہے تھے۔ حضرت عیسیٰ کے اس نوبل کیریکٹر کو قبول کرنا چاہئے جو ان کے اعلیٰ مشن کے ساتھ مطابقت کھاتا ہے۔

☆...... ایک سوال یہ کیا گیا کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہؓ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو کسی کے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ یہ میری بیوی نہیں۔ اور اس طرح جھوٹ بولا؟ حضور انور نے حضرت ابراہیمؑ پر لگائے جانے والے صریح جھوٹے الزام کا جواب ارشاد فرمایا۔ حضرت لوطؑ پر بھی ایک گھناؤنے الزام کا جواب حضور انور نے بڑے پرزور الفاظ میں دیا۔ حضور نے فرمایا انبیاء تو عفت کے شہزادے ہوتے ہیں وہ ایسے جرائم کے مرتکب نہیں ہو سکتے۔

☆...... ایک صاحب نے سوال کیا کہ اس مغربی سوسائٹی میں بہت سی برائیاں ہیں جن میں Gay Culture بھی ہے تو کیا مسلمانوں کو toleration سے کام لینا چاہئے؟ حضور انور نے بہت پرزور دلائل سے toleration اور اس کی حدود کی وضاحت فرمائی اور ثابت کیا کہ تاریخ سے ایسے لوگوں کی مکمل تباہی ثابت ہے۔ یہ فطرت کے مقاصد کے خلاف ہے۔ اور اسی لعنت نے ایڈز کو جنم دیا ہے اور یہ غلط قسم کی toleration ہی کا نتیجہ ہے۔

☆...... ضعیف اور صحیح حدیث کو کس طرح پہچانا جا سکتا ہے؟ حضور انور نے وضاحت کے ساتھ جواب ارشاد فرمایا۔

### سوموار، ۱۰ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۲۷۳ جو ۲۵ر مارچ ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی براڈکاسٹ کی گئی۔

### منگل، ۱۱ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

ذکر رخسار و چشم و لب کیا ہے — آخر اس ذکر کا سبب کیا ہے
خود فروشی ہے خود فراموشی — خواہشِ دید بے طلب کیا ہے
تیرےؐ حسنِ تمام کا ہے ذکر — شعر کیا چیز ہے ادب کیا ہے
چاہتا ہے۔ پکارتا ہے تجھےؐ — دل کا بیمار جاں بلب کیا ہے
آج انسان بے قرار ہے کیوں — بے کلی سی یہ بے سبب کیا ہے
یہ نتیجہ ہے تجھ سے دوری کا — ورنہ کیا ہے عجم، عرب کیا ہے
مکی، مدنی، قریشی، مطلبی — کیا حسب ہے تراؐ۔ نسب کیا ہے
غیر بھی اب تو ہو گئے قائل — گر ہیں اپنے خموش تب کیا ہے
آگ سی ہے لگی ہوئی دل میں — تیرےؐ دیدار کی طلب کیا ہے
دین مل جائے اور دنیا بھی — ساتھ توؐ بھی ملے عجب کیا ہے
تیری رحمت غضب پہ حاوی ہے — تیرے آگے ترا غضب کیا ہے
چادرِ عفو میں چھپا لیجئے — دیر اس میں شہِؐ عرب کیا ہے
چاند نکلا اندھیرے بھاگ گئے — فرق اب بینِ روز و شب کیا ہے
نام مضطر۔ عشق ہے مذہب — ہم نہیں جانتے لقب کیا ہے

**(چوہدری محمد علی)**

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۱۱ لی۔ آج کی کلاس سورہ الروم کی آیت نمبر ۴۸ سے شروع ہوئی اور سورہ لقمان کی آیت نمبر ۴ پر ختم ہوئی۔ آیت نمبر ۵۵ میں "یخلق ما یشآء" کے ذکر میں حضور انور نے فرمایا کہ اس میں پیشگوئی بھی ہے یعنی تخلیق اور منازل میں بھی داخل ہو سکتی ہے یعنی خدا تعالیٰ اسی دنیا میں انسان کے بعد اور مخلوق پیدا فرمائے گا۔ اسی طرح حضور انور نے "ما لبثوا غیر ساعۃٍ" کی بہت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔

### بدھ، ۱۲ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج کی ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۱۲ سورہ لقمان کی آیت نمبر ۵ سے شروع ہوئی اور حضور انور نے "وھُم بالآخرۃِ ھُم یوقنون" کی بہت پرلطف تفسیر فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ تفسیر صغیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سورہ البقرہ کے شروع میں آیت نمبر ۴ میں "وبالآخرۃ" کے معنے اسی دنیا میں اسلام کی فتح کا زمانہ کئے ہیں۔ یعنی اس سے مسیح موعود کے زمانے میں اسلام کی فلاح وبہبود اور کامیابی کا زمانہ مراد ہے۔ اس پر غیر احمدی علماء نے سختی سے اعتراض کیا۔ اس لئے لفظ آخرت کے تمام ممکن معانی کی چھان بین بہت ضروری ہے۔ حضور نے مختلف آیات قرآنی کے حوالہ سے بتایا کہ قرآن مجید میں دنیا کے مقابل آخرت کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے جس کا تعلق مرنے کے بعد سے ہے۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ قرآن مجید میں تین مقامات پر 'الآخرۃ' کے ساتھ (یوقنون) کا لفظ استعمال کیا ہے اور تینوں جگہ اس دنیا میں آخری زمانہ میں اسلام کے مستقبل کا مضمون ہے۔ جبکہ وہ 'الآخرۃ' جس کا تعلق مرنے کے بعد سے ہے اس کے ذکر میں کہیں بھی 'یوقنون' کے الفاظ نہیں آئے بلکہ وہاں 'یومنون' کے الفاظ ملتے ہیں۔ یہ نہایت لطیف اور مدلل مضمون براہ راست سن کر سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

آیت نمبر ۱۴ میں بھی روزمرہ زندگی کے تعلق میں ایک بہت گہرا نکتہ حضور نے یہ فرمایا کہ بچوں کی روحانی تعلیم وتربیت باپ کی ذمہ داری ہے۔ والد کا فرض ہے کہ وہ انہیں شرک سے بچائے۔ سب احمدی باپوں کو یہ سنہری اصول کس کر پلے باندھ لینا چاہئے۔

### جمعرات، ۱۳ر نومبر ۱۹۹۷ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۲۷۴ جو ۲۶ر مارچ ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

### جمعۃ المبارک، ۱۴ر نومبر ۱۹۹۷ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ سوال وجواب کی محفل جو ۲۱ر اکتوبر ۱۹۹۵ء کو براڈکاسٹ کی گئی تھی اس کا ایک حصہ دوبارہ نشر کیا گیا۔ سوالات کچھ اس طرح تھے :۔

☆...... مذہب محبت سے رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ آج کل اس کے برعکس کیوں ہو رہا ہے؟۔

☆...... ہندو بھی خدا کو مانتے ہیں اور اسے رام کہتے ہیں۔ کیا توجہ قائم رکھنے کے لئے اپنے سامنے بت وغیرہ رکھ سکتے ہیں؟

حضور انور نے ان سوالات کے مفصل اور مدلل جواب ارشاد فرمائے۔ **(ا۔ م۔ ج)**


**خطبات جمعہ ومجالس سوال وجواب کا انڈیکس فلاپی ڈسکس پر**

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبات جمعہ اور مجالس سوال وجواب (سال ۱۹۸۲ء سے سال ۱۹۹۶ء تک) کا انڈیکس اب فلاپی ڈسکس (۵ء۳ انچ) پر بھی دستیاب ہے۔ حروف تہجی کے لحاظ سے تیار کردہ اس انڈیکس کی مدد سے آپ بآسانی مطلوبہ کیسٹس (آڈیو، ویڈیو) حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ فلاپی ڈسکس حاصل کرنے کے لئے Incharge Audio/Video Department سے درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

16 Gressenhall Road, London SW18 5QL. U.K.

# صحف سابقہ کی تاریخ، پیشگوئیوں اور عقائد کو توڑ مروڑ کر بیان کرنے والا کون ہے؟ قرآن مجید یا اناجیل؟

## مشہور پادری ویری کے قرآن مجید پر اعتراضات کے جواب میں ایک ٹھوس علمی وتحقیقی مقالہ

(سید میر محمود احمد ناصر)

پادری وہیری صاحب کہتے ہیں کہ قرآن مجید، نبی عربی ﷺ کے (نعوذ باللہ) مفتری ہونے کا ثبوت اس طرح بھی مہیا کرتا ہے کہ:

In his putting into the mouth of God garbled statements as to scripture history, prophecy, and doctrine, to suit the purpose of his prophetic pretensions,

پادری صاحب ان الفاظ میں ہمارے نبی ﷺ پر یہ ناپاک الزام لگاتے ہیں کہ آپ نے صحائف سابقہ کی تاریخ کے بارہ میں، پیشگوئی کے بارہ میں اور عقیدہ کے بارہ میں مروڑ تروڑ کر بیانات خدا کے منہ میں ڈالے ہیں جو آپ کے دعویٰ نبوت کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔ پادری صاحب کو اگر قرآن کریم کے بیانات پر کوئی شبہات تھے اور وہ ادب کے ساتھ اس پر کوئی سوال یا اعتراض کرتے تو ہمیں ناراضگی کا کوئی حق نہیں تھا مگر پادری صاحب نے جس انداز میں یہ اعتراض اٹھایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سب سے جلیل القدر نبی ﷺ پر زبان طعن دراز کی ہے وہ ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم بھی انہی کے سکہ میں ان کی ادائیگی کریں اور ان کو دکھائیں کہ جو اعتراض انہوں نے اٹھایا ہے وہ قرآن مجید پر نہیں بلکہ اناجیل پر وارد ہوتا ہے۔

## اناجیل پرانے عہد نامہ کی پیشگوئیوں، تاریخ اور عقائد کو توڑ مروڑ کر پیش کرتی ہیں

سو واضح ہو کہ اناجیل نے پرانے عہد نامے کی پیشگوئیوں اور تاریخ اور حوالجات سے مسلسل جو سلوک کیا ہے وہ قابل شرم جھوٹ کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے۔ اور اگر آپ کو خیال ہو کہ ہم تعصب سے کام لے رہے ہیں تو ہم خود آپ کے بھائی مغربی علماء بائبل کے اقوال سند کے طور پر پیش کریں گے۔

سب سے پہلے متی کی انجیل کے پہلے باب کو ہی لیجئے۔ متی کے انجیل نویس نے پہلے باب میں حضرت مسیح کا ایک خود ساختہ نسب نامہ پیش کیا ہے۔ اس نسب نامے کا ایک مقصد یہ ہے کہ حضرت مسیح کو ابن داؤد ثابت کیا جائے یعنی حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل میں سے ثابت کیا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود میں یہ تصور رائج ہو چکا تھا کہ آنے والا مسیح داؤد کی نسل سے ہوگا۔ (یہود کے اس تصور کی بنیاد زبور باب ۱۳۲ آیت ۱۱، یسعیاہ باب ۱۱ آیت ۱، یرمیاہ باب ۲۳ آیت ۵، وغیرہ پر تھی)۔ یسوع کی مسیحیت ثابت کرنے کے لئے متی کا انجیل نویس مجبور ہوا ہے کہ کسی طرح انہیں داؤد کی نسل سے ثابت کرے۔ ان کے والد تو تھے ہی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انجیل نویس کو ان کی والدہ کے داؤد کی نسل سے ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ (لوقا کی انجیل سے قرینہ ملتا ہے کہ وہ لاوی قبیلہ سے تھیں اس لئے داؤد کی نسل سے نہیں ہو سکتیں)۔ لہٰذا انجیل نویس نے پیش گوئی پوری کرنے کا ایک نرالا ڈھنگ نکالا ہے کہ ایک نسب نامہ (جو اپنی ذات میں بھی مشتبہ ہے) حضرت مریم کے خاوند یوسف کا دیا ہے اور اس نسب نامے میں یوسف کو حضرت داؤد کی نسل سے دکھایا ہے۔ اور اس طرح حضرت مسیح کو داؤد کی نسل سے قرار دینے کی کوشش کی ہے۔

پادری وہیری صاحب! آپ قرآن پر، نبی عربی ﷺ پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ صحائف کی تاریخ بگاڑتا ہے تاکہ اپنی نبوت کے دعاوی ثابت کرے۔ دیکھئے آپ کی کتاب مقدس نے حضرت مسیح کو ابن داؤد ثابت کرنے کے لئے کیسے تاریخ کا حلیہ بگاڑا ہے کہ اس کی تائید میں یوسف کا نسب نامہ پیش کیا ہے حالانکہ یوسف کو حضرت مسیح سے کوئی نسبی تعلق نہیں۔ نہ حضرت مسیح یوسف کے بیٹے ہیں کہ یوسف کے نسب نامے سے ان کے داؤد کی نسل ہونے کا ثبوت مل سکے۔ یوسف حضرت مسیح کے فرضی باپ ہیں۔ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ یوسف داؤد کی نسل سے ہیں تب بھی حضرت مسیح ابن داؤد ثابت نہیں ہوتے۔ انجیل نویس نے کوشش بھی کی، تاریخ کو بگاڑا بھی اور اس بگاڑ کے ذریعہ یسوع کے دعویٰ مسیحیت کو ثابت کرنا مقصود تھا۔ گویا جو اعتراض قرآن پر اور نبی عرب ﷺ پر آپ نے اٹھایا تھا وہ متی کی انجیل پر وارد ہوا۔ ابھی بات ختم نہیں ہوئی۔ متی کا انجیل نویس نسب نامہ درج کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ:

"سب پشتیں ابرہام سے داؤد تک چودہ پشتیں ہوئیں اور داؤد سے لے کر گرفتار ہو کر بابل جانے تک چودہ پشتیں اور گرفتار ہو کر بابل جانے سے لے کر مسیح تک چودہ پشتیں ہوئیں۔ (متی باب ۱ آیت ۱۷)

یہاں متی کا انجیل نویس اپنے کسی ذوقی خیال کی بنا پر نسب نامے کو چودہ چودہ پشتوں کی تین جماعتوں میں تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ معلوم نہیں کیوں؟ (شاید اس لئے کہ داؤد کو عبرانی میں 'دودِ' کہتے ہیں اور اس کے ابجد کے حساب سے اعداد کی میزان چودہ بنتی ہے)۔

مگر اس ذوق و شوق میں متی کے انجیل نویس نے باب ۱ آیت ۸ میں یورام کے بعد تین نام اخزیاہ، یواس اور امصیاہ چھوڑ دیئے ہیں جو پرانے عہد نامے کی کتاب ۱۔ تواریخ باب ۳ آیت ۱۱، ۱۲ میں مذکور ہیں۔ اور آیت نمبر ۱۱ میں یوسیاہ کے بعد الیاقیم کا نام چھوڑ دیا ہے جو پرانے عہد نامے کی کتاب ۲ سلاطین باب ۲۳ آیت ۳۴ میں مذکور ہے۔

دیکھئے پادری صاحب نیا عہد نامہ جو آپ کے نزدیک کتاب مقدس اور کلام الٰہی ہے کس طرح پرانے عہد نامہ کی کہ وہ بھی آپ کے نزدیک کتاب مقدس اور کلام الٰہی ہے کتر بیونت کرتا ہے۔ اور صرف پرانے عہد نامے تک ہی محدود نہیں خود متی کے انجیل نویس نے جو چودہ چودہ کے تین گروپ بنائے ہیں اس کے آخری گروپ میں ۱۳ نام ہیں نہ کہ چودہ۔

یہ تو تھا متی کے انجیل نویس کا نسب نامہ مگر ایک نسب نامہ لوقا کی انجیل میں بھی درج ہے۔ لوقا باب ۳ آیت ۲۳ تا ۳۸ میں یہ نسب نامہ متی کے نسب نامے سے کلیۃً مختلف ہے۔ یہ نسب نامہ بھی یوسف کا ہی ہے حضرت مریم کا نہیں (برصغیر ہندوپاکستان میں بعض پادری یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ایک نسب نامہ مریم کا ہے اور دوسرا یوسف کا۔ یہ بات دونوں نسب ناموں کے واضح الفاظ کے خلاف ہے)۔ اس نسب نامے میں حضرت داؤد سے لے کر یوسف تک ۴۳ نام ہیں۔ متی کے نسب نامے میں خود متی کی گنتی کے مطابق ۲۸ نام ہیں۔ ناموں کی تعداد کے علاوہ دونوں نسب ناموں میں ناموں کی تعیین بالکل مختلف ہے۔ حد یہ ہے کہ متی کی رو سے حضرت مسیح حضرت داؤد کے بیٹے حضرت سلیمان کی اولاد میں سے تھے (متی باب ۱ آیت ۷) مگر لوقا کی رو سے وہ حضرت داؤد کے بیٹے ناتن کی نسل سے ہیں۔ اور پادری صاحب ذرا غور سے اپنے پادری بھائی کی یہ تحریر پڑھیں:

"Both genealogies reflect current rabbinical ideas about the Messiah descent. It was disputed, for instance, wether He would be descended from David through Solomon, or wether, owing to the curse on this live (Jer: 22 28 30 36) through an other son, Nathan (1Ch:3-5) Accordingly St. Matthewis genealogy traces our Lords descent through Solomon, St Luke through Nathan.

(A commentary on the Holy Bible Edited by the Rev. J.R. Dummellow Macnillan & Co. Ltd. London .St.Matthew introduction, page 623)

یہود میں یہ بحث ہوا کرتی تھی کہ آنے والا مسیح داؤد کی نسل تو ہوگا مگر داؤد کے کس بیٹے کی نسل ہوگا؟ کچھ کہتے تھے سلیمان کی نسل سے، کچھ کہتے تھے ناتن کی نسل سے۔ متی نے اپنے زمانے، اپنے علاقے اور اپنے ماحول کی فضا کے مطابق ایک نسب نامہ حضرت مسیح کا تیار کر دیا جس میں ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح داؤد کے بیٹے سلیمان کی نسل سے تھے۔ لوقا نے اپنے زمانے میں اپنے علاقے میں، اپنے ماحول کی فضا میں ایک نسب نامہ تیار کر دیا اور ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح داؤد کے بیٹے ناتن کی نسل سے تھے!!

پادری صاحب! آپ نے دیکھا کہ جو الزام آپ نے قرآن مجید پر تاریخ اور پیشگوئیوں کو بگاڑنے کا لگایا تھا وہ کس "شان" کے ساتھ خود آپ کی کتاب مقدس پر وارد ہوتا ہے۔

☆...... یہ تو تھی کوشش متی اور لوقا کی یسوع کو ابن داؤد ثابت کرنے کی۔ تاکہ پرانے عہد نامے کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کو ابن داؤد ثابت کر کے آپ کا مسیح ہونا ثابت کرے۔ مگر دیکھئے خود حضرت مسیح اس بارہ میں کیا کہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح پر یہ اعتراض بڑی شدت سے ہوتا تھا کہ وہ داؤد کی نسل سے نہیں اس لئے مسیح کس طرح ہو سکتے ہیں۔ (یوحنا میں اشارۃً یہ اعتراض موجود ہے۔ دیکھیں یوحنا باب ۷ آیت ۴۰ تا ۴۲) حضرت مسیح کے پاس اپنے ابن داؤد ہونے کے لئے متی اور لوقا کے خود ساختہ نسب نامے تو تھے نہیں۔ پس حضرت مسیح نے اس اعتراض کے بارہ میں جو کہا وہ ذرا غور سے پڑھئے:

متی باب ۲۲ میں لکھا ہے "اور جب فریسی جمع ہوئے تو یسوع نے ان سے پوچھا کہ تم مسیح کے حق میں کیا سمجھتے ہو؟ وہ کس کا بیٹا ہے؟ انہوں نے اس سے کہا داؤد کا۔ اس نے ان سے کہا پس داؤد روح کی ہدایت سے کیونکر اسے خداوند کہتا ہے کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا۔ میری دہنی طرف بیٹھ۔ جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دوں؟ پس جب داؤد اس کو خداوند کہتا ہے تو وہ اس کا بیٹا کیونکر ٹھہرا۔؟ اور کوئی اس کے جواب میں ایک حرف نہ کہہ سکا۔ اور نہ اس دن سے پھر کسی نے اس سے سوال کرنے کی جرأت کی"۔ (متی باب ۲۲ آیت ۴۱ تا ۴۶)

محترم پادری صاحب! اس حوالے کو پڑھئے اور پھر پڑھئے۔ متی اور لوقا کے انجیل نویس کھینچ تان کر پورا زور لگا کر آپس میں حد درجہ مختلف اور متضاد اور پرانے عہد نامے سے بھی مختلف نسب نامے تراش کر حضرت مسیح کی صداقت ثابت کرنے کے لئے آپ کو ابن داؤد ثابت کر رہے ہیں اور حضرت مسیح ان کی تمام محنت پر پانی پھیرتے ہوئے پرانے عہد نامہ سے استنباط کرتے ہیں کہ آنے والا مسیح داؤد کا بیٹا نہیں ہو سکتا۔

☆...... پیش گوئیوں اور تاریخ کو مسخ کرنے کا جو الزام آپ نے نبی عربی ﷺ پر لگایا تھا وہ کس طرح boomrang کی طرح لوٹ کر آپ کی کتب مقدسہ اور آپ کے انجیلی یسوع پر وارد ہوا۔

☆...... اور ابھی تو یہ کہانی چل رہی ہے۔ نسب نامے کے بعد متی کا انجیل نویس یسوع کی پیدائش کا ذکر کرتا ہے اور اس سلسلہ میں بھی پرانے عہد نامے کی "پیشگوئیاں" چسپاں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لکھا ہے:

"اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو گئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔ پس اس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتے نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔ اس کے بیٹا ہوگا اور تو اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ "دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے"۔ جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ۔ پس یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا جیسا خداوند کے فرشتے نے اسے حکم دیا تھا اور اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا۔ اور اس کو نہ جانا جب تک اس کے بیٹا نہ ہوا اور اس کا نام یسوع رکھا"۔

(متی باب ۱ آیات ۱۸ تا ۲۵)

متی کے انجیل نویس نے یسوع کی پیدائش پر

Watch Huzur everyday on Intelsat
Zee Cards & Dec.
Rec. LNB Dish
are available
Zee TV Authorised Agent
>SUPER OFFER<
Wanted: if you are interested to work with us just call or fax
Saeed A.Khan
TEL: 0049 8257 1694
FAX: 0049 8257 928828

چسپاں کرنے کے لئے جو پیشگوئی درج کی ہے وہ یسعیاہ باب ۷ آیات ۱۴ تا ۱۶ سے تعلق رکھتی ہے۔ جس کے اصل الفاظ کا ترجمہ کچھ اس طرح ہونا چاہئے:

"دیکھو ایک جوان عورت حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اس کا نام عمانوایل رکھے گی اور وہ دہی اور شہد کھائے گا جب تک کہ وہ نیکی اور بدی کے ردو قبول کے قابل نہ ہو۔ پر اس سے پیشتر کہ یہ لڑکا نیکی اور بدی کے ردو قبول ہو یہ ملک جس کے دونوں بادشاہوں سے تجھے نفرت ہے ویران ہو جائے گا"۔

اب دیکھئے اس چھوٹی سی عبارت میں متی کے انجیل نویس نے اپنے دینی مقاصد کے لئے کس قدر تحریف سے کام لیا ہے۔

**اول**: اس نے یسعیاہ کی کتاب میں پائے جانے والے لفظ "عَلمَہ" کا ترجمہ کنواری کیا ہے اور اس طرح یسوع کی صداقت پر مہر ثبوت لگانے کی کوشش کی ہے مگر (عَلمَہ) کے معنی کنواری تو نہیں ہوتے جوان عورت کے ہوتے ہیں۔ خواہ شادی شدہ ہو خواہ کنواری ہو۔ اگر یسعیاہ نے کنواری کے حق میں پیشگوئی کرنی ہوتی تو وہ عبرانی لفظ بتولہ استعمال کرتا۔ مگر اس نے جوان عورت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مگر انجیل نویس نے اس کو اپنے مقصد کے لئے مروڑ تروڑ کر (وہیری صاحب! یہ لفظ garbled کا ترجمہ ہے جو آپ نے قرآن مجید کے لئے استعمال کیا تھا) کنواری ترجمہ کیا ہے تاکہ پیشگوئی کو حضرت مریم اور حضرت مسیح پر چسپاں کر سکے۔

Peake کی معروف تفسیر کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:

"The rendring "Virgin" is unjustifiable, for this bethulah would have been used; the word employed here, almah, means young womans a young woman of marrigeable age, without any suggestion that she is not married".
(A commentary on the bible, edited by Arthur S.Peake M.A.D.D. Thomas Nelson & Sons Ltd. London. Page 442)

☆...... متی کے انجیل نویس نے بظاہر ایک چھوٹی سی تبدیلی یسعیاہ کے الفاظ میں مزید کی ہے۔ یسعیاہ میں لکھا ہے کہ وہ (بچے کی والدہ) اس کا نام عمانوایل رکھے گی مگر متی میں ہے "وہ اس کا نام عمانوایل رکھیں گے" یسعیاہ میں عمانوایل یعنی "خدا ہمارے ساتھ" کے الفاظ بچے کے نام کے طور پر ہیں اور دنیا جانتی ہے کہ نام میں تفاؤل مدنظر ہوتا ہے گویا ماں اپنے بچے کے لئے اس خواہش کا اظہار کر رہی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہو۔ مگر متی میں جو بظاہر چھوٹی سی تبدیلی کی گئی ہے اس کا مقصد یہ ہو سکتا ہے (واللہ اعلم) کہ کہا جائے کہ بچے کے بارے میں گویا لوگ کہیں گے کہ یہ خدا ہے جو ہمارے ساتھ ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو انجیل نویس نے پرانے عہد نامے کے الفاظ میں ایک معمولی لفظی تبدیلی کر کے "الوہیت مسیح" کے عقیدے کی طرف ایک قدم اٹھایا ہے۔

مگر اس سارے بیان میں سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ متی کے انجیل نویس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یسعیاہ کے ان الفاظ میں حضرت مسیح کی پیدائش کی پیشگوئی ہے۔ متی کے انجیل نویس نے یسعیاہ کی اصل عبارت میں سے یہ چھوٹی سی عبارت مروڑ تروڑ کر پیش کر دی ہے اور اپنے قارئین کو یہ تاثر دیا ہے کہ گویا یہ آنے والے مسیح کے بارہ میں پیشگوئی ہے جو یسوع پہ چسپاں ہوتی ہے۔ افسوس کہ یہ بات حقیقت سے بالکل مختلف ہے اور انجیل نویس کی دیانت داری کو مشتبہ کر رہی ہے۔ اگر ہمارے قارئین یسعیاہ کی کتاب کھول کر اس کا ساتواں باب نکالیں تو انجیل نویس کی یہ ہشیاری ان پر خوب کھل جائے گی۔ یسعیاہ کو پڑھ کر دیکھیں اس میں کسی حضرت مسیح کی پیدائش کی طرح کئی صدیوں بعد ہونے والے واقعہ کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ اس میں تو ایک نشان کا ذکر ہے کہ ایک بچے کے پیدا ہو کر نیکی کے ردو قبول کی عمر کو پہنچنے تک فلسطین میں قائم دونوں یہودی مملکتوں کی تباہی واقع ہو جائے گی۔ Peake کی تفسیر کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:

"The sign is to be fulfilled in the near future, since it is given for a pressing emergency. It has therefore no reference to the birth of Jesus more than seven hundred years later."
(A commentary on the Bible. page 442. Edited by Arthur S Peake M.A.D.D. Thomas Nelson & Sons Ltd.)

پادری وہیری صاحب نے لکھا تھا کہ قرآن میں حضور ﷺ کا سابقہ صحائف کی کتب کی پیشگوئیوں کو مروڑ تروڑ کر اپنے دعویٰ کے ثبوت کے لئے پیش کرنا اسکے افتراء ہونے کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ **اب پادری وہیری صاحب کی نئے عہدنامہ کے بارے میں کیا رائے ہے؟**

**(باقی آئندہ انشاء اللہ)**

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام

## مجلس سوال و جواب

مورخہ ۹ر نومبر ۱۹۹۷ء بروز اتوار محمود ہال لندن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انگریزی زبان میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ جس میں خصوصیت سے غیر مسلم افراد شامل ہوئے۔ ساڑھے تین بجے اس تقریب کی کارروائی مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد مکرم ہاشم سعید صاحب نے مختصر طور پر جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے امام مہدی کے ظہور کا مقصد بیان کیا۔ سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور مکرم ابراہیم نونن صاحب نے سوالات کا سلسلہ شروع کیا۔ جو حاضر مہمانوں نے لکھ کر پیش کئے تھے۔ ان سوالات میں اسلام اور عیسائیت میں عبادت کا مفہوم، مسلم عورتوں کے لئے سر ڈھانپنے کا حکم اور عملاً اس کا فقدان یا اس کی مختلف شکلیں جو سامنے آئی ہیں ان کا ذکر، ماڈرن سوسائٹی میں مذہب کی کیا ضرورت ہے؟ خدا کی موجودگی کا کیسے پتہ چل سکتا ہے، حدیثوں کی صحیح تفسیر اور فہم، شعبان کے روزے اور شب معراج کی حقیقت، جنت و دوزخ کا تصور، سیاست اور مذہب، صدام اور امریکہ کے مابین چپقلش، مسلم ملکوں کا آپس میں سیاسی اور نظریاتی اختلاف اور سورہ العصر کی تفسیر۔ یہ سب موضوعات سوالات کی روشنی میں سامنے آئے۔ جن کے جوابات حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمائے۔

ڈیڑھ گھنٹہ کی اس مجلس کے اختتام پر نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ اس موقع پر کچھ دوستوں نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اللهم زد و بارك و ثبت اقدامهم.

(رپورٹ: بشیرالدین سامی، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل برطانیہ)

☆......☆......☆

دنیائے مذاہب

### ہم جنس پرستوں کی "شادیوں" کو

# چرچ نے "برکت" دینی شروع کردی

(چوہدری خالد سیف اللہ خان۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

ہم جنس پرستی (سدومت) کی بائبل میں سخت مذمت کی گئی ہے اور لوط علیہ السلام کی قوم پر اسی گناہ کی پاداش میں خدائی گرفت کا تذکرہ ملتا ہے۔ لیکن آج کل کے چرچ بجائے لوگوں کو بدکاری سے روکنے کے "چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی" کی پالیسی پر عمل پیرا نظر آتے ہیں۔

آسٹریلیا کے یونائیٹنگ چرچ (Uniting Church) میں عورتیں بھی پادری کے طور پر کام کرتی ہیں۔ مرد پادریوں کی جنسی زیادتیوں کے خلاف تو احتجاج اور ہرجانوں کے مطالبوں کی خبریں آتی رہتی ہیں لیکن اب ایک عورت پادری کے اس انکشاف نے کہ وہ ہم جنس پرست (Lesbian) ہے۔ مذکورہ بالا چرچ میں تزلزل کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ وہ اس مشن کے نہایت ذمہ دار عہدہ پر فائز ہیں اور سارے آسٹریلیا کی نیشنل ڈائریکٹر ہیں۔ ان کا نام Rev. Dorothy McMahon ہے۔ ان کے اعلان سے سخت ہنگامہ برپا ہو گیا اور ایک حلقہ کی طرف سے اسے بائبل کے احکام کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی وجہ سے انہیں اپنے عہدہ سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ ہوا۔ دوسری طرف چرچ سے متعلق ایک بڑے گروپ نے انہیں فارغ کرنے کی صورت میں چرچ سے علیحدگی کی دھمکی دے دی اور خطرہ پیدا ہو گیا کہ سدومی اپنا علیحدہ چرچ قائم کر لیں گے۔ اس مسئلہ کا حل نکالنے کے لئے ایک میٹنگ بلائی گئی جو اگرچہ بڑی ہنگامہ خیز رہی لیکن دونوں گروپ کسی تصفیہ پر آمادہ نہ ہو سکے۔ لہذا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا کہ آیا ہم جنسوں کی باہم شادیاں (Same-Sex Marriages) باضابطہ قرار دی جائیں یا نہ۔ نیز یہ کہ جو افراد اعلانیہ طور پر ہم جنس پرست (Gays & Lesbians) ہوں ان کو چرچ پادری مقرر کرے یا نہ۔

ابھی یہ گومگو کی کیفیت جاری تھی کہ مذکورہ بالا پادری مسماۃ ریورنڈ ڈورتھی نے یہ اعلان کر کے ایک اور دھماکہ کر دیا کہ انہوں نے مردوں کی مردوں کے ساتھ اور عورتوں کی عورتوں کے ساتھ غیر حقیقی شادیوں (Pseudo-Marriages) کو "برکت" (Bless) دینے کا کام شروع کر دیا ہے۔ یعنی اگرچہ یہ تقریبات رسمی طور پر شادیاں تو نہیں کہلائیں گی لیکن ایک رنگ میں چرچ کی رضامندی کا اظہار ہوگا کہ جاؤ تم خوش رہو۔ (ماخوذ از سڈنی ہیرلڈ ۲۸۔۷۔۹۷)

اسی قسم کی ایک خبر ڈنمارک سے بھی آئی ہے۔ نیشنل چرچ آف ڈنمارک نے تقریباً دس سال قبل ایک اعلانیہ سودومی (Homosexual) کو باضابطہ طور پر اپنا پادری مقرر کیا تھا۔ اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ وہاں کے سودومیوں (Gays and Lesbians) نے مطالبہ کیا کہ ان کی "شادیوں" کو چرچ تسلیم کرے۔ اس پر چرچ نے ایک کمیشن مقرر کیا جنہوں نے سو صفحات پر مشتمل رپورٹ مرکزی ادارہ Church's College of Bishops کو پیش کی۔ چنانچہ اب انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ لوتھرن چرچ (Luthern Church) تین سفارش کردہ طریقوں میں سے کوئی بھی طریقہ اختیار کر کے ایک ہی صنف (Same Sex) کے جوڑوں کی شادی کو Bless کر سکتے ہیں۔

(ماخوذ از سڈنی مارننگ ہیرلڈ ۲۲۔۵۔۹۷)

خاکسار متجسس ہوا کہ یہ معلوم کرے کہ عیسائیت میں کسی کو Bless کرنے کا کیا مطلب و مفہوم ہوتا ہے۔ چنانچہ جب میں نے "پاکٹ بائبل ڈکشنری" کی طرف رجوع کیا تو اس میں لفظ "Bless" کی مندرجہ ذیل تشریح پائی:۔

Bless, Blessing: The bestowal of divine favor and benefits (Ge1:22, 9:1-7, 39:5). It includes recognition of God's goodness in a thankful and adoring manner. (Ps 103:1;MA26:26; Ico 11:24) And invoking God's favor upon another (Ge 27:4-12, 27-29, Ps 129:8)

یعنی "Bless کرنے کا مطلب ہے خدا کی نعمتوں اور فضلوں کی عطا۔ اس میں خدا کے احسانات پر اس کا شکریہ ادا کرنا اور اس کی عبادت کرنا شامل ہے۔ علاوہ ازیں اس کا مطلب کسی دوسرے کے لئے دعا کرنا ہے کہ خدا اس پر فضل فرمائے"۔

(Pocket Bible Dictionary- published by Meridian and World Bible Publisher, USA, P- 49)

اگر پادری صاحبان ہم جنس شادیوں (Same-sex Marriages) کو مذکورہ بالا مفہوم میں Bless کرتے ہیں تو یہ خدا، مذہب اور بائبل کے ساتھ ایک نہایت گستاخانہ اور گھناؤنے مذاق سے کم نہیں۔ اس کو اپنے چہرے کی سیاہی کو خدا کے چہرہ پر ملنے سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ گویا اس طرح کی شادیاں خدا کا نام لے کر اور اس کی اجازت سے کی جاتی ہیں۔ اور خدا کی ایسی نعمتوں اور فضلوں میں متصور ہوتی ہیں جن پر خدا کا شکر اور اس کی تسبیح و تحمید کی جاتی ہے۔ (نعوذباللہ من هذه الخرافات)۔

اس طرح کی خبریں قصر عیسائیت کے اندرونی توڑ پھوڑ کی مظہر ہیں۔ لیکن ایسا ہونا مقدر تھا کیونکہ جب تک پرانی عمارت نہ گرائی جائے اس کی جگہ نئی تعمیر نہیں کی جا سکتی۔ قانون قدرت یہی ہے کہ جتنا زیادہ خلا پیدا ہوگا اتنے ہی زور سے وہ جگہ پر کرنے کے لئے باہر سے جھکڑ چلیں گے۔ یہ خلا کون پر کرے گا اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

".......... چونکہ ضرور تھا کہ خدا ایک عالمگیر مذہب یعنی اسلام دنیا میں قائم کرے اس لئے عیسائیت کا بگڑنا اسلام کے ظہور کے لئے بطور ایک علامت کے تھا"۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۵)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔ (مینجر)

# خطبہ جمعہ

# یہ نمازیں ہیں جنہوں نے حقیقت میں اس دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے

## ہم سچی عبادت کے سوا، قَانِتاً لِلّٰہ ہوئے بغیر اس دنیا کو اللہ کے لئے فتح نہیں کر سکتے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۰؍اخاء ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

آج کے جمعہ میں نصف گھنٹے کی تاخیر کا سبب صرف یہ بنا کہ گزشتہ تین جمعے سفر کی حالت میں آئے جو ڈیڑھ بجے شروع ہوتے تھے اور مسلسل تین دفعہ ڈیڑھ بجے پڑھنے کے نتیجے میں یہ بات ایسی پختہ ذہن میں بیٹھ گئی کہ آج بھی ڈیڑھ بجے ہی جمعہ ہوگا۔ ذہن اس طرف گیا ہی نہیں کہ اس سے پہلے ایک بجے یہاں جمعہ ہوا کرتا تھا اور یہاں بھی کسی نے مجھے توجہ نہ دلائی بلکہ جمعے کی یاد دہانی بھی سوا بجے کرائی گئی۔ پس اس لئے جو میری ذہنی تیاری تھی کہ میں ڈیڑھ بجے جمعہ پڑھاؤں گا اسی پر قائم رہا اور آج جمعہ ڈیڑھ بجے ہی ہو رہا ہے۔

یہ جمعہ ایک خاص جمعہ ہے کیونکہ آج Friday the 10th ہے اور اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیں امید ہے کہ خدا تعالیٰ آج کے دن بھی بہت سے نشان دکھائے گا۔ جو نشان دیکھنے میں آئیں گے، ہمیں جو بھی خدا کی طرف سے خیرات ملے گی ہم اس پر خوش ہونگے، اس پر سجدہ شکر بجالائیں گے۔ لیکن ابھی آنے سے پہلے گیمبیا کے امیر صاحب کا جو فون آیا ہے وہ بھی اپنی ذات میں ایک نشان ہے۔ ہر جمعہ خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی اپنی جھلکیاں، اپنے کرشمے ایسے دکھاتا ہے جس سے دل مزید سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ گیمبیا میں جو شرارت چل رہی تھی اس کے متعلق میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے الیس اللہ بکاف عبدہ کے ذریعے بار بار خوشخبری دی اور اس کے بعد میں نے فکر کرنا بند کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد ہر جمعے خدا تعالیٰ کوئی تازہ نشان ضرور دکھاتا ہے اور آج کا نشان انہوں نے یہ بتایا کہ وہ سیکرٹری جنرل جو بو جنگ صاحب کے بعد سب سے زیادہ شرارت کر رہا تھا اور بہت تکبّر سے کام لے رہا تھا آج گیمبیا ریڈیو میں اعلان ہوا ہے کہ اس کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ پس یہ ایک چھوٹی سی بات سہی مگر امید ہے کہ اس کے نتائج بہت دور رس نکلیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو بھی انعام ملے، جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا، ہم تو اس رسول ﷺ کے غلام ہیں جو بارش کے پہلے قطرے کو بھی اپنی زبان پر لیا کرتا تھا۔ اس لئے نشان خواہ آپ چھوٹا سمجھیں یا بڑا سمجھیں جو اللہ کا فضل ہے وہ اللہ ہی کا فضل ہے، اسی کے دین ہے، اس پر ہمیں ہمیشہ شکر گزار رہنا چاہئے۔

اس جمعہ کے تعلق میں مجھے خیال تھا کہ میں کوئی اہم مضمون بیان کروں جو Friday the 10th کی نسبت سے موزوں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض اسے اتفاق سمجھیں گے مگر میں ایک الٰہی اشارہ سمجھتا ہوں کہ چند دن پہلے دو بڑی جماعتوں کی طرف سے مجھ سے مطالبہ ہوا کہ اس سال ان کے لئے کوئی ایسا ٹارگٹ مقرر کروں، ایسا مطمح نظر بیان کروں کہ جس میں وہ ساری دنیا کی جماعتوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ ان میں ایک جرمنی ہے اور ایک امریکہ۔ ان دونوں نے درخواست کی کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں کہ ہم اس میں غیر معمولی محنت کر کے سب دنیا سے آگے بڑھ جائیں۔ تو اس وقت مجھے خیال آیا کہ وہ غیر معمولی کون سی ایسی محنت ہو سکتی ہے جو سب محنتوں پر فائق ہو تو دماغ میں نماز ہی ابھری اور مجھے خیال آیا کہ نماز سے بہتر اور کوئی تلقین ممکن نہیں۔ اس لئے دونوں جماعتوں کو آج میں نماز کا ٹارگٹ دیتا ہوں کہ نماز میں غیر معمولی محنت کریں اور تمام خدام اور انصار بھی جو ان کے زیر اثر ہوں اور بچے اور عورتیں جن تک یہ پیغام پہنچایا جا سکے سب پر نماز کے بارے میں محنت کریں کیونکہ وہ مرکزی چیز ہے، اگر یہ سنور جائے تو سب کچھ سنور جائے گا۔

نماز ہی دراصل عبادت کا معراج ہے۔ نماز پر جتنا بھی غور کریں اتنا ہی کم ہوگا اور ہر غور کے نتیجے میں نئے نکات سامنے آتے ہیں، نئی گہرائیوں میں انسان کا ذہن اترتا ہے، نئے عروج حاصل کرتا ہے۔ اور نماز وہ جگہ ہے جہاں بلندی اور پستی اپنے عروج اور مزاج کے انکسار کی وجہ سے ایک ہو جایا کرتی ہیں۔ یہ ایک فرضی کہانی نہیں بلکہ ایک گہری **حقیقت ہے کہ نماز کے معراج کا تعلق انسان کے انکسار سے ہے۔** سب سے بڑا معراج سجدوں میں ہوتا ہے۔ اور سجدہ ایسی حالت ہے جس میں انسان زمین کے ساتھ لگ کر اپنی انتہائی پستی کا اقرار کرتا ہے اور وہیں سے 'سبحان ربی الاعلیٰ' کی صدا بلند ہوتی ہے کہ پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔ پس ہر ترقی کا راز انسانی نفس کی اس پستی میں ہے جو وہ خود خدا کی خاطر اختیار کرے اور اسی سے ساری ترقیاں وابستہ ہیں اور نماز نے ہمیں یہ گر سکھایا ہے۔

اس پہلو سے جب میں نے ان دونوں کو نماز کا ٹارگٹ دیا تو ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ جمعہ کا مضمون بھی خدا تعالیٰ نے خود ہی سکھا دیا ہے۔ یہ جمعہ جس نئے سال کا آغاز کرے گا اس میں جماعت احمدیہ غیر معمولی طور پر نماز کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اس کی ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ سفر کے دوران ایک ایسا واقعہ گزرا جس سے میری طبیعت پر گہرا اثر تھا۔ ایک احمدی بچی نے جو شادی شدہ ہے، آگے بچے بھی ہیں، اس نے اپنے خاندان کی ملاقات کے بعد مجھ سے الگ چند منٹ وقت چاہا کہ میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ جب میں نے وقت دیا تو اس پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ بات کرنا مشکل ہو رہی تھی۔ مجھے کئی قسم کے وہم آئے کہ اس بے چاری کو شاید خاوند کی طرف سے کوئی جسمانی یا مالی دکھ ہے یا اور مسائل ہیں یا ساس سسر وغیرہ کی طرف سے تکلیفیں ہیں۔ لیکن میں صبر سے انتظار کرتا رہا کہ وہ ذرا اپنے آپ کو سنبھال لے تو مجھ سے بات کرے۔ اس نے بات اس طرح شروع کی کہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے کوئی جسمانی یا دنیاوی تکلیف نہیں۔ بہت ہی نیک طبیعت کا انسان ہے، ہر طرح میرا خیال رکھتا ہے اور بچوں کا بھی خیال رکھتا ہے۔ جو چاہوں، جس طرح چاہوں وہ مجھ پر خرچ کرتا ہے اور میرے کہنے میں جماعت کے چندے بھی ادا کرتا ہے۔ لیکن یہ کہتے ہوئے پھر وہ پھوٹ پڑی، مقصد یہ تھا، یہ کہنا چاہتی تھی کہ نماز نہیں پڑھتا۔ ایک تو میرے دل پہ اس بات کا بہت گہرا اثر پڑا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی بچی اپنے خاوند کے نماز نہ پڑھنے کے نتیجے میں اتنی غمزدہ ہے کہ اس کی ہر دوسری خوبی اس کو کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہی۔ وہ سمجھتی ہے کہ اگر یہ نماز نہیں پڑھتا تو کچھ بھی نہیں رہا۔ اور یہ بات بالکل درست ہے۔ اگر نماز نہ رہی تو کچھ بھی نہ رہا۔ بسا اوقات میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے اور ویسے نیک، بظاہر باقی باتوں میں اچھے ہوتے ہیں لیکن ان کی بظاہر نظر آنے والی نیکی اور باقی باتوں میں اچھا ہونا دراصل ان کے مزاج کا حصہ ہے، ان کے ایمان کا حصہ نہیں۔ ایمان کے نتیجے میں جو نیکی عطا ہو اور ایمان کے نتیجے میں اگر مزاج سدھریں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ ایسا انسان نماز پر قائم نہ ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی جبروت کا جو گہرا اثر انسان کے دل پر پڑتا ہے اس سے پہلا تقاضا اس کی عبادت کا اٹھتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کا دل پر اثر ہے تو ناممکن ہے کہ اس کی عبادت کی طرف دل متوجہ نہ ہو۔ پس اس پہلو سے مجھے آج کے جمعہ کے لئے یہی مضمون سمجھ آیا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دو بڑی جماعتوں کی طرف سے مطالبہ کہ ہمیں آج اس جمعہ پر کوئی ٹارگٹ دیا جائے اور اس بچی کا جو اثر دل پر تھا ان سب نے مل کر مجھے آج کے جمعہ کے لئے نماز کے موضوع پر دوبارہ گفتگو کرنے کا موقع عطا کیا ہے۔ اس موضوع پر میں بارہا پہلے بھی خطبات دے چکا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے دیر ہو گئی تھی اور جماعت کو دوبارہ متوجہ کرنے کی ضرورت تھی۔

سورہ فاتحہ کے بعد آج کی تلاوت کے لئے یہ آیت میں نے چنی ﴿حافِظُوا على الصلوٰتِ

وَالصلٰوۃ الوُسطٰی وَ قُومُوا لله قَانِتِینَ﴾ "حافِظُوا عَلَی الصَلَواتِ" اپنی نمازوں پر حفاظت کے لئے مستعد ہو جاؤ۔ "والصَلوٰۃ الوُسطٰی" اور خصوصیت کے ساتھ صلوٰۃ وسطیٰ کی طرف توجہ کرو اور اس میں کسی قسم کا جھول نہ آنے دو "وَ قُومُوا لله قَانِتِین" اور اللہ تعالیٰ کے حضور فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہاں صلوٰۃ وسطیٰ سے کیا مراد ہے؟ اس موضوع پر میں کچھ گفتگو کروں گا اور مزید نماز سے متعلق حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے بعض ارشادات جو پہلے بھی میں پیش کر چکا ہوں اب دوبارہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تین اشارے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے تھے یہ بے غرض نہیں ہیں بلکہ اب پھر ضرورت ہے کہ جماعت کو دوبارہ نماز کی طرف متوجہ کیا جائے۔ اس ضمن میں اردو کلاس پہ بھی مجھے یہی موقع ملا کہ ان کو نماز سکھانی شروع کروں۔ اور اگرچہ وہ بچے اکثر انگریزی جانتے تھے لیکن اردو کلاس میں بھی انہیں خاص طور پر نماز سکھانے کا موقع ایسا ملا ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ سب دنیا کو فائدہ پہنچے گا۔

پہلی بات صلوٰۃ وسطیٰ سے تعلق رکھتی ہے۔ ہر قوم کے لئے مختلف حالات ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح انفرادی طور پر لوگوں کے حالات بدلتے رہتے ہیں ان بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے جو قومی ہوں یا انفرادی ہوں صلوٰۃ وسطیٰ کا معنٰی بھی ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ صلوٰۃ وسطیٰ اس نماز کو کہا جاتا ہے جو عین کاموں کے بیچ میں آئے، یعنی ظہر کی نماز مراد نہیں ہے جو وسطیٰ نظر آتی ہے، وقت کے لحاظ سے بیچ میں دکھائی دیتی ہے بلکہ **صلوٰۃ وسطی وہ نماز ہے جو انسان کے کاموں کے بیچ میں آئے، جہاں اس کا ادا کرنا مشکل ہو جائے اور یہ نماز آج کل کے تجربے سے ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی نماز ہے۔**

سب سے زیادہ عدم توجہی صبح کی نماز پر ہے اور خاص طور پر ان معاشروں میں جن میں راتوں کو دیر تک جاگنے کا رواج ہے صبح کی نماز کو سب سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ انسان کو سب سے بڑا نقصان صبح کی نماز پہ توجہ نہ دینے کے نتیجے میں پہنچتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی بیماری ہے جو بعض بڑے بڑے اچھے سمجھے جانے والے خاندانوں میں بھی ہے بلکہ زیادہ متمول خاندانوں میں یہ بیماری زیادہ پائی جاتی ہے۔ اکثر میں نے دیکھا ہے کہ ایسے لوگ راتیں دیر تک جاگ کر گزارتے ہیں اور مجلسیں گپوں سے سجتی ہیں۔ ہر قسم کی باتیں جن کا زندگی کی حقیقتوں سے کوئی تعلق نہ بھی ہو، محض کپڑوں کی باتیں ہی ہوں، ان باتوں میں بے حد وقت خرچ کیا جاتا ہے اور جب صبح تھک ہار کر انسانی توجہ میں کوئی جان نہ رہے اور گہری توجہ کے ساتھ نماز پڑھنے کی اہلیت ہی نہ رہے اس وقت وہ تھکے ہارے سو جاتے ہیں اور پھر صبح دس گیارہ بجے آنکھ کھلی جب کہ نماز ہاتھ سے نکل گئی۔ اور یہ اس آیت کریمہ کے بعینہ مخالف بات ہے۔ یہ بیماری ہر گھر میں پائی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ غرباء میں نسبتاً کم ہے۔ جن کے پاس رات کو مجلسیں لگانے کا وقت نہ ہو، دن کے تھکے ہارے گھر آ کر سو جاتے ہوں ان کو اس قسم کی عیاشی کا وقت ہی نہیں ملتا، نہ ان کے نزدیک یہ کوئی عیاشی ہے کہ جیسا بھی ہو روکھی سوکھی کھا کر سونے والے اس کے بعد پھر جاگیں اور بے وجہ مجلسیں لگائیں، یہ فطرت کے خلاف بات ہے۔ مجلسیں لگانے والوں کے ہاں عموماً چائے بھی چلتی ہے، وقتاً فوقتاً کھانے کی دوسری چیزیں بھی پیش ہوتی ہیں اور پھر ان کو مجلس کا مزہ آتا ہے اور مجلس خوب رچتی ہے۔ لیکن یہ مجلس اللہ کی مجلس نہیں۔ ایسی مجلس کے خلاف آنحضرت ﷺ نے مختلف رنگ میں مختلف وقتوں میں بڑی سختی سے اظہار فرمایا۔

پس جماعت احمدیہ کو از سر نو صحیح راستے پر گامزن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ تلخ مثالیں بھی آپ کے سامنے رکھی جائیں۔ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا میرے اس اقرار اور اعتراف پر ہمیں کیا سمجھتی ہے۔ میری جوابدہی تو صرف اللہ کے سامنے ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہم اپنی ان کمزوریوں پر نظر نہ رکھیں؟ جن پر نظر رکھنا از بس ضروری ہے، جن پر نظر رکھنے کے لئے قرآن کریم نے بارہا توجہ دلائی ہو، جن پر نظر رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے اور آپ کے غلامی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار توجہ دلائی ہو، ان کو نظر انداز کرنا حقیقت میں حقیقت اسلام کو نظر انداز کرنا ہے۔ پس میں اس بیان سے نہیں شرماتا کہ یہ کمزوری ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے اور خصوصاً جماعت کے ایک ایسے طبقے میں پائی جاتی ہے جس کا ہر خاندان سے تعلق ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے بھی تعلق ہے۔ یہاں بھی نئی نسلیں بعض ایسی پیدا ہوئی ہیں جن کے ماں باپ نمازوں پر قائم تھے مگر انہوں نے نمازوں کی اہمیت کو بھلا دیا۔ اور چونکہ خاندان بحیثیت مجموعی نیکی کی طرف لے جانے والا خاندان ہے، روایت کے لحاظ سے میرا مطلب ہے، اور عموماً یہ لوگ چندوں میں بھی آگے ہیں اور دن کی نمازیں بھی ٹھیک ادا کرتے ہیں اس لئے صبح کی نماز کو چھوڑنا ان کو کوئی بدی دکھائی نہیں دیتا، جو بالکل غلط ہے۔ **قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کی نماز کو چھوڑنا اس مرکزی نیکی کو چھوڑنا ہے جس پر باقی نیکیاں قائم ہیں۔ اگر یہ ہاتھ سے جاتی رہے تو گویا سب نمازیں ہاتھ سے جاتی رہیں۔**

ایک موقع پر آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز پر نہ آنے والوں کے متعلق اس قدر غم اور خفگی کا اظہار فرمایا کہ آپ نے فرمایا اگر یہ جائز ہوتا تو میں بعض لوگوں کو لکڑی کے گٹھے اٹھواتا اور ان کے گھروں کو جلا دیتا جن گھروں میں لوگ آرام سے سوئے پڑے ہیں اور صبح کی نماز کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اب بظاہر یہ ایک بہت ہی خشمگیں اظہار ہے، بڑی سختی پائی جاتی ہے اس میں۔ لیکن ایک تو آنحضرت ﷺ نے ایسا نہیں کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی دوسرے انسان کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اس معاملے میں وہ جسمانی سختی یا مادی سختی سے کام لے۔ لیکن اس بات کی تکلیف ہونا ضروری ہے اور ہر گھر والا ذمہ دار ہے کہ کم سے کم اس تکلیف میں رسول اللہ ﷺ کی غلامی اختیار کرے اور جب اپنے بچوں کو اس قسم کی کمزوری میں مبتلا دیکھے تو گہری تکلیف محسوس کرے۔ اور جہاں تک سختی کا تعلق ہے جو آپ کو دکھائی دے رہی ہے یہ دراصل ایک انذار ہے کہ جو صبح کی نماز نہیں پڑھتا وہ اپنے لئے جہنم کا سامان کرتا ہے اور بہتر ہے کہ اخروی جہنم کی بجائے اسی دنیا میں ان کے گھر جلا دئے جائیں، یہ ایک پیغام ہے۔ ایک غصے کا اظہار نہیں ہے۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی تمام باتیں بہت گہرائی رکھتی تھیں اور ہر اظہار میں بہت معنٰی خیز اور دیرپا اثر رکھنے والا ایک پیغام ہوا کرتا تھا۔ اس حدیث میں مجھے یہی پیغام ملتا ہے کہ حضرت اقدس ﷺ کے نزدیک جو لوگ صبح کی نماز سے غافل ہیں وہ گویا اپنے جلنے کا انتظام کر رہے ہیں جس کا تعلق دوسری دنیا سے ہوگا اور ان کیلئے بہت بہتر ہوتا کہ اسی دنیا میں جل جاتے بجائے اس کے کہ بعد کی جواب طلبی میں مبتلا ہو کر جہنم کے عذاب کو مول لیتے۔

پس نمازِ صبح خصوصیت کے ساتھ میرے پیش نظر ہے مگر صلوٰۃ وسطیٰ میں اور نمازیں بھی آتی ہیں۔ یہاں یورپ میں اکثر یہ رواج ہے کہ کام پر جاتے ہوئے کام کی مصروفیت کی وجہ سے دن کی وہ نمازیں ضائع کر دیتے ہیں جو عین کام کے دوران آتی ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ نمازیں ضائع کرنا مجبوری ہے اور اس وقت کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یا نقصان اٹھاتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ان پر عائد ہوتا ہے اس سے غافل ہو جاتے ہیں۔

صلوٰۃ وسطیٰ یعنی کاموں میں گھری ہوئی نماز جتنا کاموں میں گھرتی ہے اتنا ہی بڑا چیلنج بن جاتی ہے۔ بظاہر جتنا بھی اس پر عمل کرنا یعنی اس کا حق ادا کرنا مشکل ہوتا چلا جاتا ہے اتنا ہی اس کا حق بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ ناممکن ہے کہ کاموں میں گھری ہوئی نماز سے آپ عدم توجہ کریں اور اپنا گہرا نقصان نہ کریں۔ پس یہ نماز جتنی مصروفیتوں میں آئے اتنا ہی زیادہ آپ کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے، آپ کی توجہ کو اپنی طرف سے دور نہیں ہٹاتی۔

پس وہ ساری مغربی قومیں جن میں ایسی نمازیں خواہ دن کو آئیں یا رات کے کام کے دوران آئیں ان میں احمدیوں کو خاص طور پر صلوٰۃ وسطیٰ کا نگران ہونا چاہئے۔ اور سوچیں کہ اگر وہ کام کی مجبوریوں کی وجہ سے اس نماز کا حق ادا نہیں کر سکتے تو کام چھوڑ دیں کیونکہ یہ کام تو دنیا کا کام ہے لیکن اللہ کا کام نہ چھوڑیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو فریضہ عائد فرمایا ہے اس کو بہرحال سرانجام دینے کی کوشش کریں۔ یہ ایک لازمی حقیقت ہے جس سے روگردانی اپنے سب سے اہم فریضہ سے روگردانی ہوگی، جس سے روگردانی کے نتیجہ میں آپ کی عاقبت بھی خراب ہوگی اور دنیا بھی خراب ہوگی۔ اس لئے از سر نو اس معاملے پر غور کریں اور اس درمیانی نماز کی حفاظت کے لئے انتظام کریں۔ اگر آپ کے ایمپلائرز یعنی جو آپ کو دنیاوی خدمت کا یا روٹی کمانے کا موقع دیتے ہیں اگر وہ اس بات کو سمجھ جائیں اور آپ انہیں سمجھا سکیں تو پھر کوئی مشکل نہیں، آپ کو عین مصروفیتوں کے دوران بھی نماز کا حق ادا کرنے کا موقع مل سکتا ہے لیکن اگر وہ ایسا نہ سمجھیں تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے رزق دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی سب سے بڑا رازق ہے لیکن اگر کوئی قربانی کا وقت ہے اور ایمان کو بچانے کا وقت ہے تو یہ وہ وقت ہے کہ جہاں آپ اپنے عمل سے ثابت کر سکیں کہ آپ


**Earlsfield Properties**

Landlords & landladies

Guaranteed rent

*your properties are urgently required*

**Tel: 0181-265-6000**

کو اللہ کی رضا زیادہ پیاری ہے اور دنیا کے رزق اس کے مقابل پر کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ ان کو وہی مقام دیں جو ان کا مقام ہے یعنی حقیر دنیا کا مقام اور نماز کو وہی مقام دیں جو اس کا مقام ہے یعنی عزت اور بزرگی کا وہ مقام کہ جتنا زیادہ اس پر حملہ ہو اتنا ہی زیادہ یہ مستعد ہو جاتی ہے اور اتنا ہی زیادہ سر بلند ہو کر اپنی طرف بلاتی ہے کہ آؤ اور میرے تقاضے پورے کرو۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ عالمگیر ہر جگہ اسی حقیقت کی طرف دوبارہ متوجہ ہو گی جس کی طرف میں پہلے بارہا متوجہ کرتا رہا ہوں کہ ہماری زندگی، ہماری جان، ہماری دنیا، ہماری آخرت نماز میں ہے۔ اگر نماز نہ رہے تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔

"قومُوا لِلّٰہِ قانِتِین" اللہ کے حضور فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ ایسی نماز کے وقت جب آپ دنیا کو ترک کرتے ہیں اور خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو اس کو صحیح معنوں میں فرمانبرداری کہا جاتا ہے۔ اگر یہاں ایسی اہم نماز سے توجہ ہٹالیں تو پھر یہ دعویٰ ہے اس کی کوئی بھی حقیقت باقی نہیں رہتی۔ اس ضمن میں میں نے بہت سا مواد اکٹھا کیا ہوا ہے جو پہلے بھی آپ کے سامنے پیش کرتا رہا ہوں اور اب میں سمجھتا ہوں کہ شاید ایک دو اور جمعے بھی اسی مضمون پر مجھے خطاب کرنا ہوگا۔ سب سے پہلے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، ترمذی کتاب الصلوٰۃ سے یہ روایت لی گئی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پائی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعے پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائیگا۔

یہاں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر فرائض میں کوئی کمی ہوئی تو نوافل سے اس کمی کا ازالہ کیا جائے گا یعنی اس کمی کو نوافل کے ذریعے پورا کر دیا جائے گا۔ اس سے یہ نہ سمجھیں کہ فرائض میں کمی کی اجازت دی جا رہی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو نوافل ادا کرتے ہیں وہ فرائض سے غافل ہو ہی نہیں سکتے۔ نوافل ادا کرنے والوں ہی کے فرائض ہیں جو دراصل معیار پر پورے اترتے ہیں۔ پس اگر نوافل ادا کرنے والوں کا ذکر ہے اور ان سے نوافل کا اجر منتقل کر کے فرائض کی کمی کی طرف ڈالا جاتا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ ایسے نیک بندوں کی بات ہو رہی ہے جو نوافل ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور فرائض پورا کرنے کے باوجود اس کے علاوہ نوافل ادا کرتے ہیں۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص فرائض ادا نہ کرتا ہو اور نوافل ادا کرتا ہو۔ پس اس سے رخصت نہ سمجھیں کہ فرائض سے عدم توجہ بھی جائز ہے۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ فرائض ادا کرنے کے باوجود یا اس کوشش کے باوجود، انسان سے سو قسم کے سقم رہ جاتے ہیں اور فرائض میں بھی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ نوافل ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایسے کمزور فرائض کو بھی بسا اوقات قبول فرمالیتا ہے یا قبول فرمانا چاہتا ہے جو اپنی ذات میں قبولیت کا حق نہیں رکھتے۔ اور اس کی بہت سی وجوہات ہوا کرتی ہیں۔ کئی فرائض ادا کرنے والے ایسے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے فرائض میں سو قسم کی خامیاں موجود رہتی ہیں۔ مثلاً پوری نماز کو پوری توجہ سے ادا کرنا یہ ایک بہت بڑی اور عام بیماری ہے اور بسا اوقات عمر بھر فرائض ادا کرنے والے اس بات سے غافل رہتے ہیں کہ ان کے فرائض میں کوئی ایسے رنگ بھرے بھی گئے ہیں جو اللہ کی نظر پسند فرمائے؟ اگر وہ فرائض ایسے رنگوں سے عاری ہیں اور پھیکے اور بے جان ہیں تو یہ کہنا کہ فرائض ادا ہو گئے یہ درست نہیں ہوگا۔ حالانکہ فرائض ادا کرنے والے کی نیت فرائض ادا کرنے کی طرف خدا کی رضا کی وجہ سے متوجہ ہوتی ہے۔ اس کی نیت کی توجہ رضائے باری تعالیٰ کی طرف نہ ہو تو وہ کیوں اپنے آپ کو مشکل میں ڈالے۔ پس ان فرائض کی بنیاد تو درست ہے مگر اس بنیاد پر جو عمارت تعمیر ہوتی ہے اس میں کئی قسم کی خامیاں واقع ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ عمارت اس لائق نہیں ٹھہرتی کہ اللہ اسے اپنا گھر بنائے۔

پس اس پہلو سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ نصیحت کام دیتی ہے کہ تمہارے فرائض کی خامیاں ان فرائض کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قبول کرنے سے باز نہیں رکھیں گی کیونکہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے فرائض کو قبول فرمائے۔ یہ محض اس کا احسان ہے اور وہ ان خرابیوں کو خود نظر انداز فرمائے گا جس حد تک وہ نظر انداز فرمانے کے لائق ہیں اور تمہارے نوافل کے ذریعے ان کمیوں کو پورا کرنے کی کوشش فرمائے گا۔ بعض دفعہ خدا تعالیٰ بھی کوشش فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ انسان کی خاطر، اپنے غریب بندوں کی خاطر جتنا بھی جھک سکتا ہے جس میں اس کی صفات بعض دوسرے پہلوؤں سے حائل نہ ہوں اسی حد تک وہ جھکتا ہے، اسی حد تک وہ جھک سکتا ہے۔ اگر اس کی دیگر صفات حائل ہو جائیں تو پھر وہ نہیں جھکے گا۔ پس ان معنوں میں، میں نے یہ کہا کہ جس حد تک بھی خدا تعالیٰ کے لئے ممکن ہے وہ نرمی اختیار فرماتا ہے، اپنے بندوں پر جھکتا ہے اور ان کی کمزوریوں کو دور فرمانے کی کوشش کرتا ہے مگر اگر پھر بھی بات نہ بنے، اگر پھر بھی کمزوریاں باقی رہ جائیں تو اس کا لازمی نتیجہ ضرور نکلے گا۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ نے بیان کیا اور یہ روایت بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر اور رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے رہ۔

آگ سے دور لے جانے والا عمل بنیادی طور پر عبادت ہے۔ فرمایا عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ۔ سب سے پہلے عبادت کا ذکر ہے۔ حالانکہ نماز بھی ایک عبادت ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ نماز پڑھ بلکہ پہلے فرمایا عبادت کر اور عبادت ہی دراصل وہ بنیادی انسان کی صفت ہے جو اسے خدا کا بندہ بناتی ہے۔ اگر عبادت کے ذریعے خدا کا بندہ نہ بنے تو نمازیں ادا کر ہی نہیں سکتا۔ یہ حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ ﷺ کی عظیم شان ہے کہ ہر مسئلے کو اس کی بنیاد سے پکڑتے ہیں۔ عبادت دراصل فرائض سے پہلے شروع ہو چکی ہوتی ہے۔ عبادت کا گہرا تعلق انسان کی نیت سے ہے۔ اگر ایک انسان نیت کے لحاظ سے اللہ کے حضور اپنے آپ کو ایک عبد کے طور پر پیش کرنے کا ارادہ کرے تو وہیں سے اس کی عبادت شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس ارادے کے بغیر جو خالصۃً للہ ہو، جو اپنے سارے وجود کو خدا کے حضور پیش کرنے کا ارادہ ہو، اگر یہ عبادت نماز کی بنیاد نہ بنے یعنی وہ عبادت جو نماز کے فرائض ادا کرنے سے پہلے شروع ہو چکی ہو تو ہر دوسری بنیاد جس پر نماز کو قائم کیا جائے گا ایک کھوکھلی بنیاد ہو گی۔ اس لئے اپنی نمازوں پر غور کر کے دیکھیں تو آپ کو یہی معلوم ہو گا کہ نماز سے پہلے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے آپ کو وقف کرنے کی روح ہو تو پھر نماز کے معنے بنتے ہیں۔ اگر وہ روح نہ ہو تو نماز کے کوئی معنے نہیں بنتے۔ کیونکہ یہ روح جس بندے میں ہو وہ اس طرح نماز کی طرف دوڑتا ہے جیسے بھوکا کھانے کی طرف دوڑتا ہے۔ کھانے کی اشتہاء اس کی فطرت میں ہے۔ یہ بھوک اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ کھانے کی طرف دوڑے خواہ وہ معمولی کھانا ہی ہو لیکن جس طرح بھی بن سکے اپنی فطرتی خواہش کو، اشتہاء کو بجھا سکے۔ اگر نماز کی طرف اس طرح دوڑتا ہے تو پھر ہر دوسری ضرورت اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھے گی۔ اگر آپ کو سخت پیاس لگی ہو اور آپ کو آپ کے ساتھی کسی کھیل کی طرف بلا رہے ہوں کہ چھوڑو پانی کو دفع کرو، آؤ یہ کھیل کھیلتے ہیں تو کون ہے جو اس کھیل کی طرف توجہ کرے گا۔ اس پہ تھوکے گا بھی نہیں۔ کوئی اور ضرورت جو دل میں ایک اشتہاء پیدا کر دیتی ہے اس سے ٹکرانے والی ہر چیز اپنے معنے کھو دیتی ہے، اس میں دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس اگر نماز کے وقت ذہن میں نماز کی اہمیت ایک فطری تقاضے کے طور پر نہ ہو، ایسے تقاضے کے طور پر نہ ہو جس کے مقابل پر ہر دوسرا تقاضا بے معنی ہو جاتا ہے تو پھر یہ نماز خالصۃً للہ نہیں رہتی اور حضرت اقدس محمدؐ مصطفیٰ ﷺ کا یہ فرمانا کہ اللہ کی عبادت کر اور اس کا شریک نہ ٹھہرا، یہ فرمانا کچھ بھی معنے نہیں رکھے گا اگر جو بات میں بیان کر رہا ہوں یہ لازمی حقیقت نہ ہو۔


SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

**Signal Master Satellite Limited**
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV



**فرانس کے کاروباری احباب کی توجہ کے لئے**

اگر کوئی احمدی فرانس میں شیز ان کی ایجنسی آسان شرائط پر لینا چاہتے ہوں تو ہم سے رابطہ کریں۔
رقم کی ادائیگی ڈالر یا پاؤنڈ کی صورت میں پیشگی لی جائے گی۔ پورے یا نصف کنٹینر کا آرڈر دینا ضروری ہوگا

**Muhammad Suleman Tariq**
13 Portman Gardens, Hillingdon Middx. VB10 9NT
Tel: 01895-234-525 Fax: 01895-234-155

'خدا کا شریک نہ ٹھہرا'، دراصل اس عبادت سے شروع ہوتا ہے کیونکہ جو شخص عبادت کا یہ مضمون سمجھ لے جو میں عرض کر رہا ہوں کہ اگر خدا کی خاطر اس موقع پر جبکہ عبادت کا مقام اور مرتبہ انسان پر ظاہر ہو چکا ہو انسان اس طرح نہ دوڑے جس طرح پیاسا پانی کی طرف دوڑتا ہے، بھوکا کھانے کی طرف دوڑتا ہے تو پھر اس عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ وہ عبادت کا حق ایک ظاہری رسم بن جائے گا اور فطرت اس کو دھتکار دے گی اور اس عبادت کی طرف متوجہ ہونے کو جھوٹا قرار دے گی۔ اس کے ساتھ ہی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا 'شرک نہ کرو' یہ نکتہ ہے جو ایسا گہرا نکتہ ہے جو عبادت کے مقام کو ظاہر کرنے والا ہے اور توحید باری تعالیٰ کے مقام کو بھی ظاہر کرنے والا ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ کی طبعی ضرورت جب ابھرتی ہے تو اس کے ساتھ کسی اور کے شریک ہونے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ ناممکن ہے کہ ایک انسان پانی کی ایک بوند کو ترس رہا ہو اور اس کا کوئی رشتہ، کوئی خواہش، کوئی دنیاوی تقاضا اس کے دل کو پانی کی بجائے کسی اور طرف پھیر سکے۔ تو اگر آپ نے مشرک نہیں بننا، اگر آپ نے توحید پر قائم ہونا ہے تو عبادت سے پہلے یہ نکتہ سمجھیں کہ توحید باری تعالیٰ کا قیام لازم قرار دیتا ہے کہ ظاہری عبادت کو ادا کرنے سے پہلے انسان فطرتاً عبد بن چکا ہو اور اس کے دل کی گہرائی سے اپنے خدا کی رفعت اور عظمت اس طرح بلند ہو کہ جب بھی کوئی چیز اس کے مقابل پر آئے وہ خود بخود اس سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائے اور سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی عظمت کے مقابل پر دنیا کی کوئی دلچسپی بھی آپ کے نزدیک کوئی اہمیت رکھے۔ پس حضور اکرم ﷺ نے دیکھو کیسا پیارا جواب دیا۔ فرمایا کہ ایسے شخص کو چاہئے کہ اللہ کی عبادت کرے اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرائے۔

اور پھر فرمایا 'نماز پڑھ، زکوٰۃ دے' یعنی تمام اسلامی تعلیم کا ذکر اس عبادت کے بعد شروع ہوا ہے جس عبادت کی کچھ تفصیل میں نے آپ کو اب سمجھائی ہے اور زکوٰۃ، روزہ ہر چیز بعد میں آتی ہے۔ اگر یہ عبادت نہیں جو عبادت کی بنیاد بنتی ہے تو پھر عمارت بھی اس پر تعمیر نہیں ہو سکتی۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ عبادت کے موضوع پر، جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے، غالباً اگلا خطبہ بھی آنا چاہئے کیونکہ عبادت کے متعلق بہت سی باتیں ہیں جو ایک خطبات کے سلسلے میں میں آپ کے سامنے بیان کر چکا ہوں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دہرانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ احمدی گھروں میں بدقسمتی سے یہ کمزوری ایسی پائی جا رہی ہے کہ جسے وہ دیکھتے بھی ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارے ایمان کو نقصان نہیں پہنچ رہا۔ یہ سمجھنا بالکل جھوٹ ہے۔ خواہ وہ دنیا کی ساری نیکیاں اختیار کر رہے ہوں جب وہ وسطیٰ نماز سے توجہ پھیر لیں گے تو ان کی نماز کو لازماً نقصان پہنچتا ہے۔

انسان کے لئے بعض مجبوریاں بھی ہوتی ہیں۔ اپنے بچوں اور بچیوں کو ایک حد تک انسان نصیحت کر سکتا ہے۔ جب تک وہ اس عمر میں ہوں کہ جہاں ان پر کسی قدر سختی بھی کی جائے اور ان کو بار بار نصیحت کی جائے۔ ایسی نصیحت میں بھی کرتا رہا ہوں لیکن اس کے بعد جب انہوں نے عدم توجہ سے کام لیا ہے تو دل دکھتا ہے، خون کے آنسو روتا ہے۔ دعا کرتا ہوں، ان کو سمجھاتا ہوں مگر اس سے آگے بڑھنا میرے اختیار میں نہیں۔ پس اگر پھر بھی وہ مجھے دکھ پہنچانے پر آمادہ ہیں اور اصرار کرتے رہیں تو وہ جوابدہ ہیں۔ لیکن یہ خیال کہ میں بے تعلق ہوں اور مجھے غم نہیں پہنچتا یہ غلط خیال ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے خاندان کے لوگوں کو میں نے بارہا نصیحت کی کہ ان مصروفیات میں جو خدا کی خاطر شروع ہوئی ہیں ان سے پہلے تمہاری مصروفیات بھی ایک معنوں میں خدا ہی کی خاطر تھیں یعنی ہونی چاہئے تھیں، مگر جب لمبے سفر کر کے پہنچتے ہو تو تمہارا بنیادی فریضہ ہے کہ اپنی مصروفیات کو خدا کے تابع بناؤ ورنہ تمہارا سارا سفر اکارت جائے گا، کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا اگر یہ سفر مجلسوں پر خرچ ہو جائے اور عبادت کے بنیادی فریضے سے وہ غافل ہو۔ اس لئے میں نے اپنے گھر میں خاص طور پر باقاعدہ حکماً بھی یہ بات جاری کی کہ شام کے بعد کچھ عرصہ بیٹھنے کے بعد اس گھر کو خالی کرنا ہوگا۔ مگر ہمارے دوسرے گھروں میں یہ سارے لوگ منتقل ہوتے رہے۔ یہاں سے نکلے تو کسی اور کے گھر چلے گئے اور وہاں جا کر مجلسیں لگا لیں حالانکہ اپنے گھر سے نکالنا بداخلاقی نہیں تھی بلکہ بنیادی اخلاق کی طرف متوجہ کرنا تھا۔ یہ مطلب تو نہیں تھا کہ تم کسی اور کے گھر جا کر بداخلاقیاں کرو اور ان کو بھی مصیبت میں ڈالو۔ وہ بھی جلسے کے تھکے ہارے ساری رات چائے بنا بنا کر تمہاری خدمت کریں اور جب صلوٰۃ وسطیٰ کا وقت آئے، تم سارے مُردوں کی طرح جا پڑو اور ذرہ بھی زندگی کی رمق تم میں دکھائی نہ دے۔ یہ انسانیت نہیں ہے، یہ وہ عبادت نہیں ہے جس کی طرف خدا اور خدا کے رسول بلاتے ہیں۔

پس جہاں تک میرا فرض ہے میں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر تم لوگ اس فرض کو نہیں سمجھو گے، ادا نہ کرو گے تو میرا سختی سے منع نہ کرنا ہرگز اس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ یہ بات میرے دل کو پسند آئی ہے۔ مجھے جو دکھ پہنچتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے بارہا میں خدا کی خاطر ان لوگوں کے لئے راتوں کو اٹھ کے رویا ہوں۔ اے میرے خدا میں نے ہر ممکن کوشش کر لی کہ ہماری نئی نسلیں نماز پر قائم ہو جائیں مگر شیطان ان کو دوبارہ بہکا دیتا ہے اس لئے تو میری مدد فرما اور ان کی حفاظت فرما۔ اس دنیا میں بھی یہ کامیاب ہوں اور آخرت میں بھی کامیاب ہوں۔ میرے یہ آنسو جو مجبوری کے آنسو ہیں یہ ایک دل کی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ مضمون کی اہمیت کی وجہ سے ہیں۔ اس بچی کو بھی یاد کرو جو اپنے خاوند کی نماز سے عدم توجہ کی وجہ سے روئی تھی مگر اس کا تو ایک خاوند تھا میری تو ساری جماعت ہے جو اپنے عزیزوں، بچوں سے زیادہ پیاری ہے۔ ان سب کا غم اگر میں نہ کروں تو اس بچی کے دل سے بھی میرا دل کمتر ہوگا جو صرف ایک اپنے خاوند کے لئے روتی تھی۔ پس وہ سب جن کا جماعت سے تعلق ہے، جو مجھے اپنا سمجھتے ہیں، ان سب سے **میری عاجزانہ التماس ہے کہ نمازوں کو قائم کریں اپنے گھروں میں بھی، اپنے گردو پیش، اپنے ماحول میں بھی اور صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کریں اور صبح کی نماز کی طرف دوبارہ واپس لوٹیں کیونکہ اگر یہ نماز ادا نہ کی تو حقیقت میں ان کی ساری زندگی جہنم کمانے میں صرف ہو رہی ہے۔** ان کو وہم ہے کہ یہ نیکیوں میں مبتلا ہیں۔ نیکیوں میں نہیں بدیوں میں مبتلا ہیں، شرک کرنے والے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی بار بار کی نصیحتوں کو نظر انداز کرنے والے بنتے ہیں۔

پس اپنی صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کریں۔ بعض دفعہ ایسا گھر میں تجربہ بھی ہوا کہ میں نے بچیوں سے کہا کہ اگر تم نے جاگنا ہے تو اول تو یاد رکھو کہ رسول اللہ ﷺ نے فضول باتوں کے لئے جاگنے کو ناپسند فرمایا ہے، تو پھر ایسی حالت میں نماز پڑھنے کے بعد سوؤ جب کہ ہوش و حواس ابھی قائم ہوں اور اس سے پہلے پھر تمہیں نیند کا کوئی حق نہیں ہے۔ مگر یہ بات دراصل کہنے کی بات ہے۔ جو شخص ساری رات جاگے گا وہ صبح کے وقت ایسی حالت میں حواس باختہ ہو چکا ہوتا ہے کہ حقیقت میں جب وہ کھڑا بھی ہو تو نماز کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔ اور یہ ایک ایسی حالت ہے جس کا تعلق قرآن کریم کی اس نصیحت سے ہے کہ "لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاریٰ" جب تم سکاریٰ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب تر نہ جاؤ۔

میں پہلے یہ سمجھا کرتا تھا کہ اس کا تعلق صرف عبادت سے ہے مگر امر واقع یہ ہے کہ ایسی بات کا بیان ہے جس کا انسانی فطرت سے تعلق ہے۔ بسا اوقات انسان 'سکاریٰ' ہو جایا کرتا ہے باوجود اس کے کہ شراب کا ایک قطرہ بھی اس نے نہ چکھا ہو۔ اب Jet-Lag کے نتیجے میں دنیا نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ بعض دفعہ سکاریٰ کی کیفیت طاری ہو جایا کرتی ہے۔ اور اس موقع پر بڑی بڑی کمپنیوں نے یہ قانون جاری کیا ہے کہ ان کے ڈائریکٹر وغیرہ جب تک Jet-Lag نہ اترے کام پر حاضر نہ ہوں اور اہم بنیادی کاموں کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں کیونکہ ان کے فیصلے اسی حد تک متاثر ہوں گے۔ یہ حقیقت جو قرآن نے ایک دائمی سچائی کے طور پر بیان فرمائی "لاتَقرَبُو الصّلوٰۃَ وَ اَنتُم سُکاریٰ" اس حقیقت کو اب دنیا نے بھی پہچان لیا ہے کہ سکاریٰ ہونے کے لئے شراب ضروری نہیں بلکہ کاموں کی زیادتی بھی بعض دفعہ انسان کو سکاریٰ بنا دیا کرتی ہے۔

مجھے اس کا پہلے ذاتی طور پر اس طرح کا تجربہ نہیں تھا کیونکہ جہاں تک میری ہمت ساتھ دیتی تھی میں یہی کوشش کرتا رہا کہ ہر قسم کے ذہنی دباؤ کے باوجود اپنے فرائض کو اس طرح ادا کر سکوں کہ سکاریٰ کی حالت نہ ہو مگر ضرور کچھ غفلتیں ہو جاتی رہی ہوں گی اور ایسے وقت میں فرائض کی ادائیگی صحیح معنوں میں جیسا


شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر

پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202



fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

کہ ان کا حق ہے نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کا ایک بہت دلچسپ تجربہ مجھے اس سفر میں ہوا اور میرا دل اور بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوا کہ قرآن کریم کی سچائی دنیا کی ہر حقیقت سے تعلق رکھتی ہے صرف نماز سے ہی تعلق نہیں رکھتی بلکہ عام حالت میں بھی بعض کیفیتیں انسان کو سکاریٰ کر دیا کرتی ہیں۔ اس وقت فرض ہے کہ انسان کچھ دیر کے لئے اپنے فرض منصبی کو جس کو ادا کرنے کے لئے وہ مستعد ہے، مستعد ہونے کے باوجود ٹال دے۔ یہ تجربہ مجھے اس طرح ہوا کہ میں نے آپ کے سامنے بیان کیا تھا کہ اپنی ہومیوپیتھی کتاب کی میں نے دہرائی شروع کی۔ اس دہرائی کے نتیجے میں ایک مضمون پڑھتے ہوئے میں حیران رہ گیا، گویا سکتے میں آگیا۔ ابراٹینم ایک دوا ہے اس کے متعلق پوری طرح ذہن میں پورا نقشہ موجود ہے کہ کس کام آتی ہے، کیا کرتی ہے، کیا عمل دکھاتی ہے لیکن جب میں نے ابراٹینم پڑھنی شروع کی تو میں حیران رہ گیا کہ یہ کون سی چیز پڑھ رہا ہوں۔ سوائے ابتداء کے تعارف کے باقی کچھ بھی ابراٹینم سے تعلق نہیں تھا، اس کا تعلق بعض دوسری ملتی جلتی دواؤں سے تھا مثلاً ایسکولس یا اسی قسم کی دواؤں سے مگر ابراٹینم سے اس کا تعلق نہیں تھا۔ اور یہ بھی درست ہے کہ یہ وہ غلطی ہے جو میں نے کی ہوئی تھی۔ اس میں لکھنے والے کی کوئی غلطی نہیں۔ مجھے یاد آیا بعینہ یہی بات میں نے کہی تھی اور جب غور کیا اور سوچا تو پتہ چلا کہ اس سے پہلے مسلسل بعض جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی وجہ سے مجھے راتوں کو جاگنا پڑتا تھا اور سخت دماغ تھکا ہوا تھا لیکن میں نے سمجھا کہ کلاس کا وقت ہے پس لوگ انتظار کر رہے ہونگے مجھے کلاس میں ضرور جانا چاہئے مگر یہ یاد نہیں رہا کہ میں اس بنیادی نصیحت کو نظر انداز کر رہا ہوں جو ضرور عمل دکھائے گی۔ یعنی "لاتَقربُو الصّلوٰةَ وَ اَنتُم سُکاری" کہ میری اس وقت سکاریٰ کی سی حالت تھی اور مجھے اتنا یاد ہے کہ شروع میں میں نے پوری توجہ سے ابراٹینم کا ابتدائی تعارف کرایا اس کے بعد سب کچھ بھول گیا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ ایسی اوٹ پٹانگ باتیں ہیں کہ اس کو پڑھ کر مجھے شرم سے پسینے آگئے۔ اور تعجب ہے کہ بعض غیر احمدی بھی پڑھتے ہیں، فائدہ اٹھاتے ہیں ان میں سے کسی کو خیال نہیں آیا کہ میں لغو باتیں کر رہا ہوں۔ اس لئے خیال نہیں آیا کہ باقی باتیں میری لغو نہیں ہوا کرتی تھیں اور ایک لغو بات کو بھی انہوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ ماہر ڈاکٹر ہے یہ ضرور سچ کہتا ہوگا اس کو اسی طرح قبول کر لیا حالانکہ سب سننے والوں کا فرض تھا کہ اس وقت نہیں تو بعد میں مجھے متوجہ کرتے کہ آپ نے جو باتیں بیان کی ہیں یہ بعض دوسری دواؤں میں بعینہ اسی طرح بیان ہوئی ہیں۔ سارسپریلا کی علامتیں ہیں جو آپ ابراٹینم کی طرف منسوب کر رہے ہیں یعنی بچوں کی جلد کا بوڑھوں کی طرح جھریوں میں مبتلا ہو جانا اس کا ابراٹینم سے کوئی تعلق نہیں۔ سارسپریلا کی علامت ہے۔ اسی طرح ایسکولس کی بہت سی علامتیں اس میں بیان کی جا رہی ہیں جس کا ابراٹینم سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ تو میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ قرآنی حقیقتیں اپنی جگہ قائم رہتی ہیں اور دنیا میں بھی جب آپ ان کو اس خیال سے کہ وہ معمولی بات ہے نظر انداز کر دیں تو خدا تعالیٰ نے فطرت کے جو راز پیش نظر رکھے ہیں ان رازوں کی حقیقت کے خلاف جب بھی آپ کارروائی کریں گے اس کا نقصان اٹھائیں گے۔ تو یہ تو خیر معمولی بات تھی باقی ساری کتاب میری ہی لکھوائی ہوئی تھی غلطیاں دوسروں کی تھیں اکثر، وہ ہم ٹھیک کر لیں گے انشاء اللہ، یا میری غلطی تھی تو ان معنوں میں کہ میں صحیح طور پر بیان نہیں کر سکا۔ یا سننے والوں نے توجہ سے سنا نہیں مگر کچھ کی کچھ بات بنالی گئی۔ وہ تقریباً تین سو صفحات میں درست کر چکا ہوں اور انشاء اللہ بہت جلد، جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا، یہ آپ کے سامنے پیش کر دی جائیگی۔

مگر اس تعلق میں یہ بیان محض اس آیت سے تعلق رکھتا ہے "لاتَقربُو الصّلوٰةَ وَ اَنتُم سُکاری" پس اے نماز پڑھنے والو ایسی حالت میں راتیں بسر نہ کیا کرو کہ جب صبح نماز کا وقت ہوا کرے تو تم سکاریٰ ہو چکے ہو، کچھ بھی سمجھ نہ آئے کہ کیا کہنے کے لئے خدا کے حضور کھڑے ہوئے ہو، کچھ احساس نہ رہے کہ کس کے حضور کھڑے ہو۔ جو دماغ میں اوٹ پٹانگ غلط باتیں آئیں وہ سوچتے ہوئے نماز کے الفاظ دہراتے رہو ایسی نمازیں تمہیں نقصان پہنچائیں گی، تمہیں فائدہ نہیں پہنچائیں گی۔ کیونکہ اس تنبیہ کے باوجود اگر تم نماز سے غفلت کی حالت میں کھڑے ہو گئے تو ایک دوسری آیت ہے جو تم پر لعنت ڈال رہی ہو گی۔ "وَیلٌ لِلمُصلّین الّذینَ هُم عَن صَلوٰتِهِم سَاهُون" لعنت ہو ایسے نمازیوں پر جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ نے بات خوب سمجھا دی تو پھر سکاریٰ ہونے کی حالت میں نماز ادا نہ کرو۔

بعض دفعہ انسان بعض مجبوریوں کی وجہ سے سکاریٰ ہو جاتا ہے۔ مثلاً لمبے سفر اختیار کرنے پڑ رہے ہوں، اگر اس حالت سے پہلے وہ نماز پڑھ سکتا ہو تو بہتر ہے ورنہ اس موقع پر یہ حکم ہے کہ بظاہر وقت گزر رہا ہو مگر آرام کر و اور جب ذہن تیار ہو جائے پھر خدا کے حضور کھڑے ہو۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت ان نصیحتوں کو سینے سے لگائے گی اور خدا کے حضور جب بھی جماعت کھڑی ہو گی قانتاً لِلّٰہ کھڑی ہو گی۔ اللہ کے حضور اپنی ساری صلاحیتیں فرمانبرداری کے ساتھ جھکاتے ہوئے کھڑی ہو گی اور یہ نمازیں ہیں جنہوں نے حقیقت میں اس دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے۔ دنیا کی فتح کی خوابیں لغو خوابیں ہیں اگر وہ ہمارے نفس کی بڑائی سے تعلق رکھتی ہوں۔ اگر وہ اللہ کی عظمت سے تعلق رکھتی ہوں تو پہلے اپنے نفسوں کو اس خدا کے حضور جھکاؤ اور اس کی عبادت کے حق ادا کرو پھر دیکھو کہ اس دنیا میں کیسی کیسی پاک تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ ہم سچی عبادت کے سوا قانتاً لِلّٰہ ہونے کے بغیر اس دنیا کو اللہ کے لئے فتح نہیں کر سکتے، اپنے نفوس کی بڑائی کے لئے کچھ ہم عددی برتری تو حاصل کر سکتے ہیں مگر اس عددی برتری کا کوئی بھی فائدہ نہیں۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے، آپ کو اور مجھے بھی کہ ان سب نصیحتوں پر ہم عمل در آمد کرنے والے ہوں اور خدا کے حضور سچے اور پاک ٹھہریں۔

یہ اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑھنا تھا ابھی وقت ہے ایک دو منٹ میں میں سنا دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: "سوائے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت میں شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو" (روحانی خزائن جلد ۱۹ اور اصل حوالہ کشتی نوح صفحہ ۱۵ کا ہے)۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل فرمائے اور خدا کے حضور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں لکھے جائیں نہ کہ اپنے تئیں۔

☆......☆......☆......☆

## احمدی طلباء و طالبات متوجہ ہوں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ، پاکستان نے احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی رہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم کیا ہے تاکہ پاکستان میں اور بیرون ملک دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے بارے میں احمدی طلباء و طالبات کو معلومات فراہم کی جاسکیں۔ امید ہے کہ طلباء و طالبات اپنے اس Information Cell کو کامیاب بنانے کے لئے جو بھی نئی نئی معلومات انہیں حاصل ہوتی رہیں گی وہ ہمیں ضرور بھجواتے رہیں گے۔

(ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ، پاکستان)


VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholsaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Please contact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

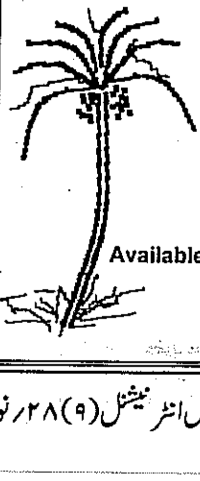

QUALITY FRESH DATES

At wholesale prices

340gm cup (with seed) £1-25 each

283gm cup (seedless) £1-25 each

226gm box (With seeds) £1-00 each

Available from Warehouse on London Road Isleworth Middx

For trade enquiries and orders contact

Tel: 0181-570-1226 Fax: 0181-737-7731

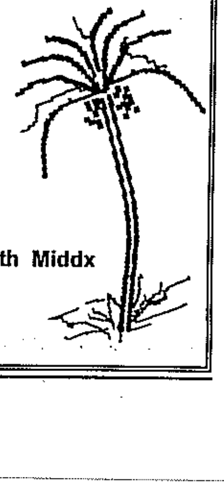

# لغویات سے اعراض

(عبدالسمیع خان۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ﴿ومن النّاس من یّشتری لهو الحدیث لیُضل عن سبیل الله بغیر علم ویتخذ ها هُزواً. اولئك لهم عذاب مهین﴾ (لقمان: ۷)۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنا روپیہ ضائع کر کے کھیل تماشے کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر علم کے اللہ کے راستہ سے روکیں۔ اور وہ اس اللہ کے راستے کو ہنسی کے قابل چیز بنالیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے ذلت والا عذاب مقدر ہے۔

اس آیت کے پس منظر کے متعلق مفسرین اور محدثین بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی مکہ میں بڑھتی ہوئی تبلیغ کو روکنے کے لئے کفار نے متعدد منصوبے بنائے۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ رسول کریمؐ کو کاہن اور ساحر اور شاعر اور مجنون مشہور کر دیا۔ مگر نضر بن حارث نے اس منصوبہ سے اختلاف کیا اور کہا کہ جن لوگوں نے رسول کریمؐ کا پاکیزہ بچپن اور جوانی دیکھی ہے وہ ان خرافات پر یقین نہیں کریں گے۔ اسکے بعد وہ مکہ سے عراق گیا اور وہاں سے شاہان عجم کے قصے اور رستم واسفندیار کی داستانیں لا کر اس نے قصہ گوئی کی مجلسیں برپا کرنی شروع کر دیں تاکہ لوگوں کی توجہ قرآن سے ہٹے اور وہ ان کہانیوں میں کھو جائیں۔ وہ اپنے ساتھ گانے والی لونڈیاں بھی لایا اور جس کسی کے متعلق سنتا کہ وہ رسول کریم کی باتوں سے متاثر ہو رہا ہے اس پر اپنی لونڈی مسلط کر دیتا اور اسے کہتا کہ اسے خوب کھلاؤ پلاؤ اور گانا سناؤ تاکہ اس کا دل اسلام سے ہٹ جائے۔ اس طریق سے اس نے کئی بدنصیبوں کو گمراہ کیا۔ اور اسی تعلق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (الجامع لاحکام القرآن۔(علامه قرطبی جلد ۱۳ صفحه ۵۲ سوره لقمان زیر آیت ۷. داراحیاء التراث العربی ۱۹۸۵)

امر واقعہ یہ ہے کہ کہ شیطان نے انسان کو خدا سے دور کرنے کیلئے جتنے ہتھیار ایجاد کئے ہیں ان میں سے بہت طاقتور ہتھیاروں کا ایک سلسلہ راگ رنگ، ناچ گانے اور موسیقی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایک نازک موضوع ہے۔ ایک طبقہ موسیقی کو کلیۃً حرام کہتا ہے اور دوسرا روح کی غذا قرار دیتا ہے بعد المشرقین ہے۔ اسلئے آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں متوازن گفتگو کی ضرورت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی فطرت کو خوش الحانی اور ترنم سے ایک خاص مناسبت ہے۔ اسی لئے آنحضرتؐ نے فرمایا "لیس منامن لم یتغن بالقرآن"۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ)۔ جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اسی حکم کے تابع پاکیزہ اشعار اور اعلیٰ ذوق پیدا کرنے والے نغمات گانے کو پسند کیا جاتا ہے۔ اور آنحضرتؐ نے شادی بیاہ عید اور دیگر خوشیوں کے موقع پر دف وغیرہ کے ساتھ اچھے اشعار پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ لیکن اس حد سے آگے گزرنا اور موسیقی کی پناہ میں سکون تلاش کرنا لغو میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور جب یہ شوق اللہ اور اسکے رسولؐ کے حکموں کے آڑے آنے لگے تو یہی لغو پھر حرام بن جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جسکے متعلق رسول کریمؐ نے فرمایا: "بعثت بکسرِ المزامیر"۔ میں آلات موسیقی کو توڑنے کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اور "بعثت بهدم المزامیر والطّبل" مجھے موسیقی کے آلات اور طبل وغیرہ کو نیست و نابود کرنے کیلئے مبعوث کیا گیا ہے۔ (تفسیر قرطبی۔ سورہ لقمان۔ زیر آیت ۷، جلد ۱۴ صفحہ ۵۲، داراحیاء التراث العربی ۱۹۸۵ء)

اس جگہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام آرٹ کے خلاف ہے اور اسلام میں آرٹ کو ترقی دینے کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام آرٹ اور فنون لطیفہ سے نہیں روکتا۔ البتہ ان لغویات سے روکتا ہے جو انسان کی جاودانی زندگی کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ خواہ وہ مشرکانہ تصاویر ہوں یا ناپاک اشعار جہاں تک موسیقی کا تعلق ہے اسلام انسان کے فطری ذوق کو صحیح رستوں پر ڈالتا ہے۔ اور سفلی موسیقی کے مقابل پر ایک اعلیٰ اور برتر موسیقی عطا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے عیدین اور دیگر خوشیوں کے مواقع پر ہلکی پھلکی موسیقی مثلاً دف وغیرہ کے ساتھ اشعار بھی سنے۔ مگر اس میں نہ خود منہمک ہوئے نہ اپنے صحابہ کو اس کی اجازت دی۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے اندر ایسے لطیف احساسات رکھے گئے ہیں جو ذکر الٰہی سے لذت پاتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت اور خدا کے حضور رونے کی آوازیں اور پاکیزہ کلام ان احساسات کو مرتعش کرتے ہیں جبکہ مغربی موسیقی ان کیلئے زہر قاتل ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ یہ مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "جو لوگ موسیقی کی تمنا کو مغربی طرز کی موسیقی کے ذریعہ تسکین دینے کی کوشش کرتے ہیں وہ قومیں بسا اوقات اور اکثر صورتوں میں خدا کے ذکر کی لذت سے نا آشنا ہو جاتی ہیں۔ ان کو مادی قسم کی ایسی موسیقی کا ذریعہ حاصل ہو جاتا ہے جسکے نتیجے میں وہ لطیف آلات دبتے دبتے دب جاتے ہیں اور مرتے مرتے مر جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت کے اندر اسلئے رکھے ہوئے ہیں کہ انسان ذکر الٰہی سے لذت پائے۔ ان لطیف آلات کے دبنے مرنے سے نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ پھر سوائے دنیا کی چھن چھن کے اور کوئی چیز آپ کے اندر تحریک پیدا نہیں کر سکتی، آپکے اندر ارتعاش نہیں پیدا کر سکتی۔ خدا سے لاتعلق ہونے کا یہ طریق بن جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا راستہ ہے جو آپ کو روحانی لذتوں سے دور لے جا رہا ہوتا ہے۔ اور آپکے اندر روحانی لذتوں کی جو قابلیت ہے اس کو دن بدن مارتا چلا جاتا ہے۔ اسلئے اگر کوئی پوچھتا ہے کہ موسیقی بالکل حرام ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہاں تو اسکے کان میں پڑے بغیر گزارہ ہی نہیں لیکن موسیقی کی تمنا اور اس میں جذب ہونا یقیناً حرام ہے۔ کیونکہ اس کے بعد پھر تم ذکر الٰہی کرنے کے قابل نہیں رہو گے۔ لیکن اگر تم ذکر الٰہی کو اہمیت دو اور اس کو غالب رکھو تو پھر اِلّا اللّمَم (یعنی معمولی غلطی۔ ناقل) کے اندر اگر کوئی ایسی باتیں آجاتی ہیں تو ان پر اس طرح پکڑ نہیں کی جاسکتی"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۶؍ فروری ۱۹۸۷ء)

آنحضرت ﷺ ایک ایسے معاشرے میں پیدا ہوئے جو راگ رنگ اور رقص و سرود کا دلدادہ تھا۔ مگر آپ کی لطیف ترین اور نفیس ترین فطرت کو اس سے کوئی مناسبت نہ تھی۔ اور اگر کبھی بھولے سے کوئی خیال آ بھی گیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے آپ کی حفاظت کی۔ اُس زمانے میں یہ دستور تھا کہ رات کے وقت لوگ کسی مکان پر جمع ہو کر کہانیاں سناتے اور غزل کا شغل کیا کرتے تھے۔ اور ساری ساری رات اس میں گزار دیتے تھے۔ بچپن کے شوق میں ایک دفعہ آنحضرتؐ بھی یہ تماشا دیکھنے گئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے ساتھی سے جو بکریاں چرانے میں آپ کا شریک تھا فرمایا تم میری بکریوں کا خیال رکھو میں ذرا شہر جا کر لوگوں کی مجلس دیکھ آؤں۔ راستے میں شادی کی کوئی تقریب تھی جہاں گانے بجانے کا کام زوروں پر تھا۔ حضور وہاں تعجب سے کھڑے ہو گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو اس لغو کام میں آپ کی شرکت پسند نہ آئی اور آپ پر فوراً نیند طاری کر دی اور صبح تک سوتے رہے یہاں تک کہ مجلس ختم ہو گئی۔ ایک دفعہ اور یہی خیال آیا مگر پھر دست غیبی نے روک دیا۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میں نے چالیس سال کی مدت میں صرف دو دفعہ اس قسم کی مجلس میں جانے کا ارادہ کیا مگر دونوں دفعہ روک دیا گیا۔

(تاریخ طبری جلد ۲ صفحه ۲۳ از محمد بن جریر طبری. مطبع استقامه قاهره ۔ ۱۹۳۹ء)

اور پھر آپ نے اپنے صحابہ کی ایسی کایا پلٹی اور ان کے لطیف ذوق اتنے بلند کئے کہ راگ رنگ کے شیدائیوں کو موسیقی تو کجا گھنٹی کی آواز بھی گراں گزرتی تھی۔ اور اگر مجبوراً سننی ہی پڑتی تو "مَرّوا کِراماً" کی تفسیر بن جاتے تھے

حضرت عائشہؓ کو راستے میں گھنٹی کی آواز آتی تو ساربان سے کہتیں ٹھہر جاؤ تاکہ وہ آواز نہ سننے پاؤں اور اگر سن لیتیں تو کہتیں تیزی سے چلو تاکہ دور نکل جائیں۔ (مسند احمد جلد ٦ صفحه ۱۵۲ دار احیاء التراث العربی ۱۹۸۵ء)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک دفعہ گانے کی آواز سنی تو تیزی سے وہاں سے گزر گئے۔ آنحضرتؐ کو معلوم ہوا تو فرمایا "لقد اَصبح ابن اُمّ عبد کریما" عبداللہ بن مسعود "مروا کراما" کے تحت عبد کریم کہلانے کے مستحق ہو گئے ہیں۔ (تفسیر قرطبی سوره فرقان زیر آیت ۷۲، جلد ۱۲ صفحه ۸۱ دار احیاء التراث العربی۔ ۱۹۸۵ء)

یہ وہ مقربین الٰہی کا مقام ہے جسے شریعت کی اصلاح میں سابق بالخیرات اور نفس مطمئنہ کہا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ ان کے متعلق فرماتے ہیں:

"ان سے اس طرح نیکیاں عمل میں آتی ہیں گویا وہ ایک معمولی امر ہے اسلئے ان کی نظر میں بعض اوقات وہ امر بھی گناہ ہو جاتا ہے جو اس حد تک دوسرے اس کو نیکی سمجھتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ انکی معرفت اور بصیرت بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو صوفی کہتے ہیں 'حسنات الابرار سیئات المقربین" (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۴۴۲)

حضرت مسیح موعودؑ صحابہ رسولؐ کے اس انقلاب کا یوں ذکر فرماتے ہیں:

کَم مُحدث مُستنطق العیدان
قد صارَ منك مُحدّث الرحمان
کانوا بِرَنّات المثانی قبلها
قد احصروا فی شُحّها کالعانی
قد کان مرتعهم اغانی دائماً
طوراً بغید تارةً بدِنان
فطلعت یا شمس الهدی نصحا لهم
لتضیئهم من وجهك النورانی

یعنی کتنے ہیں بدعتی اور سارنگیاں بجانے والے تھے جو تیرے طفیل خدائے رحمان سے ہم کلام ہو گئے وہ اس سے پہلے دوتارے کے سروں کی حرص میں قیدیوں کی طرح گرفتار تھے۔ انکے عیش و عشرت کا میدان ہمیشہ ہی راگ رنگ تھا۔ کبھی نازک اندام عورتوں سے شغل کرتے اور کبھی شراب کے مشکوں سے۔ سوائے آفتاب ہدایت تو ان کی خیر خواہی

## نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۹؍ نومبر ۱۹۹۷ء کو قبل از نماز ظہر محمود ہال لندن میں مکرمہ زبیدہ چوہدری صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد رفیق صاحب آف لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ ان کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

۱۔ مکرمہ سعیدہ صالحہ محمد صاحبہ والدہ مکرمہ نسرین چغتائی صاحبہ۔ لندن۔

۲۔ مکرمہ آپا صالحہ صاحبہ (والدہ مکرم فہیم احمد صالح صاحب آف آسٹریلیا)۔ (مرحومہ حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب کی بیٹی اور مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا کی ہمشیرہ تھیں)

۳۔ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مبلغ سلسلہ جرمنی۔

۴۔ مکرمہ کلثوم باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب سابق مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ☆......☆......☆

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)


THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violance, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398



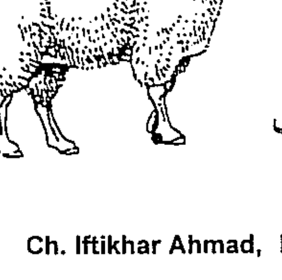

DEUTSCHES LAMM

حلال گوشت کے خواہشمند حضرات
بذریعه فون فری سروس سے فائده اٹھا کر
فوری رابطه کرکے تازه گوشت حاصل کریں

احمد برادرز

Ch. Iftikhar Ahmad, Bader Str.24,; 23626 Ratekau Germany

Tel: 04504-201 Fax:04504-202 Mobil: 0171923633

# امت مسلمہ کے مختلف فرقے

(از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم)

قسط نمبر ۱۱

## اَلجَبریّہ اور اس کے نظریات

جبریہ بھی اپنے طرز استدلال اور نہج فکر کے لحاظ سے معتزلہ میں ہی شمار ہوتے ہیں لیکن معتزلہ کا یہ حصہ قدَر کی بجائے جبر کا قائل ہے یعنی اس فرقہ کا نظریہ یہ ہے کہ انسان اپنے افعال اور اعمال میں خود مختار نہیں بلکہ وہ مجبور محض ہے۔ خدا جس طرح چاہتا ہے اس سے کرواتا ہے۔ فالانسانُ عندهم ليس بِقادرٍ على افعاله بَل فى اختيارالله يُقلّبه كيف يشاء.

جبریہ کے مندرجہ ذیل ضمنی فرقے ہیں:

الجَهميّه، النّجاريّه، البَكريّه، الضراريّه

## الجَهميّه اور اس کے نظریات:

یہ فرقہ جهم بن صفوان کا پیرو تھا۔ جہم مشہور آزاد مفکر جعد بن درہم کا شاگرد تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جہم بڑا فتنہ پرداز ذہنی انتشار پھیلانے میں ماہر اور شاطر قسم کا عالم تھا۔ یہ پہلا معتزلی ہے جس نے خلق قرآن کا عقیدہ ایجاد کیا۔ جہم جبر کا بھی قائل تھا یعنی اس کا نظریہ تھا کہ انسان مجبور محض ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک کھلونا ہے۔ يقلّبه كيفَ يشآءُ۔ جہم کے نزدیک جنت و دوزخ فانی ہیں وہ کہا کرتا تھا، إن الجَنةَ وَالنّارَ تبيدانِ و تَفنيانِ.

وہ یہ بھی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا علم حادث ہے اس بارہ میں اس کا یہ نظریہ بھی تھا کہ جس وصف سے دوسرے متصف ہو سکتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا وصف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اَللهُ حيٌّ عليمٌ عالمٌ سميعٌ بصيرٌ موجودٌ مريدٌ۔ البتہ کہہ سکتے ہیں کہ الله قادرٌ موجِدٌ خالقٌ محيٍ و مُميتٌ کیونکہ یہ اوصاف اللہ کے سوا کسی دوسرے میں نہیں پائے جاتے۔ جہم سیاست میں بھی سرگرم حصہ لیتا رہا۔ بنوامیہ کے خلاف کئی جنگوں میں شامل ہوا اور آخر انہی جنگوں میں مارا گیا۔ جہم نے صغار تابعین کو دیکھا تھا اس لئے اس کا شمار تبع تابعین میں کیا گیا ہے۔ علامہ بغدادی نے لکھا ہے کہ آج کل جہم کے پیرو نہاوند میں پائے جاتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر اسماعیل بن ابراہیم الدیلی کی تبلیغ سے اہل السنّت میں شامل ہو گئے ہیں۔

(الفرق صفحه ۵۹)

## اَلنّجاريه اور اس کے نظریات:

یہ فرقہ حسین بن محمد النجار کا پیرو تھا۔ نجار بہت بڑا قابل مناظر تھا۔ اس نے نظام معتزلی کے ساتھ کئی کامیاب مناظرے کئے۔ بعض مسائل میں یہ اہل السنّت کے ساتھ متفق تھا اور بعض میں معتزلہ جبریہ کے ساتھ مثلاً اس کا عقیدہ تھا کہ افعالُ العباد کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور اکتساب بجائے خود ایک فعل ہے۔ کائنات میں وہی کچھ ہوتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ ارادہ کرے اور جو چاہے۔ وہ یہ بھی مانتا تھا کہ گنہگار کی مغفرت ہو سکتی ہے۔ یہی بات اہل السنّت بھی مانتے ہیں۔ معتزلہ کے نظریات میں مندرجہ ذیل نظریات کو نجار درست مانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کوئی الگ چیز نہیں بلکہ عین ذات ہیں۔ ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی رویت ممکن نہیں۔ کلام اللہ ایک حادث وصف ہے۔

مندرجہ بالا باتوں میں نجار کا الگ خاص مسلک تھا۔ الايمان يزيد ولكن لا ينقص۔ جبکہ محدثین کہتے ہیں، اَلایمانُ یزیدُ وَ یَنقُصُ۔ نجار کے نزدیک اعراض کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو جسم کا حصہ اور اُس کی جز ہیں۔ مثلاً رنگ، بو، اور مزہ (اللّونُ، الرائحَةُ والطعمُ) یہ اللہ تعالیٰ کے مقدور نہیں بلکہ طبعی ہیں۔

دوسری قسم کے اعراض وہ ہیں جو کبھی ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے۔ مثلاً علم، جہالت، حرکت، سکون، قیام، قعود۔ اس قسم کے اعراض جسم کا حصہ اور اس کی جز نہیں اس لئے وہ مقدور ہیں۔ نجاریہ کے کئی ضمنی فرقے تھے مثلاً بَرغوثيّه، زَعفَرانيّه وغیرہ۔

البَرغُوثيّه کے نزدیک طبعی افعال بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے اختیار سے ہیں۔ اہل السنّت کا بھی یہی عقیدہ ہے جبکہ معتزلہ کہتے ہیں کہ طبعی افعال کا تعلق صرف جسم کی طبیعت سے ہے مثلاً اگر کوئی چیز اوپر سے نیچے کی طرف گرتی ہے تو معتزلہ کے نزدیک یہ جسم کا طبعی تقاضا ہے لیکن برغوثیہ اور اہل السنّت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نیچے کی طرف گرایا ہے۔ اس طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو مارتا ہے اور اسے درد ہوتا ہے یا اس کا کوئی عضو کٹ جاتا ہے تو دراصل مار، درد اور کٹنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے گویا اللہ تعالیٰ نے اسے مار دیا، درد پیدا کی یا عضو کاٹ دیا۔

## اَلبِكريّه اور اس کے نظریات:

یہ فرقہ بکر بن اُخت عبدالواحد بن زیاد کا پیرو تھا۔ بکر کے بارہ میں محدث ابن حبانؒ کا قول ہے کہ یہ شخص دجّال اور حدیثیں گھڑنے میں ماہر تھا۔ كان دجّالاً يضعُ الاحاديث۔

(میزان الاعتدال صفحه ۲۳۵۔ الفرق ص ۱۵۹)

اس کا نظریہ تھا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی ایک صورت اختیار کرے گا اور اسی صورت میں وہ بندوں کو نظر آئے گا اور ان سے ہمکلام ہوگا۔

بکر کے نزدیک گناہ کبیرہ کے مرتکب کو مسلم، مومن، منافق، مکذب سب کچھ کہا جا سکتا ہے اور وہ دائمی جہنمی ہے۔ اس کے خیال میں پیاز اور لہسن حرام ہے اور پیٹ میں گڑگڑ یعنی قَرقَرةُ البَطن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اَفعالِ مُتَوَلّدہ یعنی افعال کے بارہ میں یہ اہل السنّت سے متفق تھا اور کہا کرتا تھا اللهُ مُختَرِعُ الاَلَمِ عِندَ الضرب۔

## الضّراريه اور اس کے نظریات:

یہ فرقہ ضرار بن عمرو کا پیرو تھا۔ ضرار کا نظریہ یہ تھا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک "چھٹی حس" بخشے گا جس کی وجہ سے وہ اسے دیکھ سکیں گے۔ ضرار "اَلائِمةُ مِن قُريش" کی روایت کو درست نہیں مانتا تھا اس لئے وہ امامت اور خلافت کے لئے قریش کی تخصیص کا قائل نہیں تھا۔ خوارج کا نظریہ بھی یہی تھا۔

## اَلمُرجِئَه اور اس کے نظریات:

مُرجئہ مسلمانوں کا وہ فرقہ ہے جو اعمال کو جزو ایمان نہیں مانتا بلکہ زائد از ایمان تسلیم کرتا ہے۔ یہ لفظ اِرجَاء سے مشتق ہے جس کے معنے پیچھے رکھنے اور دوسرا درجہ دینے کے ہیں۔ چونکہ یہ فرقہ اعمال کو ایمان سے پیچھے رکھتا ہے اور ایمان کے مقابلہ میں اسے دوسرا درجہ دیتا ہے یا یہ تسلیم کرتا ہے کہ اعمال میں کوتاہی کرنے والے کا معاملہ آخرت میں طے گا۔ یعنی اس کوتاہی کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ سزا دیتا ہے اس کا فیصلہ وہاں ہوگا۔

اس قسم کے نظریات کی وجہ سے ایسے لوگوں کو مرجئہ کا نام دیا گیا۔

مرجئہ کی تین قسمیں ہیں۔ ایک گروہ کا نظریہ ہے کہ ایمان تصدیق اور اقرار باللسان کا نام ہے۔ رہے اعمال تو ایمان سے ان کا کوئی خاص تعلق نہیں۔ عمل کرے یا نہ کرے ایمان پر اس کا کوئی اثر مرتب نہ ہوگا۔ نیز وہ انسان اعمال میں مختار اور آزاد ہے جیسے معتزلہ قدریہ مانتے ہیں۔ دوسرے گروہ کا نظریہ ایمان کی تعریف کے بارہ میں وہی ہے جو پہلے گروہ کا ہے لیکن وہ اعمال اور افعال میں انسان کو مختار اور آزاد نہیں مانتا بلکہ مجبور سمجھتا ہے جیسا جبریّہ کا نظریہ ہے۔

تیسرا گروہ وہ ہے جو قدر اور جبر کا قائل نہیں۔ نہ وہ قدریہ سے متفق ہے نہ جبریہ سے تاہم یہ اعمال کی وہ اہمیت تسلیم نہیں کرتا جو ایمان کی ہے۔ ایمان نہ ہو تو نجات ممکن نہیں، لیکن اگر عمل نہ ہو یا عمل میں کوتاہی ہو تو نجات ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو ایسے شخص کو معاف کر دے اور اسے جنت میں لے جائے نیز اس گروہ کا یہ نظریہ بھی ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں نہ اس میں فرق مراتب ہے۔ اَی اِنّ الایمانَ لا يزيدُ و لا ينقُصُ و لا يتفاضلُ الناس فيه اسی نظریہ کو اپنانے کی وجہ سے بعض نے امام ابو حنیفہؒ کو مرجئہ کہا ہے جبکہ عام محدثین کا نظریہ یہ ہے کہ اعمال ایمان کا حصہ اور جزو ہیں اور الايمان يزيد و ينقص و يتفاضل الناس فيه۔

## اَلکَرامیّه اور اس کے نظریات:

یہ فرقہ ابو عبداللہ محمد بن کرام سجستانی (المتوفی ۲۵۵ھ) کا پیرو تھا۔ اس فرقہ کے کئی ذیلی گروہ ہیں مثلاً حَقَاليّه، طَرائقيّه، اِسحاقيّه۔ یہ سب ضمنی گروہ بعض اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کو کافر نہیں کہتے۔ اس لئے یہ اس لحاظ سے ایک ہی فرقہ کی ذیلی شاخیں ہیں اور ان کا بطور الگ الگ ذکر چنداں ضروری نہیں۔

ابن کرام کے بعض نظریات اہل السنّت کے نظریات سے مطابقت نہیں رکھتے تھے اس وجہ سے اسے سجستان سے نکلنا پڑا اور غرجستان جا کر پناہ گزیں ہو گیا۔ کئی عجمی قائد اور اہل افشین، شورمین اور اوغاد اس کے معتقد تھے جن کے سہارے یہ اپنے عقائد کے فروغ میں کوشاں رہتا تھا۔ مشہور فاتح ہند سلطان محمود غزنوی بھی کرامیہ فرقہ سے عقیدت رکھتا تھا۔

ابن کرام کے مخصوص نظریات مندرجہ ذیل تھے:

۱...... خدا کا جسم ہے مگر لا کَالاجسامِ وَ بِلا کیف۔ اس کا جو حصہ عرش سے متصل اور ملاقی ہے وہ محدود ہے ای عَرضُه كَعَرضِ العرشِ البتہ باقی اطراف سے خدا لامحدود ہے۔

۲...... خدا جوہر ہے جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے۔ اہل السنّت خدا کو جوہر سے بالا سمجھتے ہیں۔

۳...... کرامیہ یہ بھی تسلیم کرتے تھے کہ خدا محل حوادث ہے یعنی اس میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ هُوَ الآنَ كَما كانَ ہے بَل كلَّ يومٍ هُوَ فى شانٍ۔ وہ کہتے ہیں کہ ازل میں خدا حوادث اور تغیرات سے خالی تھا لیکن جب اس نے تخلیق کا ارادہ کیا تو اس وقت سے وہ غیر محدود حوادث اور تغیرات کا مورد اور محل بن گیا اور آئندہ وہ کبھی تغیرات، حوادث اور اعراض سے خالی نہ ہوگا۔ دہریہ اور فلاسفہ کا ہیولیٰ کے بارہ میں بھی یہی نظریہ ہے: اَی اَنّها كانَت فى الاَزل خالياً عنِ الاعراضِ وَالصُوَرِ ثمّ حَدَثتِ الاعراضُ والصُوَرُ فيها وَهيَ لا تخلُوا منها ابداً هوَ يتحوّلُ وينتقِلُ و ينزِلُ.

۴...... ابن کرام کا یہ کہنا بھی ہے کہ "اعراض حادثہ" کو نہ ہم مخلوق کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے قرآن جو کلام اللہ ہے نہ مخلوق ہے اور نہ محدث۔

۵...... ابن کرام افلاک اور کواکب کو غیر فانی مانتا تھا ای يقولُ الفلاسفَة اِن الافلاكَ والكواكبَ لها طبيعةٌ خامِسَةٌ لا تَقبلُ الفَسادَ والفناءَ۔ کرامیہ کا یہ نظریہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے خالق اور رازق ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ پیدا کر سکتا ہے اور رزق دے سکتا ہے۔ اَی انه تعالیٰ لَم يَزل خالقاً رازقاً و معناهما انه قادرٌ علىَ الخلق والرّزقِ و هكذا سائرُ صفاته تعالیٰ قبل ظُهورها۔

۶...... ابن کرام کا یہ نظریہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جس جسم کو پیدا کیا اس میں زندگی تھی۔ جمادات کی پیدائش اس کے بعد ہوئی اور یہ اس کی حکمت کا تقاضا تھا۔ اہل السنّت کا نظریہ یہ ہے کہ سب سے پہلے لوح و قلم پیدا ہوئے۔ ابن کرام کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے بچے کو نابالغی میں نہیں مار سکتا جس کے بارہ میں اسے علم ہے کہ یہ بڑا ہو کر نیک اور صالح ہوگا کیونکہ ایسے بچے کو مار دینا اس کے حکیم ہونے کی صفت کے خلاف ہے۔

۷...... ابن کرام کا یہ نظریہ بھی تھا کہ نبوۃ اور رسالت دوسرے ملکات کی طرح ایک ملکہ ہے جس میں یہ ملکہ ہو اسے نبی اور رسول بنانا اللہ تعالیٰ پر واجب اور فرض ہے۔ اس کے نزدیک رسول وہ ہے جس میں یہ ملکہ ہو اور مرسل وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس ملکہ کی وجہ سے رسول بنا کر وہ بھیجے۔ مرسل وفات کے بعد صرف رسول رہ جاتا ہے اور اس کی تاثیر ختم ہو جاتی ہے اس لئے اُس کی قبر کی زیارت کے لئے جانا اور اسے ثواب سمجھنا بے معنی بات ہے۔

۸...... ابن کرام کی رائے تھی کہ نبی اور رسول ایسی غلطیوں سے مبرا اور معصوم ہوتے ہیں جن کی سزا "حد" ہے یا جس کے ارتکاب سے انسان درجہء عدالت اور قبول شہادت سے گر جاتا ہے۔ دوسری قسم کی غلطیاں نبی سے سرزد ہو سکتی ہیں۔ اسی قسم کی غلطی (والعیاذ باللہ) آنحضرت ﷺ سے اس وقت ہوئی جبکہ آپ سورہ النجم کی تلاوت کر رہے تھے اور آپ نے "وَمَناةَ الثّالثةَ الأُخرىٰ" تلاوت کی تو معاً بعد ہی آپ "تِلكَ الغرانيقَ العُلىٰ وَ اِن شَفاعتَهن لَتُرتَجى" کے الفاظ بھی کہہ گئے۔ کرامیہ کا یہ نظریہ اہل السنّت کے نظریہ کے خلاف ہے کیونکہ اہل السنّت کے نزدیک انبیاء ہر لحاظ سے معصوم ہوتے ہیں۔

۹...... کرامیہ کا یہ نظریہ بھی ہے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے حکیم ہونے کے خلاف ہے کہ وہ آغاز کائنات اور تخلیق انسان کے بعد ہی نبی بھیج کر اسے کامل اور مکمل دائمی شریعت دے دیتا ہے جبکہ اہل السنّت کے نزدیک ایسا کرنا جائز اور ممکن تھا۔

۱۰...... ابن کرام کے نزدیک بیک وقت دو خلیفے اور امام ہو سکتے ہیں جو اپنے اپنے حلقہ میں واجب الاطاعۃ ہوں جیسے حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ اپنے اپنے حلقہ کے سربراہ تھے۔ اگرچہ علیؓ امام برحق برطابق سنت تھے اور معاویہؓ متغلب اور غیر علی السنۃ۔ لیکن اپنے اپنے دائرہ اقتدار میں دونوں واجب الاطاعت تھے گویا ابن کرام کے نزدیک امام عادل ہو یا باغی اور طاغی اس کی اطاعت اور اس کے احکام کو تسلیم کرنا امن اور مصلحت عامہ کی بنا پر ضروری ہے۔

۱۱...... کرامیہ کے نزدیک ازلی اقرار جس کی طرف اَلستُ بربكم قالوا بلیٰ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ دنیا میں اس ازلی اقرار کا کم از کم ایک بار اعادہ ضروری ہے۔ کرامیہ کے نزدیک تجہیز و تکفین فرض کفایہ ہے جبکہ نماز جنازہ اور غسل سنت کفایہ۔

(باقی آئندہ انشاء الله)

# عالمِ اسلام کے عظیم سائنسدان کو خراجِ تحسین

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

قسط دوم

## دانشوروں کے کلماتِ تحسین

☆ پاکستان کے معروف سائنسدان، دانشور اور ماہر تعلیم، اسلام آباد قائداعظم یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر پرویز ہودبھائی اپنے مضمون میں رقمطراز ہیں:

### "ایک ہیرو رخصت ہوگیا"

"پروفیسر عبدالسلام کی وفات سے دنیا برصغیر پاک وہند میں پیدا ہونے والے سب سے عظیم دانشور سے محروم ہوگئی ہے...... سلام صاحب کی زندگی کے دو ہی بڑے عشق تھے- فزکس کی ریسرچ شدت سے ان پر حاوی تھی...... وہ صرف ایسے مسائل ہی کے متعلق غور و فکر کرتے تھے جو کہ ان کے اپنے میدان میں انتہائی مشکل ہوتے تھے- ایسے مسائل جن کو حل کرنے کی کوشش صرف عظیم ترین آدمی ہی کر سکتے ہیں- ...... اس کی مثال ان کی شاندار تخلیق سپر فیلڈز ہے- اس طاقتور ریاضیاتی تصور کے بغیر فزکس کے سائنسدانوں کے لئے بنیادی قوانین قدرت کے سلسلے میں ایک خاص نقطہ سے آگے ترقی کرنا بہت مشکل امر ہوتا-

سلام کا دوسرا عشق پاکستان تھا- مجھے کبھی یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ اپنے مادر وطن کے لئے کیوں اس قدر شدید جذبات رکھتے تھے حالانکہ ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے اس ملک نے ان کو ایک طرح سے جلاوطن کر رکھا تھا ...... سلام ہم سے بچھڑ چکے ہیں- **کوئی پاکستانی سائنسدان بلکہ کسی بھی مسلم ملک کا کوئی بھی سائنسدان ایسا نہیں جو ان کے قدو قامت کے قریب تک پہنچ سکے** - یہ نقصان ناقابل تلافی ہے"-

(روزنامہ "ڈان" ۲۲؍نومبر ۱۹۹۶ء)

☆ جناب عبدالعزیز خالد اپنے مضمون مطبوعہ روزنامہ "پاکستان" ۵؍دسمبر ۹۶ء میں لکھتے ہیں:

### وطن میں اجنبی

"اپنے مضامین میں بار بار یہ صاحبِ دل شخص (یعنی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب- ناقل) عالم اسلام اور خصوصاً ارضِ پاکستان کی سائنس اور علوم و معارف سے بے اعتنائی و محرومی پر رنجیدہ و دل گرفتہ نظر آتا ہے- وہ بار بار مسلمانوں کی ذہنی پسماندگی پر آنسو بہاتا ہے- انہیں انکے اسلاف کے عملی کارناموں کی یاد دلاتا ہے، ...... مگر ہم اہلِ پاکستان نے اپنے اس جلیل القدر فرزند کے ساتھ کس سرد مہری، بیگانگی اور لاتعلقی کا سلوک کیا؟ ہم نے اپنے پندار میں اس زریں اصول کو پس پشت ڈال رکھا ہے، ہر انسان کو عقائد کے معاملات میں مکمل آزادی ہونی چاہئے- عقائد میں اختلاف کی بناء پر کسی انسان کو اس کے بنیادی حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا"-

☆ جناب اصغر علی گھرال اپنے کالم "گپ شپ" میں رقمطراز ہیں:

### ...... گم نام تھا وطن میں!!

"پاکستان کے عظیم سائنسدان کے ساتھ سائنسی نظریات کے حوالے سے کسی کا کوئی اختلاف نہیں تھا، مگر مذہبی عقائد کے اختلاف کی بناء پر ایک عظیم انسان کو اپنے ہی وطن میں جن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا اور جن حسرتوں کو دل ہی میں لے کر چل بسا، یہ ایک المیہ ہے، نہ جانے ہمارے علماء کب اتنے فراخ دل ہوں گے کہ "لا اکراہ فی الدین" کے فلسفے پر خود بھی عمل کر سکیں اور انہیں اپنی زیادتی کا احساس ہو- ...... **وقت گزرنے کے ساتھ قوم کو اس عظیم سائنسدان کے ساتھ اس بے اعتنائی کے لئے یقیناً احساس جرم ہوگا......!!**-

گجرات میں تھنکرز فورم کے زیر اہتمام ایک تعزیتی تقریب میں معروف سکالر اکبر علی ایم-اے نے صدارتی تقریر میں کہا کہ ...... ڈاکٹر عبدالسلام ایسے عظیم سائنسدان کے لئے برطانیہ، بھارت اور اٹلی ہی نہیں دنیا کا ہر ملک فخر سے شہریت اور زیادہ سے زیادہ حقوق و مراعات نچھاور کرنے پر تیار تھا مگر انہیں اپنے وطن سے عشق کی حد تک محبت تھی- انہوں نے سائنس کی دنیا میں اپنے ملک کی شہرت اور عظمت کو چار چاند لگائے، مگر یہاں تو وہ اپنی مادر علمی میں لیکچر تک نہیں دے سکتے تھے، یہ ہماری جہالت اور تعصب کا بیرومیٹر ہے- ...... **حیرت ہے کہ ہم کرسچین دنیا کے سائنسدانوں کو تو بسر و چشم قبول کر لیتے ہیں، مگر مادر وطن کے ایک عظیم فرزند کو محض عقیدے کی بناء پر مسترد کر دیتے ہیں-** ......

چودھری بشیر احمد ایڈووکیٹ نے کہا کہ نوبل انعام یافتہ عظیم سائنسدان کی ناقدری سے خود پاکستان کو نقصان ہوا ہے اور ناقابلِ تلافی نقصان ہوا ہے، ڈاکٹر عبدالسلام کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آیا-

معروف دانشور سید آفتاب احمد نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے...... کئی واقعات سنائے اور بتایا کہ فزکس کے نئے نصاب کے سلسلے میں ذوالفقار علی بھٹو نے ڈاکٹر عبدالسلام کو بلوایا مگر...... ایک سیاسی مذہبی جماعت کی طلبہ تنظیم نے انہیں بڑا پریشان کیا حتیٰ کہ ذوالفقار علی بھٹو بھی بے بس ہوگئے- ...... ایک دفعہ گورنمنٹ کالج لاہور میں ملک کے وزیر اعظم نے اس ادارے کے قابل فخر فرزندوں کے نام گنوائے لیکن وہ پاکستان کے واحد نوبل انعام یافتہ عظیم سائنسدان کا نام گول کر گئے ...... اس سے ملک میں جہالت پسندی کا اندازہ کر لیں-

**کتنے ظلم کی بات ہے کہ ملک کا ایک غریب دیہاتی بچہ، جو دنیا میں آسمانِ عظمت پر ایک تارا بن کر چمکا اور اپنے وطن کا نام چار دانگ عالم میں روشن کر گیا، وہ اپنے وطن میں اجنبی رہا بلکہ اسے یوں احساس دلایا جاتا رہا کہ جیسے اس نے کوئی جرم کیا ہے-"**

(روزنامہ "پاکستان" لاہور یکم دسمبر ۹۶ء)

☆ جناب قاضی جاوید نے اپنے مضمون میں محترم ڈاکٹر صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا:

### ہیرو کی موت

"ڈاکٹر عبدالسلام سے زیادہ کسی اور ایشیائی شخصیت کو جدید سائنس کی دنیا میں احترام حاصل نہیں ہوا، ان کی اہمیت کا اندازہ ۹ ۷ ۱۹ء میں ملنے والے طبیعات کے نوبل پرائز سے زیادہ اس امر سے لگانا چاہئے کہ پارٹیکل فزکس میں گزشتہ نصف صدی کے دوران جتنی بھی ترقی ہوئی ہے وہ کسی نہ کسی طور پر ڈاکٹر صاحب کی مرہون منت ہے-......

یہ عجیب بات ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو اپنے ملک سے جو گہری محبت تھی وہ زندگی کے آخری سانس تک قائم رہی، حالانکہ ان کے ملک نے نہ صرف یہ کہ ان کی کوئی قدر نہ کی تھی بلکہ ان کے ساتھ اچھوتوں سے بھی برا سلوک کیا تھا...... قرونِ وسطیٰ میں مذہبی اختلاف کے باعث کبھی کبھار کسی جینئس (Genius) کے ساتھ اس قسم کی بدسلوکی کی مثالیں ملتی ہیں- **ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ ہمارے سلوک سے پتہ یہ چلتا ہے کہ ہم انسانی تاریخ کے تاریک دور سے ابھی باہر نہیں نکل سکے"-**

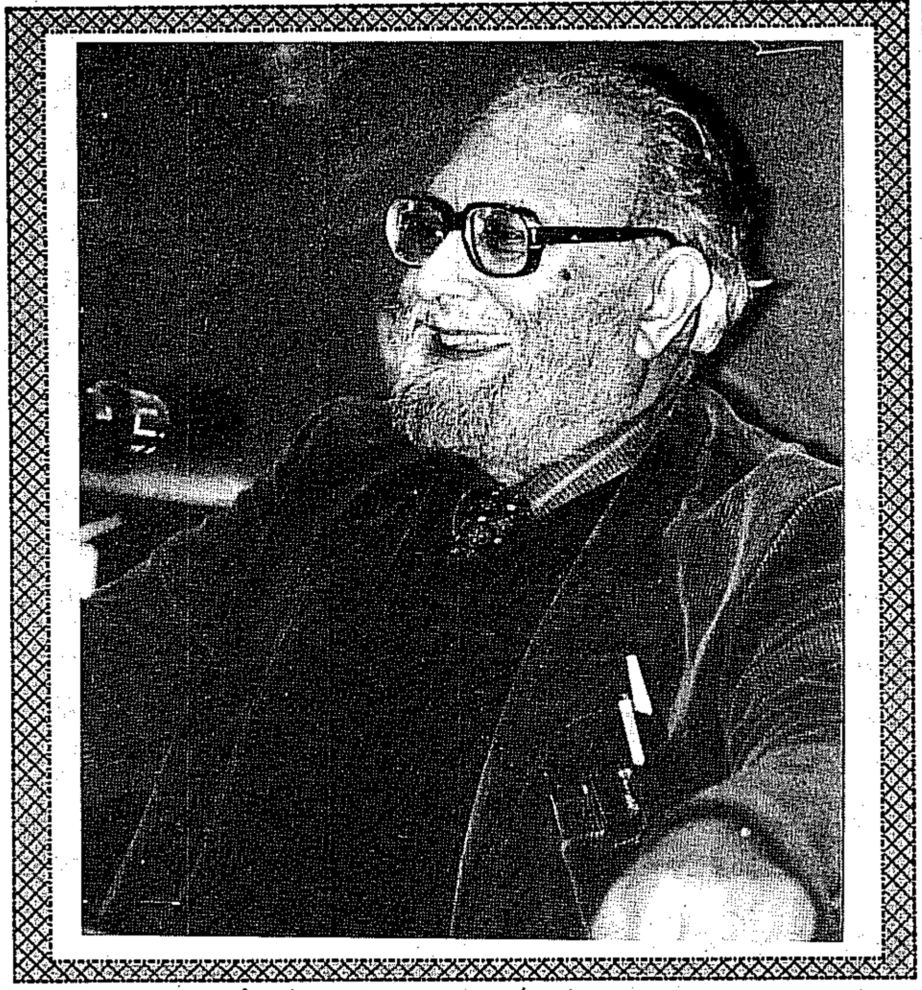

(روزنامہ "پاکستان" یکم دسمبر ۹۶ء)

☆ جناب مسعود حسن نے اپنے ایک مضمون بعنوان

### ضمیر کا سوال

مطبوعہ روزنامہ "دی نیوز" ۲۹؍نومبر ۹۶ء میں قومی میڈیا کی اس بے حسی پر شدید افسوس کا اظہار کیا ہے جو انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام جیسے عظیم سائنسدان کی وفات کے بعد ان کے جنازہ اور وفات کے واقعہ کو کوریج دیتے ہوئے برتی- وہ لکھتے ہیں "جنازہ کی جو تصویر لاہور کے تین انگریزی روزناموں میں سے دو میں شائع کی گئی وہ ایک ایسے زاویے سے لی گئی جس میں صرف تابوت، جنازہ پڑھنے والا امام اور اس کے پیچھے درجن بھر مقتدیوں کو دکھایا گیا تھا- ایک کونے میں دو تین آدمیوں کو بلاوجہ ادھر ادھر گھومتے دکھایا گیا جو کہ ظاہر ہے جماعت میں شامل نہیں تھے- ...... حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر سلام کے جنازہ میں چار سے پانچ ہزار لوگوں نے شرکت کی جن سے علاقہ اقبال روڈ پر واقع (بیت احمدیہ) کھچاکھچ بھری ہوئی تھی اور اس اجتماع کی تصویر کسی زاویے سے بھی لی جاتی وہ ایک بہت بڑے اجتماع کو ظاہر کرتی- ...... یہ صحافت نہیں ہے اور یہ بات کسی بھی معیار اور پیمانے سے پرکھی جائے شرمناک ہی کہلائے گی- میں اپنے ملک کی اکثریت کا حصہ ہوتے ہوئے بھی اسے کسی طرح ہضم نہیں کر سکتا- ...... اتنی ہی **افسوسناک بات یہ ہے کہ جب ڈاکٹر سلام کی میت لاہور پہنچی تو نہ تو گورنر اور نہ ہی وزیر اعظم، اس وقت ایرپورٹ پر حاضر ہوسکے- کیا واقعی ایسا کرنا ان کے لئے سیاسی خودکشی کے مترادف ہوتا-** ...... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومتی حلقوں میں اس وقت بھی وہی پریشانی اور گھبراہٹ کارفرما تھی جس قسم کی پریشانی اور گھبراہٹ اس وقت رپورٹ کی گئی تھی جب ڈاکٹر سلام نے بہت سال پہلے نوبل انعام حاصل کیا تھا...... اور یہ صورتحال اس وقت تک رہی جب تک کہ یہ فیصلہ نہ کیا جاسکا کہ ڈاکٹر سلام کو اپنایا جائے یا نہ اپنایا جائے......

ڈاکٹر سلام کی تدفین کے آخری لحات کے وقت ...... کوئی PTv کے کیمرے موجود نہیں تھے اور اس لئے قوم تقریباً تیس ہزار کے قریب پاکستانیوں کو نہ دیکھ سکی جو کہ ملک کے پہلے اور شائد آخری نوبل لاریٹ کو اپنا آخری سلام پیش کرنے کے لئے جمع تھے- ...... مجھے خیال آیا کہ کاش ہم صرف ایک دن کے لئے یہ نظر انداز کر دیتے کہ ڈاکٹر سلام کس جماعت سے تعلق رکھتے تھے- اور ان کو وہ عظمت دیتے جس کے وہ حقدار تھے- یہ اس لئے نہیں کہ انہوں نے یہ بہت زبردست انعام جیتا تھا بلکہ بوجہ اسکے کہ **وہ واقعی ایک عظیم انسان تھے اور ایک نہ جھکنے والے محبّ وطن تھے-** ......"

☆ جناب افضل توصیف نے اپنے مضمون بعنوان

## ......جلاوطنی ختم ہوئی آخر

میں اس بات پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت اور عوام نے دانستہ ڈاکٹر عبدالسلام کو جلاوطن کئے رکھا۔ وہ ڈاکٹر صاحب کے دل میں اپنے وطن کے لئے محبت کے جذبات کی خوبصورت عکاسی کرتے ہوئے مضمون کے اختتام سے پہلے لکھتے ہیں "جب ان کی ریٹائر منٹ کے اعزاز کا جشن ہوا۔ اس سلسلے میں انٹر نیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کا اعلیٰ درجے کا اجلاس بھی ہوا۔ یہ کوئی معمولی اجلاس نہیں تھا، دنیا کے عظیم سائنسدانوں اور دانشوروں کا اجتماع تھا کہ جس میں فزکس کے تین اور نوبل انعام یافتہ بھی شریک تھے۔ ...... یہ جشن سائنسی فتوحات کا جشن تھا۔ اصل میں ڈاکٹر سلام کی دریافتوں کا جشن تھا۔ ...... اس شاندار جشن کی تقریبات کے اختتام پر ایک ناقابل فراموش منظر اس طرح سے بنا کہ وہ سب یعنی بین الاقوامی سائنس برادری کے معتبر انسان سینکڑوں کی تعداد میں منظم قطاریں باندھ کر ڈاکٹر عبدالسلام کو مبارکباد پیش کرنے کے لئے آگے بڑھے اور اپنی باری کے لئے صبر سے کھڑے ہوگئے۔ تب ایک پریشان حال سا نوجوان اپنی باری آنے پر عظیم سائنسدان کے آگے جھکا اور کہنے لگا "جناب! میں ایک پاکستانی طالبعلم ہوں...... ہمیں آپ پر فخر ہے"۔ ڈاکٹر عبدالسلام کے کندھے ہلے اور آنسوؤں کی دو دھاریں ان کے چہرے پر بہنے لگیں۔ ایک عام سے طالبعلم کی مبارکباد میں کیا بات تھی؟ مگر وہ خاص مبارکباد تھی۔ ساری دنیا کے ممتاز سائنسدانوں کے درمیان ایک ہم وطن کی آواز تھی۔ اس عظیم ہستی کے لئے وہی آواز اپنی تھی"۔ (روزنامہ "خبریں" ۲۹ رنومبر ۹۶ء)

☆ روزنامہ "خبریں" کے کالم نگار جناب انور سدید اپنے کالم "گفتنی" مطبوعہ ۲۷ رنومبر ۹۶ء میں

## ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر خدا سے دعا

کے زیر عنوان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی عظیم کامیابیوں اور ترقیات کو بیان کرنے کے بعد مضمون کا اختتام یوں کرتے ہیں :

"ڈاکٹر عبدالسلام کا تعلق قادیانی فرقے سے تھا جس سے پاکستان کے عامۃ الناس کو اختلاف ہے۔ ...... ہمارے عقیدے کے مطابق وہ اللہ کے ایک بڑے انعام سے محروم رہے۔ حکومت نے انہیں حسن کارکردگی کا تمغہ، نشان امتیاز اور ستارہ پاکستان کے اعزازات پیش کئے۔ ایک عالم نے ان کو تحسین کی نظر سے دیکھا۔ خدا نے ان پر سائنس کی بشارتیں اتاریں...... ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر میرے دل سے دعا نکل رہی ہے "اے خدا، سائنسی علوم کے چند زاویے ہم جیسے گنہگار مسلمانوں پر بھی منکشف فرما۔ اے خدا، ہمیں معصیت کے سمندر سے نکال۔ اے خدا، اپنا ابر کرم ہم پر بھی برسا، اس شوریدہ زمین سے کوئی ابن سینا، کوئی ابن رشد پیدا کر...... اے خدا، اے خدا!!!"۔

☆ پاکستان کے معروف دانشور اور سائنسدان جناب ڈاکٹر انیس عالم صاحب اپنے مضمون مطبوعہ روزنامہ "دی نیشن" لاہور ۲۹ رنومبر ۹۶ء میں بعنوان "ڈاکٹر سلام کی یاد میں" رقمطراز ہیں :

**"وہ سب سے بڑا سائنسدان جو پاکستان نے کبھی پیدا کیا یعنی ڈاکٹر عبدالسلام۔ آپ** ۲۱ رنومبر ۹۶ء کی صبح کو وفات پاگئے۔ اس طرح سے پاکستانی سائنس کی تاریخ میں ایک سنہری باب کا خاتمہ ہوگیا۔...... عبدالسلام کو دنیا بھر میں سب سے زیادہ محبوب اور معزز پاکستانی سائنسدان کے طور پر جانا جاتا ہے۔ سائنسی تحقیق میں انہوں نے سب سے اونچے لیول پر مقابلہ کیا اور اپنی برتری منوائی...... ڈاکٹر سلام نے ایک بھرپور اور فعال زندگی گزاری۔ ان کی کامیابیاں عظیم الشان ہیں۔ وہ نہ صرف اس صدی کے سب سے بڑے سائنسدانوں میں سے ایک تھے بلکہ وہ ایک ہمہ پہلو شخصیت تھے۔ تیسری دنیا کے سائنس، ٹیکنالوجی، تعلیم، تاریخ، فلاسفی، مذہب، اقتصادیات، سیاست کلچر اور دیگر عام مسائل پر ان کے خیالات بہت اہم، خیال افروز، اور بہت قیمتی تھے۔...... آیئے ہم ایک ایسا ماحول پیدا کریں جس میں سلام جیسے لوگ پیدا ہو سکیں۔ اور پھر ان کو اپنے ہی ملک میں ترقی کرنے کا موقعہ دیں۔ یہی بات ڈاکٹر سلام کی یاد کو بہترین رنگ میں قائم رکھنے والی ہوگی"۔

☆ جناب ایس اے مرزا ہفت روزہ "مہارت" لاہور میں شائع ہونے والے اپنے مضمون بعنوان

## وطن کی مٹی کا گوہر نایاب

میں لکھتے ہیں :

"...... انہوں نے اپنی انتھک لگن اور بے مثال جدوجہد سے تیز رفتار دنیا میں اپنے لئے ایسا مقام بنایا جو ان کے علاوہ ان کی جنم بھومی کو ابد تک اعلیٰ شناخت فراہم کرے گا۔ ...... ڈاکٹر عبدالسلام نے عزت و شہرت کی بلندیوں پر کھڑے ہو کر بھی وطن کی محبت کا ترانہ گایا۔...... **ڈاکٹر عبدالسلام جدید سائنس کی قد آور ترین شخصیات میں سے ایک تھے** ۔ ان کی موت کو ایک عظیم خلا تصور کیا جا رہا ہے۔ ساری دنیا میں علم شناس ان کے غم میں سوگوار ہیں۔ عالمی نشریاتی ادارے اور جرائد نے ان کی موت کے سانحہ کو نمایاں انداز میں پیش کیا ہے۔ مگر ان کے اپنے وطن کے نشریاتی اداروں اور جرائد کی کارروائی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ صرف ایک طرف اشارہ کرنا ضروری ہے کہ ٹیلی ویژن کی خبروں میں ڈاکٹر عبدالسلام کی تدفین کا ایک اشارہ تو دیا گیا مگر اس بات کی ضرورت محسوس نہ کی گئی کہ وطن کے اس عظیم اور عالمی شناخت کے باعث فرزند پاکستان کے آخری دیدار یا دفن کی تفصیلات سے قوم کو آگاہ کیا جاتا"۔

☆ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے سابق چیئرمین اور محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے طالبعلمی کے زمانے کے دوست جناب ڈاکٹر منیر احمد خان کا ایک مضمون روزنامہ "آج کل" ۳۰ رنومبر ۹۶ء میں شائع ہوا ہے : وہ لکھتے ہیں :

## ڈاکٹر عبدالسلام کی رحلت - ایک قومی المیہ

**"بہت کم پاکستانیوں نے پروفیسر عبدالسلام کی طرح پاکستان کا وقار بڑھایا ہے۔ وہ نہ صرف پاکستان کے سب سے بڑے سائنسدان تھے بلکہ شاید اس صدی کے دوران مسلم ممالک میں پیدا ہونے والے عظیم ترین سائنسدان بھی تھے۔** ...... عالمی شہرت کے حامل سائنسدان ہونے کے علاوہ ایک تخیل پرست، محب وطن، اپنی سرزمین کے خادم اور سب سے بڑھ کر ایک منکسر المزاج شخص تھے۔ سائنس کی سرحدوں میں وسعت پیدا کرنے میں ان کی کامیابی نے ان کی منکسر المزاجی میں مزید اضافہ کیا اور ہم وطنوں کے ساتھ ان کا رشتہ مزید گہرا ہوگیا...... اگرچہ انہوں نے ہمارے لئے اور دوسرے ترقی پذیر ممالک کیلئے بہت کچھ کیا لیکن ہمارے پاس ان کا قرض چکانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے"۔

اس کے بعد مضمون نگار بعض چشمدید حقائق کی لمبی تفصیل بیان کرتے ہیں کہ کیسے محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی پاکستان میں سائنسی تحقیق کی ترویج کی کوششوں کو مسلسل ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا اور پھر لکھتے ہیں :

"سائنس کی دنیا کے لئے عبدالسلام ہمارا دریچہ تھا کیونکہ تمام دنیا کے عظیم ترین سائنسدان ان کا احترام کرتے تھے۔...... کئی ممالک کے سربراہان کے ساتھ ان کے ذاتی تعلقات تھے۔ ایک مرتبہ چین کے دورہ کے دوران مجھے بتایا گیا کہ چینی اکیڈمی نے ان کے اعزاز میں ڈنر کا اہتمام کیا ہے جس میں وزیر اعظم شریک ہوں گے لیکن تمام تر پروٹوکول کو توڑتے ہوئے چین کے صدر نے بھی اس ڈنر میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔...... ڈاکٹر عبدالسلام کے اپنے ملک نے ان کے ساتھ بے انصافی اور تعصب کا برتاؤ کیا لیکن اس کے باوجود وہ پاکستان سے شدید محبت کرتے تھے ...... **ہو سکتا ہے آنے والے دنوں میں ہم اس قابل ہو جائیں کہ تعصب سے بالاتر ہو کر انہیں تسلیم کریں اور ان کی موت کے بعد انہیں وہ کچھ دے سکیں جو ان کی زندگی میں ان کا حق تھا"۔**

☆ ونگ کمانڈر (ر) پروفیسر حمید اے بھٹی پروفیسر سلام کی یاد میں روزنامہ "ڈان" میں رقمطراز ہیں :

"...... اس مضمون کے لکھنے کی اصل غرض یہ نہیں ہے کہ ان کو خراج عقیدت پیش کیا جائے۔ مجھ سے بہت بڑے لوگ یہ کام پہلے ہی ان کی زندگی میں بہت اچھے طریقے سے کرتے چلے آرہے ہیں...... ڈاکٹر سلام جیسی شخصیت ہمارے درمیان سے اٹھ گئی ہے اور ہم نے ان کا صحیح اعزاز و اکرام نہیں کیا۔ لیکن اگر ہم نے اس پیغام کی طرف توجہ نہ دی جو کہ ڈاکٹر سلام زور شور سے پچھلے تین دہاکوں سے پاکستان اور تیسری دنیا کے ممالک کو پہنچانے کی کوشش کرتے رہے تھے تو دنیا کے اس حصے میں ایک بہت افسوسناک صورتحال پیدا ہونے سے اللہ تعالیٰ ہی ہمیں بچا سکتا ہے۔

...... ڈاکٹر سلام کی موت سے پاکستان کی بیوروکریسی اب اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے لگے گی کیونکہ اب یہ وفات یافتہ انسان اس کے چھوٹے چھوٹے گھٹیا مفادات کے لئے خطرہ نہیں بن سکے گا۔ لیکن اس کا اپنا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ اس وفات یافتہ لیکن عظیم انسان کا پیغام اسی کے ساتھ دفن نہ ہونے دے۔...... **ڈاکٹر سلام جیسی اعلیٰ پایہ کی شخصیات شہرت یا پبلسٹی کی کوئی پرواہ نہیں کیا کرتیں۔ وہ دنیاوی جاہ و جلال اور عزت سے بالاتر ہوتے ہیں"۔**

(بحوالہ روزنامہ "الفضل" ۱۵ رمارچ ۹۷ء)

☆ پروفیسر خواجہ مسعود اپنے ایک پُر اثر مضمون میں ڈاکٹر سلام کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں :

## سلام - دو دنیاؤں کا انسان

"ڈاکٹر سلام اب ہم میں موجود نہیں ہے۔ وہ زندہ جاوید ہوگئے ہیں۔ پرومیتھیس نے آسمانوں سے انسانیت کی بہبود کے لئے آگ چرائی اور اولیمپس دیوتاؤں نے اسے اس طرح سزا دی کہ اسے چٹانوں کے ساتھ باندھ کر گدھوں کے تشدد کے حوالے کردیا۔ سلام نے قدرت کی چار طاقتوں میں سے دو کو متحد کر کے سائنسی طور پر وحدت کی تھیوری کو ثابت کرنے کی کوشش کی اور اسے بھی جلاوطنی کی اذیت برداشت کرنی پڑی۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ ایسے مذہبی اعتقادات رکھتے تھے جو ان کے ہم وطنوں کی اکثریت کے اعتقادات سے مطابقت نہیں رکھتے تھے۔ لیکن اس اکثریت نے قرآن مجید کا وہ حکم بھلا دیا تھا جس میں کہا گیا ہے کہ تمہارا مذہب تمہارے لئے اور میرا مذہب میرے لئے، اور یہ کہ دین میں کوئی جبر جائز نہیں ہے۔...... بلاشبہ وہ ایک عظیم سائنسدان تھے یا یوں کہئے کہ **بیسویں صدی نے جتنے بھی عظیم سائنسدان پیدا کئے وہ ان میں سے ایک تھے۔ لیکن وہ ایک عظیم انسان بھی تھے"۔**

اسکے بعد مضمون نگار متعدد واقعات کی روشنی میں ڈاکٹر سلام کی پُر خلوص کاوشوں کے جواب میں پاکستانی حکومتوں کے منفی کردار کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"جب یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر احمد موہاتار کی جگہ لینے کی دوڑ لگی ہوئی تھی تو اس وقت کی پاکستان کی حکومت نے صاحبزادہ یعقوب علی خان کو ڈاکٹر سلام پر ترجیح دی حالانکہ ڈاکٹر سلام کی کامیابی یقینی تھی کیونکہ وہ اس عہدے کے لئے تمام شرائط پر پورا اترتے تھے۔ ان شرائط میں اس میدان میں بین الاقوامی سطح کا عالم ہونا اور خصوصی طور پر نوبل پرائز کا حامل ہونا اور خصوصاً تیسری دنیا میں نمایاں قابلیت، تعلیم، سائنس اور کلچر کے سلسلے میں سیاسی پہلوؤں سے آگاہی وغیرہ شامل تھیں۔ ڈاکٹر سلام ایک ایسے انسان تھے جنہوں نے اس میدان میں مغرب اور مشرق کے درمیان بڑے متوازن طریق پر اثر قائم کیا ہوا تھا اور ان کی ذات سوویت یونین کے لئے بھی قابلِ قبول تھی۔ اٹلی کی حکومت نے اس عہدے کے لئے ڈاکٹر سلام کو اپنی طرف سے نامزد کرنے کی پیشکش کی لیکن انہوں نے اس لئے انکار کردیا کہ وہ صرف ایک پاکستانی کے طور پر ہی زندہ رہنا اور مرنا چاہتے تھے۔......"

☆ جناب راس حسین صدیقی (کیلیفورنیا سے) اپنے ایک مضمون بعنوان :

## ڈاکٹر عبدالسلام کا قصور

میں محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں :

"وائے افسوس ان کو وہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوا جب آپ اپنے مادر وطن کو اس حالت میں رجوع کرتے کہ آپ کا ایک حقیقی بیٹے کی طرح استقبال کیا جاتا۔ دنیا کے ہر کونے میں پاکستانی آپ کی رحلت پر سوگ منائیں گے مگر اس کے ساتھ ہمیں اپنے احوال کا بھی جائزہ لینا ہوگا کہ ہم من حیث القوم اس مادر وطن کے ان عظیم افراد کے ساتھ کیسا سلوک کر رہے ہیں جو اقلیت سے تعلق رکھتے ہیں ...... ہم نے پاکستان کے بہت سے لائق و فائق افراد کو ان کے عقائد کی وجہ سے اپنا بیگانہ بنانے میں کامیاب ہوگئے ہیں جبکہ عقیدہ رکھنا ان کا ایک بنیادی حق ہے۔ ...... جب ہم شکارپور (سندھ) کی مٹھائی سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو کیا یہ سوچتے ہیں کہ یہ کسی ہندو نے بنائی ہوگی؟ کیا احمدیوں نے ۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کیلئے اپنی جانیں نچھاور نہ کی تھیں؟ جب انہوں نے ارض وطن کے دفاع کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تو ہم نے ان سے پوچھا تھا کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ ......... میں حیران ہوں کہ مسلمان ممالک میں پیدا ہونے والے

باقی صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

## محترم عبدالغنی فاروق آف تنزانیہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۹ر اگست ۹۷ء میں مکرم رفیق احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ جب ۱۹۷۳ء میں میں تنزانیہ کے شہر سونگیا پہنچا تو کسی کو وہاں میرے آنے کی اطلاع نہیں تھی لیکن بسوں کے اڈہ پر جونہی مکرم عبدالغنی فاروق صاحب کا نام لیا تو سب ہی بہت عزت سے پیش آئے- مکرم فاروق صاحب کی عمر ۹۰ سال تھی- آپ گجرات کاٹھیاواڑ کے رہنے والے تھے اور کریانہ اور بیکری کی دوکان کرتے تھے- آپ نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے زمانہ میں قبولِ احمدیت کی توفیق پائی- مجھے تقریباً ۳ سال آپ ہی کے ہاں قیام کا موقع ملا اور آپ کی خوبیوں سے آگاہی ہوئی- آپ دل کے بہت سخی تھے- جب میرے پاس قرآن کریم سیکھنے والے افریقیوں کی تعداد بڑھنے لگی تو مکرم فاروق صاحب نے ایک علیحدہ کمرہ اس مقصد کیلئے تعمیر کروایا اور نماز کیلئے بھی ایک بڑا کمرہ تعمیر کروایا- غریب اور نادار اکثر آکر آپ سے اپنی ضروریات کیلئے خوراک یا رقم لے جایا کرتے تھے- ایک غیر احمدیوں کی مسجد میں صفیں مہیا کرنا بھی آپ کا معمول تھا-

مکرم فاروق صاحب نے اپنی اولاد اور نواحمدیوں میں بھی خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے کا مزہ پیدا کر دیا تھا- ایک دفعہ میری موجودگی میں ایک نواحمدی نے ۵۰۰ شلنگ قرض کی درخواست کی- آپ نے پوچھا تمہارے پاس کتنی رقم ہے- اس کی بتائی ہوئی رقم میں آپ نے مزید کچھ ڈال کر ۵۰۰ شلنگ کر دیئے اور کہا کہ کل سے سبزی کی چھیری لگایا کرو لیکن شام کو اپنی آمد پر چندہ ضرور نکالنا پھر یہ رقم ضرور بڑھے گی- چنانچہ اس نے اگلے ہی روز ۷۰ پنس چندہ دیا اور چند روز میں ہی آہستہ آہستہ اس کے پاس کئی سو شلنگ جمع ہو چکے تھے- چنانچہ اس طرح آپ نے نہ صرف ایک نواحمدی کی مالی مدد کی توفیق پائی بلکہ اسکو چندہ کی برکات سے بھی روشناس کروادیا-

مکرم عبدالغنی فاروق صاحب نے اپنی اولاد کے دل میں یہ بات بٹھادی تھی کہ جماعت کی خاطر قربانی کرنے میں کبھی تنگ دلی کا مظاہرہ نہیں کرنا- چنانچہ آپ کی وفات کے بعد جب مسجد احمدیہ سونگیا کی تعمیر شروع ہوئی تو آپ کی اولاد نے دل کھول کر مالی اعانت کی اور قطعاً پرواہ نہیں کی کہ ان کے اپنے کاروبار کا رأس المال کم ہو جائے گا- اسی اثناء میں رقم ختم ہوگئی- چونکہ بارشوں کا موسم تھا اور کام جلد ختم کرنے کی ضرورت تھی اس لئے جمعہ کے روز میں نے چندہ کی خصوصی تحریک کی- اسی رات مکرم فاروق صاحب کے نواسے مکرم عبدالعزیز صاحب اپنے گھر سے اور اپنی خالہ کے گھر سے سب بہنوں ماؤں کا زیور اکٹھا کر کے لے آئے کہ اس کو بیچ کر کام مکمل کر لیا جائے-

-......☆......☆......☆......-

## مسلمان بچے جو عیسائی بن گئے

مؤرخ احمدیت حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں "ہنری مارٹن کلارک دراصل ایک سرحدی یتیم مسلمان تھا جس طرح مسٹر واربرٹن پنجاب پولیس میں افسر تھے- یہ دونوں بچپن میں عیسائیوں کے ہاتھ آگئے- ہنری مارٹن کلارک کی شکل و صورت اور لب و لہجہ پٹھانوں کا سا تھا....."-

روزنامہ "الفضل" ۲۹ر اگست میں مکرم مرزا خلیل احمد صاحب مزید لکھتے ہیں کہ ہنری مارٹن کلارک جب عیسائیوں کے ہاتھ آیا تو اتنا کم عمر تھا کہ اسے اپنا اصل نام تک یاد نہیں تھا یا وہ جان بوجھ کر اپنا مسلمان ہونا چھپانا چاہتا تھا-.....اسی طرح مسلمان افغان ماں باپ کے ایک اور بچے جہانداد خاں نے بھی مسٹر واربرٹن کے نام سے شہرت پائی- جس کے بارے میں مکرم سید دبیر حسین صاحب مرحوم کا ایک پرانا مکتوب ہفت روزہ لاہور ۲۳ر اگست میں شامل اشاعت ہے- وہ لکھتے ہیں کہ پاکستانی پنجاب میں شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب کے درمیان 'واربرٹن' نام کا ریلوے سٹیشن ہے- اس مقام کو یہ نام برٹش گورنمنٹ نے ایک پولیس افسر جان برٹن کے اعزاز میں دیا تھا جسے لوگ انگریز سمجھتے تھے- اس کا پورا نام 'جان پال واربرٹن' تھا اور اس نے CIS کا خطاب بھی پایا- اس کی ماں شاہجہان بیگم کا تعلق افغانستان کے شاہی خاندان سے تھا، بہت حسین اور تنک مزاج تھی، اس کی پہلی شادی فیض طلب خاں سے ہوئی لیکن جلد ہی طلاق ہوگئی اور اس نے ایک انگریز رابرٹ واربرٹن سے شادی رچالی جو فرنگی توپخانہ کا کرنل تھا- ان دنوں شاہجہان بیگم کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھا جس کا نام جہانداد خاں تھا- واربرٹن نے بچے کا نام بدل کر جان پال واربرٹن رکھ دیا- ۱۸۶۳ء میں جان پال لدھیانے میں اپنے والدین کے پاس مقیم تھا کہ ایک روز صبح کی سیر کے دوران اس نے ایک کتے کو دیکھا جو ایک نوخیز حسینہ پر حملہ آور تھا- اس نے دوڑ کر کتے کی پچھلی ٹانگیں پکڑیں اور پتھر سے مار کر اس کا سر پاش پاش کر دیا، کچھ ہی دنوں بعد اس کی شادی اسی حسینہ سے ہوگئی-

کرنل رابرٹ کی کوشش سے جان پال واربرٹن پنجاب پولیس میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے عہدہ پر بھرتی کر لیا گیا- ۱۸۷۲ء میں وہ لدھیانہ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا جہاں خطرناک جرائم پیشہ گروہوں کے استیصال میں اس نے بڑا نام پیدا کیا- دیسی زبانیں بولنے اور بھیس بدلنے میں اس کو ملکہ حاصل تھا- وہ خود دن رات مجرموں کی سراغ برداری میں لگا رہتا، دیانتداری کی اپنی مثال آپ تھا- ۱۹۰۰ء میں پنجاب سے ریٹائر ہو کر بٹالہ ریاستی پولیس کا انسپکٹر جنرل ہو کر چلا گیا اور وہیں وفات پائی-

-......☆......☆......☆......-

## محترم میجر (ر) عبدالحمید صاحب

محترم میجر عبدالحمید صاحب کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے ایک معزز راجپوت جنجوعہ خاندان کے ایک فرد تھے- جون ۱۹۳۲ء میں گارڈن کالج راولپنڈی میں تعلیم پانے کے دوران "براہین احمدیہ" کے مطالعہ سے حلقہ بگوش احمدیت ہونے کا شرف پایا اور نظام وصیت سے منسلک ہوگئے- آپکے قبولِ احمدیت پر آپکے والد محترم راجہ سید اکبر صاحب نے ابتدا میں سخت مخالفانہ رویہ اختیار کیا لیکن محترم میجر صاحب کے بار بار نہایت صبر کے ساتھ تبلیغ حق کے نتیجے میں آخر دسمبر ۳۴ء میں وہ بھی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے اور پھر وصیت کی توفیق بھی پائی اور بعد وفات بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے لیکن بیعت کرنے کے بعد اکثر روتے رہتے تھے کہ وائے بدقسمتی کہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ پایا مگر اس وقت انہیں شناخت نہ کر سکا-

محترم میجر عبدالحمید صاحب ۱۹۴۲ء میں انڈین آرمی کے کمیشنڈ آفیسر مقرر ہوئے اور جون ۱۹۶۰ء میں میجر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے- اس دوران آپ کو حفاظت مرکز قادیان اور پھر فرقان بٹالین کے کمپنی کمانڈر کی حیثیت سے بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی- ریٹائرڈ ہونے کے بعد آپ نے اپنی زندگی خدمت دین کیلئے وقف کر دی- چنانچہ انگلستان میں ایک سال سے کچھ زائد عرصہ، امریکہ میں چھ سال اور جاپان میں ساڑھے پانچ سال بطور مربی خدمت کی سعادت پائی- اس دوران بعض تصانیف بھی کیں جن میں دعوت الی اللہ کے واقعات (دو حصے)، اسلام اور عیسائیت (انگریزی) اور دل کی آواز (شعری مجموعہ) شامل ہیں- آپ کا مختصر ذکرِ خیر مکرم پروفیسر (ر) محمد سلطان اکبر صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۸ر اکتوبر ۹۷ء میں شامل اشاعت ہے-

محترم میجر صاحب کے قیام جاپان کے دوران اکتوبر ۷۰ء میں ٹوکیو میں ایک بین الاقوامی کانفرنس "امن اور بنیادی انسانی حقوق" کے متعلق منعقد ہوئی جس میں دنیا کے دس بڑے مذاہب کے ۲۱۰ نمائندے شامل ہوئے- اس کانفرنس میں محترم میجر صاحب کو اسلام کی تعلیمات کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس سلسلہ میں آپ کی پیش کردہ قرارداد کو نہ صرف منظور کیا گیا بلکہ ہر مکتب فکر کی طرف سے اسے شاندار خراج عقیدت پیش کیا گیا-

محترم میجر عبدالحمید صاحب کو کچھ عرصہ ربوہ میں بطور نائب وکیل التبشیر اور سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ بھی کام کرنے کا موقع ملا- آپ انگریزی زبان پر کامل عبور رکھتے تھے، مدلل و مسکت گفتگو کے ماہر اور عیسائیت و اسلام کے جید سکالر تھے نیز تقویٰ و طہارت اور دل آویز طرز بیان کا ایک پاک نمونہ تھے- ۲۴ر ستمبر ۹۷ء کو ربوہ میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی-

-......☆......☆......☆......-

بقیہ: عظیم سائنس دان کو خراج تحسین از صفحہ نمبر

اور ابھرنے والے ایسے کتنے اور لوگ ہوں گے جو صحیح مذہبی فضا کے فقدان کی بناء پر ضائع ہو جائیں گے"-

(ہفت روزہ "پاکستان لنک" کیلیفورنیا- ۲۹ر نومبر ۹۶ء)

☆ روزنامہ "ڈان" ۲۳ر دسمبر ۹۶ء کے مطابق پاکستان فزیکل سوسائٹی نے لاہور پریس کلب میں ڈاکٹر سلام کی یاد میں ایک ریفرنس منعقد کیا- مقررین میں سابق چیف آف ایر سٹاف ایر مارشل (ر) ظفر چودھری، صحافی اور ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے ڈائریکٹر آئی-اے- رحمان، مصنف افضل توصیف، پنجاب یونیورسٹی کے فزکس ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر انیس عالم اور سنٹر برائے سولڈ سٹیٹ فزکس کے ڈائریکٹر اور پاکستان فزیکل سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر پروفیسر سادات انور صدیقی شامل تھے-

پروفیسر سلام نے تیسری دنیا میں عام طور پر اور پاکستان میں خاص طور پر سائنس کی ترقی کے لئے جو بے لوث خدمات کیں ان کی تعریف کی گئی ..... تمام دنیا نے سائنس کے میدان میں ان کی خدمات کو تسلیم کیا سوائے ان کے اپنے ملک کے حالانکہ انہوں نے اپنی مادر وطن کو اپنے آخری سانسوں تک اپنے دل کے ساتھ لگائے رکھا....."

☆ پروفیسر اسرار احمد (شعبہ طبیعات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) اپنے ایک مضمون میں محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں :

### ایک مجاہد سائنسداں

"..... ستر سال کا زمانہ - کائناتی پیمانہ پر اس کی حقیقت ایک خفیف ترین وقفہ سے زیادہ نہیں- البتہ جب یہی زمانہ کسی مردِ کامل کے ہاتھوں کائنات کی حقیقتوں پر پڑے ہوئے دبیز پردوں کو اٹھانے، منشائے تخلیق کی تہ تک پہنچنے اور مخلوق کائنات کے درد کو سمجھنے اور بانٹ لینے میں صرف ہو، تو وہ مستقبل کو جذب کر کے ایک لامتناہی حجم اختیار کر لیتا ہے- وہ جاوداں بن جاتا ہے اور تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتا ہے.....

عبدالسلام کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں ...... عبدالسلام کی عظمت کی بنیاد یہ ہے کہ وہ ایک عظیم سائنسداں تھے- ..... کیا عجب قدرت نے توحید کے اس پرستار کو کائنات کی بظاہر مختلف چار قوتوں کے وحدت کے راز آشکار کرنے کے لئے چن لیا ہو- ..... عبدالسلام کی عظمت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ مشرق کی روحانی قدروں کے پرجوش علم بردار تھے ...... تیسرا پہلو یہ ہے کہ وہ انتہائی کامیاب ایڈمنسٹریٹر بھی تھے..... عبدالسلام کی شخصیت کا سب سے زیادہ روشن پہلو یہ ہے کہ وہ ایک دردمند دل کے مالک تھے، وسیع القلب اور منکسر المزاج تھے اور یہی وہ پہلو ہے جو انہیں دنیا کے عظیم سائنسدانوں کے درمیان قد آور بناتا ہے-

..... **عبدالسلام ایک فرد کا نہیں ایک تحریک کا نام تھا- یہ تحریک ہے علم و دانش کی، عمل و جفاکشی کی اور اپنے تہذیبی ورثے میں جائز فخر کی-** یہ تحریک ہے دنیا سے غربت و جہالت مٹانے کی اور طاقتور ممالک کے ظلم و استحصال کے خلاف جہاد کی-"

(ماہنامہ "تہذیب الاخلاق" مارچ ۹۷ء)

☆ پروفیسر محمد رفیع شعبہ فزکس، فیکلٹی آف سائنس، شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ (سعودی عرب) نے اپنے ایک مضمون میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام کی تیسری دنیا کے لئے عظیم الشان خدمات کا تفصیلی ذکر کرنے کے بعد مضمون کا اختتام ان الفاظ میں کیا :

"پروفیسر عبدالسلام نے مرکز برائے نظری طبیعات کو مثال بنا کر پیش کیا اور پھر اپنی زندگی کا آخری تین چوتھائی حصہ تیسری دنیا میں سائنس کے فروغ اور ترقی کے لئے وقف کر دیا جس کے لئے یقیناً پروفیسر عبدالسلام کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے وہ کم ہے"-

(ماہنامہ "تہذیب الاخلاق" مارچ ۹۷ء)

☆ ڈاکٹر اختر حسین آفتاب MAA School پٹنہ نے اپنے مضمون مطبوعہ ماہنامہ "تہذیب الاخلاق" مارچ ۹۷ء میں ذاتی تعلقات کے حوالے سے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی شخصیت پر تبصرہ کرنے کے بعد لکھا :

"پروفیسر عبدالسلام ایک عظیم انسان، ایک عظیم سائنسداں، اور ایک عظیم محقق تھے- ان کی رواداری کا یہ عالم تھا کہ نوبل پرائز ملنے کے بعد وہ کلکتہ آئے اور اپنے استاد سے ملے جنہوں نے انہیں لاہور میں پڑھایا تھا- انکے استاد جو مذہبی اعتبار سے برہمن تھے بہت خوش ہوئے اور انہیں بہت دعائیں دیں- ..... پروفیسر عبدالسلام کی خدمت میں سب سے بڑا خراج عقیدت یہ ہوگا کہ ہم اپنے دل اور دماغ کو علم اور عقل کی روشنی سے پوری طرح منور کریں اور سائنس اور ٹکنالوجی کی دنیا میں ٹھوس قدم آگے بڑھائیں اور اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاق اور کردار پیدا کریں"-

# Muslim Television Ahmadiyya
## Programme Schedule for Transmission
## 28/11/97 - 4/12/97

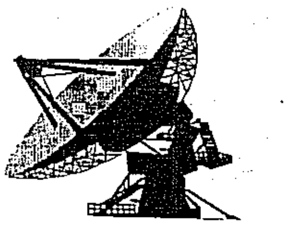

*Please Note that programme and timings may Change without prior notice.*
*Details of Programmes are Announced After Every Six Hours.*
*All times are given in British Standard Time. For more information please phone or fax +44 181 874 8344*

### Friday 28th November 1997
*27 Rajab*

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 00.30 | Children's Corner : Yassarnal Quran |
| 01.00 | Liqaa Ma'al Arab (R) |
| 02.00 | Quiz Programme. - History of Ahmadiyyat (Part 23 ) (R) |
| 02.30 | A Page from the History of Islam by B.A.Rafiq (R) |
| 03.00 | Urdu Class (R) |
| 04.00 | Learning Dutch (R) |
| 05.00 | Homoeopathy Class with Huzoor(R) |
| 06.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 06.30 | Children's Corner : Yassarnal Quran |
| 07.00 | Pushto Programme |
| 08.00 | Bazm-e-Moshaira: Moshaira Yaum-e-Masih Maud (as) - Part 1 |
| 09.00 | Liqaa Ma'al Arab - (R) |
| 10.00 | Urdu Class |
| 11.00 | Computers For Everyone -Part 35 |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.30 | Darood Shareef and Nazm |
| 13.00 | Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque' London, UK |
| 14.00 | Bengali Programme |
| 15.00 | Rencontre Avec Les Francophones- Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends |
| 16.00 | Friday Sermon By Huzoor (R) |
| 17.00 | Liqaa Ma'al Arab (N) |
| 18.05 | Tilawat, Hadith |
| 18.30 | Urdu Class |
| 19.30 | German Service: 1) Ihre Fragen 2) Willkommen in Deutschland 'Tierpark in Strohen' |
| 20.30 | Children's Corner -Mulaqat With Huzoor |
| 21.00 | Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan - "First Aid" |
| 21.30 | Friday Sermon by Huzoor (R) |
| 22.45 | Rencontre Avec Les Francophones- Mulaqat with Huzoor with French Speaking Friends |

### Saturday 29th November 1997
*28 Rajab*

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 00.30 | Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R) |
| 01.00 | Liqaa Ma'al Arab - (R) |
| 02.00 | MTA USA Production: 1) Programme about M.R.I 2) Seekers of Truth 'How Mrs Maryam Khan accepted Islam' |
| 03.00 | Urdu Class (R) |
| 04.00 | Computers For Everyone -Part 35 |
| 05.00 | Rencontre Avec Les Francophones, Mulaqat with Huzoor with French Speaking Friends |
| 06.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 06.30 | Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R) |
| 07.00 | Saraiki Programme |
| 08.00 | Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan - "First Aid" (R) |
| 09.00 | Liqaa Ma'al Arab |
| 10.00 | Urdu Class |
| 11.00 | MTA Variety: Seminar, Golden Jubilee Celebrations - Part 1 |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.30 | Learning Chinese |
| 13.00 | Indonesian Hour: 1) Children's Corner 2)Nazm |
| 14.00 | Bengali Programme |
| 15.00 | Children's Mulaqat with Huzoor |
| 16.00 | Liqaa Ma'al Arab |
| 17.00 | Arabic Programme |
| 18.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 18.30 | Urdu Class (N) |
| 19.30 | German Service: 1) Sport 'Fuß ball' 2) Der Diskussionskreis |
| 20.30 | Aap Ka Khat Mila with Syed Naseer Shah Sahib |
| 21.00 | Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV - with Arabs held in Germany (21.8.97) - Part 1 |
| 22.30 | Children's Mulaqat with Huzoor(R) |
| 23.25 | Learning Chinese |

### Sunday 30th November 1997
*29 Rajab*

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 00.30 | Children's Corner: Poetry Competition on the occasion of Pakistan's Golden Jubilee - Part 2 |
| 01.00 | Liqaa Ma'al Arab |
| 02.00 | Canadian Horizon - Majlis-e-Irfan, Toronto, 25.6.97 - Part 2 |
| 03.00 | Urdu Class (R) |
| 04.00 | Learning Chinese |
| 04.30 | Hikayat-e-Shereen |
| 05.00 | Children's Mulaqat with Huzoor (R) |
| 06.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 06.30 | Children's Corner: Poetry Competition on the occasion of Pakistan's Golden Jubilee Celebrations - Part 2 |
| 07.00 | Friday Sermon By Huzoor - Rec. 28.11.97 |
| 08.00 | Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV- with Arabs - 21.8.97 - Part 1 |
| 09.00 | Liqaa Ma'al Arab -(R) |
| 10.00 | Urdu Class (R) |
| 11.00 | Aap Ka Khat Mila with Syed Naseer Shah Sahib |
| 11.30 | MTA Variety - 1)An Effect about tobacco & its effects 2) Preservation of the skeleton of animals |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.30 | Learning Chinese |
| 13.00 | Indonesian Hour |
| 14.00 | Bengali Programme |
| 15.00 | Mulaqat with Huzoor with English speaking friends |
| 16.00 | Liqaa Ma'al Arab |
| 17.00 | Albanian Programme - Question & Answer Session with Huzoor with Albanians held in Germany 24.8.97 - Part 1 |
| 18.05 | Tilawat ,Hadith |
| 18.30 | Urdu Class (N) |
| 19.30 | German Service: 1)Physik 2) Ein Treff in Koln 3) Bucherecke |
| 20.30 | Children's Corner - Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 5) |
| 21.00 | Quiz by Lajna: Farooq Abaad VS Chak 98 Shamali |
| 21.30 | Dars-ul-Quran (No. 24) (1996) By Huzoor- Fazl Mosque , London |
| 23.25 | Learning Chinese |

### Monday 1st December 1997
*30 Rajab*

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 00.30 | Children's Corner: Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 5) |
| 01.00 | Liqaa Ma'al Arab - (R) |
| 02.00 | Aap Ka khat Mila with Syed Naseer Shah Sahib |
| 02.30 | MTA Variety - 1)An Effect about tobacco & its effects 2) Preservation of the skeleton of animals |
| 03.00 | Urdu Class (R) |
| 04.00 | Learning Chinese (R) |
| 05.00 | Mulaqat With Huzoor with English Speaking friends(R) |
| 06.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 06.30 | Children's Corner: Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 5) |
| 07.00 | Dars-ul-Quran (No. 24) (1996) By Huzoor, Fazl Mosque, London (R) |
| 08.30 | Quiz by Lajna : Farooq Abaad VS Chak 98 Shamali |
| 09.00 | Liqaa Ma'al Arab (R) |
| 10.00 | Urdu Class (R) |
| 11.00 | Sports: Football Match, Dar ul Barkat V Aloom |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.30 | Learning Norwegian |
| 13.00 | Indonesian Hour |
| 14.00 | Bengali Programme |
| 15.00 | Homoeopathy Class With Huzoor |
| 16.00 | Liqaa Ma'al Arab - (N) |
| 17.00 | Turkish Programme |
| 18.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 18.30 | Urdu Class |
| 19.30 | German Service: 1)Begegnung mit Hazoor II 2) Mach Mit "Verschiedene sorten von Parathe" |
| 20.30 | Children's Corner - Mulaqat With Huzoor |
| 21.00 | MTA Switzerland |
| 21.30 | Islamic Teachings-Rohani Khazaine |
| 22.00 | Homoeopathy Class With Huzoor |
| 23.25 | Learning Norwegian |

### Tuesday 2nd December 1997
*1 Sha'aban*

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 00.30 | Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R) |
| 01.00 | Liqaa Ma'al Arab (R) |
| 02.00 | Sports: Football Match, Darul Barkat V Aloom |
| 03.00 | Urdu Class (R) |
| 04.00 | Learning Norwegian (R) |
| 05.00 | Homoeopathy Class With Huzoor |
| 06.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 06.30 | Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R) |
| 07.00 | Pushto Programme |
| 08.00 | Islamic Teachings-Rohani Khazaine |
| 09.00 | Liqaa Ma'al Arab (R) |
| 10.00 | Urdu Class (R) |
| 11.00 | Medical Matters: 'Angina' Guest: Dr Lateef A Qureshi |
| 11.30 | Correct Pronunciation of The Holy Quran - Part 1 |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.30 | Learning French |
| 13.00 | Indonesian Hour |
| 14.00 | Bengali Programme |
| 15.00 | Tarjumatul Quran Class (N) |
| 16.00 | Liqaa Ma'al Arab - (N) |
| 17.00 | Norwegian Programme |
| 18.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 18.30 | Urdu Class (N) |
| 19.30 | German Service: 1) Mathematik Funktionslehre 2) Tarikhe Islam |
| 20.30 | Children's Corner :Yassarnal Quran |
| 21.00 | Around The Globe - Hamari Kaenat |
| 22.00 | Tarjumatul Quran Class (R) |
| 23.00 | Hikayat-e-Shereen (N) |
| 23.25 | Learning French |

### Wednesday 3rd December 1997
*2 Sha'aban*

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 00.30 | Children's Corner :Yassarnal Quran |
| 01.00 | Liqaa Ma'al Arab - (R) |
| 02.00 | Medical Matters: 'Angina' , Guest: Dr Lateef A Qureshi |
| 02.30 | Correct Pronunciation of The Holy Quran |
| 03.00 | Urdu Class (R) |
| 04.00 | Learning French |
| 04.30 | Hikayat-e-Shereen |
| 05.00 | Tarjumatul Quran Class (R) |
| 06.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 06.30 | Children's Corner: Yassarnal Quran |
| 07.00 | Swahili Programme |
| 07.30 | MTA Variety |
| 08.30 | Around The Globe -Hamari Kaenat |
| 09.00 | Liqaa Ma'al Arab (R) |
| 10.00 | Urdu Class (R) |
| 11.00 | Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Maud (A.S) |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.30 | Learning Arabic |
| 13.00 | Indonesian Hour |
| 14.00 | Bengali Programme |
| 14.45 | Tarjumatul Quran Class (R) |
| 16.00 | Liqaa Ma'al Arab |
| 17.00 | French Programme |
| 18.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 18.30 | Urdu Class |
| 19.30 | German Service: Islamische Presseschau 2) I.Q 3) Bucherecke |
| 20.30 | Children's Corner - Mulaqat with Huzoor Children's Corner |
| 21.00 | Al Maidah : Arvi kay patton (leaves) ke pakoray |
| 21.45 | Tarjumatul Quran Class (R) |
| 23.00 | Learning Turkish |
| 23.30 | Arabic Programme |

### Thursday 4th December 1997
*3 Sha'aban*

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 00.30 | Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R) |
| 01.00 | Liqaa Ma'al Arab (R) |
| 02.00 | Canadian Horizon - Tech Talk 12 |
| 02.30 | Seerat un Nabi (saw) - Part 5 |
| 03.00 | Urdu Class (R) |
| 04.00 | Learning Turkish (R) |
| 04.30 | Arabic Programme. Qaseedah/Nazm |
| 04.45 | Tarjumatul Quran Class (R) |
| 06.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 06.30 | Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R) |
| 07.00 | Sindhi Programme. -Translation of Friday Sermon - 22.3.96 |
| 08.00 | Al Maidah: Arvi kay patton (leaves) ke pakoray |
| 09.00 | Liqaa Ma'al Arab (R) |
| 10.00 | Urdu Class (R) |
| 11.00 | Quiz Programme: History of Ahmadiyyat - Part 24 |
| 11.30 | A Page From The History of Islam - By B.A.Rafiq |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.30 | Learning Dutch |
| 13.00 | Indonesian Hour |
| 14.00 | Bengali Programme |
| 15.00 | Homoeopathy Class With Huzoor |
| 16.00 | Liqaa Ma'al Arab - (N) |
| 17.00 | Russian Programme |
| 18.05 | Tilawat, Hadith, News |
| 18.30 | Urdu Class |
| 19.30 | German Service: 1) Kinder Quiz Show 2) MTA Variete "Hazoors Dora '97" |
| 20.30 | Children's Corner : Yassarnal Quran |
| 21.00 | Bazm-e-Moshaira: Moshaira Yaum-e-Masih Maud(as) - Part 2 |
| 22.00 | Homoeopathy Class With Huzoor |
| 23.25 | Learning Dutch |

All viewers should please note that programmes and timings may change. Details of Programmes to be shown are announced every six hours and are also available on Teletext.

# Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, November 28, 1997 No. 48


# حاصل مطالعہ

**دوست محمد شاہد۔مؤرخ احمدیت**

## دنیا بھر کے سراغ رسانوں کے لئے چور پکڑنے کی تین نہایت دلچسپ اور ''روحانی'' ترکیبیں

مشہور دیو بندی عالم جناب محمد رضی عثمانی صاحب نے دارالاشاعت کراچی کے زیر اہتمام ''عالم بے بدل مولانا مرزا محمد بیگ صاحب نقشبندی دہلوی'' مترجم جواہر خمسہ کامل، کی ایک کتاب ''فتوح الغیب'' شائع کی ہے جو مختلف تعویذوں ، نقوش اور اعمال کا مرقع ہے۔ کتاب کی چوتھی فصل ''اعمال مجرّبات'' مولانا شیخ محمد صاحب و دیگر اولیائے کرام عالی مقام قدس اللہ اسرارہم'' کے لئے مخصوص ہے۔ اس فصل میں حصولِ دستِ غیب، دل محبوب کی بیقراری، ادائے قرض، تسخیر امراء و حکام اور دیگر حاجات کے علاوہ چور معلوم کرنے اور پکڑنے کی تین دلچسپ ''روحانی ترکیبیں'' بتلائی گئی ہیں جو اصل کتاب سے لفظاً لفظاً درج ذیل کی جاتی ہیں :

**پہلی ترکیب** : ''اگر کوئی چیز چوری ہو جائے اور اس کا چور معلوم نہ ہو تو چاہئے کہ دس مرتبے درود شریف شنگرف کی ڈلی پر پڑھ کر اپنی ران پر ملے اور چالیس بار یہ اسماء ایک اُسترہ پر پڑھ کر اپنی ران کے بال مونڈھے۔ **چور کے سر کے بال خود بخود منڈھ جائیں گے**۔ یہ عمل عجیب ہے۔ بسم الله عليقه مليقه تليقه نليقه بحق لا اله الا الله محمد رسول الله وعلیؑ ولی الله''۔

**دوسری ترکیب** : ''ترنج کے پتے لاکر ہر ایک پتے پر یہ آیت لکھے اور اس کے نیچے نام ہر مشتبہ اور متہم کا لکھ کر آگ میں جلائے۔ **چور کے پیٹ میں بالضرور درد اٹھے گا**۔ بسم الله الرحمن الرحيم السارق والسارقة فاقطعُوا اَيديهُما جَزاء بما كَسَبَا نكالاً مِنَ الله.''

**تیسری ترکیب** : ''نابالغ لڑکے یا لڑکی کے دونوں ہاتھوں پر سیاہی تیل میں ملا کر ملے اور یہ منتر ماش کے دانوں پر ایک ایک مرتبے پڑھ کر ایک ایک دانہ ہاتھ پر مارتا جائے ساتویں دانہ پر بچے کی **ہتھیلی پر چور کی صورت نمودار ہو جائے گی**۔ انشاء الله تعالیٰ . عَزَمتُ عليكُم فَتحُونَ فتحُونَ جَيتَكَ جيتَكَ شفيعاً شفيعاً شفيعاً عطيشاً عطيشاً عطيشاً سُرُوراً سُرُوراً سُرُوراً قُدوراً قُدوراً قُدوراً سهلاً سَهلاً نَهلاً نَهلاً نهلاً نهلاً اُحضُروا من جانب المشارق والمغارب بحق سليمان بن دائودَ عليهما السلام''۔

(فتوح الغيب ضميمه جواہر خمسه كامل صفحه نمبر ۳۷۳، ۳۷۵، ۳۷۷)

دیو بندی علماء اگر دنیا بھر کی سراغرساں ایجنسیوں سے رابطہ کر کے ان تراکیب سے باخبر کر دیں تو امید ہے کہ (ان تراکیب میں کامیابی کی صورت میں) انہیں غیر ملکی طاقتوں کے سامنے کشکول پھیلانے کی حاجت نہ رہے گی۔

☆......☆......☆......☆

## ''ختم نبوت کے غدار''

مدیر رسالہ ''چٹان'' جناب شورش کاشمیری کے قلم سے گوجرانوالہ کے جلسہ عام کی منظر کشی :

''گوجرانوالہ کا جلسہ عام تھا''۔ اس جلسہ میں پچاس ہزار سے کیا کم آدمی ہوں گے لوگوں کو ختم نبوت کی تحریک کے حشر کا صدمہ تھا اور غصہ بھی۔ انہوں نے سہروردی کی تقریر سننے سے انکار کر دیا۔ تمام منتیں بے کار گئیں۔ حتیٰ کہ پہلوانوں کے اس شہر نے ننگا ہو کر ناچنا شروع کر دیا۔ سہروردی صاحب حیران تھے کہ لوگ بات کیوں نہیں سنتے ؟ میں تاخیر سے پہنچا۔ دیکھا طوفان برپا ہے۔ نوجوان بھنگڑہ ڈال رہے ہیں۔ میں نے فوراً اسٹیج کا رخ کیا لیکن لوگ اور بپھر گئے۔ گالیوں پہ گالیاں، بولیوں پہ بولیاں، پھبتیوں پہ پھبتیاں، ہم نہیں سنتے۔ چلے جاؤ تم سب غدار ہو۔ ختم نبوت کے شہداء کا قصاص دو۔ ان کے خون کا ذمہ دار کون ہے ؟ گویا یہ سب ہمارے ذمہ تھا اور ہمیں اس کے محرک ہوئے تھے''۔

(کتاب حسین شہید سہروردی صفحہ ۷۲، ۷۳)

☆......☆......☆......☆

## اگر یسوع مسیحؑ امریکہ میں آجائیں

امریکہ کے مصنفوں میں اپٹن سنکلر (Upton Sinclair) کو خصوصی عزت و احترام سے دیکھا جاتا ہے۔ اس نے بہت سے ناول، کہانیاں اور سیاسی اور سماجی مضامین لکھے ہیں جن میں امریکی تہذیب و معاشرت کے تاریک گوشوں کو بے نقاب کیا ہے۔ سنکلر نے ایک کہانی کی شکل میں حضرت عیسیٰؑ کی ایک سوانح عمری لکھی ہے جس کا نام ہے (They Call me Carpenter) یعنی انہوں نے میرا نام نجار رکھا ہے۔ اس فرضی کہانی میں اس عبرت انگیز حقیقت کا ''انکشاف'' کیا گیا ہے کہ اگر کہیں (خدانخواستہ) حضرت عیسیٰ کا ظہور اس زمانہ میں ہو جائے اور وہ امریکہ کی تہذیب و تمدن کا جائزہ لیں جس کی بنیاد بظاہر مسیحیت پر رکھی گئی ہے تو امراء اور ارباب سیاست اور کلیساؤں کے پیشواؤں میں ہلچل بپا ہو جائے اور حکومت مذہبی لیڈروں کی رضامندی سے ان کی انقلابی تعلیم کو خطرناک اور مفاد عامہ کے مخالف قرار دے کر یا انہیں قید خانہ میں بند کر دے یا مجنون قرار دے کر ان کی آزادی سلب کرے یا ان کے ساتھ وہی سلوک روا رکھے جو دو ہزار سال قبل رومیوں نے کیا تھا!''

(مشاہیر عالم کی محسن کتابیں صفحہ ۱۵۳، ۱۵۴ مرتبہ مولانا محمد عمران ندوی۔ ناشر مجلس نشریات اسلام ۔سن اشاعت ۱۹۷۹ء)

☆......☆......☆......☆

## اسلام پر جرمن زبان میں تین کتب کا تعارف

حال ہی میں ہمیں تین کتب کا ایک سیٹ موصول ہوا ہے۔ یہ کتب مکرم شیخ ناصر احمد صاحب (سوئٹزرلینڈ) نے جرمن زبان میں تصنیف فرمائی ہیں۔ ان کتب کا مختصر تعارف قارئین الفضل کے لئے پیش ہے۔ (ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔لندن)

### ''اسلام۔ساٹھ سوالوں کے جوابات''

حجم ۱۷۳ صفحات۔ نہایت عمدہ طباعت۔ دلکش ٹائٹل۔ قیمت بارہ سوس فرینک/جرمن مارک۔ مصنف شیخ ناصر احمد۔ سوئٹزرلینڈ۔

مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے سلسلہ میں کئے جانے والے اہم سوالات کو اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اور اس لحاظ سے تبلیغ کے میدان میں یہ کتاب ایک مؤثر ذریعہ کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ بالخصوص اس وجہ سے بھی کہ جوابات مغربی طرز فکر کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھے گئے ہیں۔ سوالات کی چند مثالیں یہ ہیں۔ انسان کی پیدائش کی غرض، ہستی باری تعالیٰ، ابتدائے خلقت اور ارتقاء کا مفہوم، مسئلہ تقدیر، مذہب میں جبر، اسلام اور جنگیں، اسلام اور تشدد، حرمت خنزیر و ممانعت شراب وغیرہ، بائبل اور قرآن، اسلام اور عیسائیت، خدا کا بیٹا، مسیح کی صلیبی موت، مسیح کی آمد ثانی، مسیح موعود، نبوت اور آخری نبی، ارواح کا بار بار دنیا میں آنا، قرآن کریم کا مقام بیسویں صدی میں، مصائب کیوں ؟، دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی اور قلت خوراک، ہم جنسی تعلقات۔ Gentechnique and cloning of Humans وغیرہ۔

یہ اس کتاب کا نئے سرے سے تیار کردہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ پہلی بار ۱۹۶۳ء میں طبع ہوئی تھی اور دیر سے نایاب تھی۔ بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر اس کتاب کو اب ستمبر ۱۹۹۷ء میں دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ اور اس دوران میں نئے پیدا ہونے والے سوالات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔

### ''احمدیت۔ایک اسلامی تحریک''

ضخامت ۱۳۶ صفحات ۔قیمت دس سوس فرینک/جرمن مارک۔ مصنف شیخ ناصر احمد، سوئٹزرلینڈ

یہ اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن ہے ۔ پہلا ایڈیشن جو ضخامت میں بہت کم تھا ۱۹۵۸ء میں طبع ہوا۔ اضافوں کے ساتھ دوسری بار کتاب ۱۹۷۸ء میں طبع ہوئی۔ اور پھر مزید اضافوں کے ساتھ اس کا تیسرا ایڈیشن ۱۹۹۴ء میں چھپا۔ اب یہ تیسرا ایڈیشن بھی قریباً ختم ہے۔ اس لئے گزشتہ تین چار سالوں میں جماعت کی ترقی کے پیش نظر مزید اضافوں کے ساتھ اس کا چوتھا ایڈیشن تیار کیا جارہا ہے۔

اس کتاب کا مقصد نہ صرف غیروں کو احمدیت سے متعارف کرانا ہے۔ بلکہ نو احمدی افراد کے لئے بھی یہ بے حد مفید ہے۔ کیونکہ اس میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ۔ احمدیت کی غرض و غایت اور نظام جماعت کے مختلف شعبوں کا ذکر ہے۔ جماعت کے ادارے ، آمد، ذیلی تنظیمیں، لازمی اور طوعی چندے، مختلف تحریکات، نظام وصیت، تبلیغی مراکز، خلافت کی اہمیت ، تحریک جدید، وقف جدید، وقف نو، صد سالہ جوبلی، جماعت احمدیہ کی مخالفت، ایک آمر پاکستان کا جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس ، ۱۹۸۸ء کا چیلنج مباہلہ اور ضیاء الحق کا انجام۔ دیگر امور میں بالخصوص خلافت رابعہ کے بابرکت دور کا تفصیلی ذکر۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ اور اس کے نیک اثرات۔ وغیرہ شامل ہیں۔

### ''اسلام میں جہاد''

ضخامت ۵۴ صفحات، قیمت پانچ سوس فرینک/جرمن مارک۔ مصنف شیخ ناصر احمد۔

اس کتاب میں جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کی جانے والی ایک تقریر کے مضمون کو اضافوں کے ساتھ تحریر میں لایا گیا ہے۔ اور جہاد کا اصل مفہوم واضح کیا گیا ہے۔ ابتدائے اسلام میں ہونے والی جنگوں کے حوالہ سے اسلام کی تعلیم دربارہ امن اور جنگ تفصیل سے درج کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اسلام کی مذہبی آزادی کے بارہ میں تعلیم کو نمایاں کیا گیا ہے۔ موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ صحیح معنوں میں جہاد کر رہی ہے۔ کیونکہ یہ زمانہ جہاد بالقلم کا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے اقتباس دئے گئے ہیں۔ جہاد کے موضوع پر اعتراض کرنے والوں کو یہ مختصر پمفلٹ دیا جاسکتا ہے۔

مذکورہ کتب حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ کریں :

Incharge Publications
Mahmud Moschee, Forchstrasse-323
8008-ZURICH, Switzerland

☆......☆......☆


ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ : پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ : چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک : ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)


معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے-